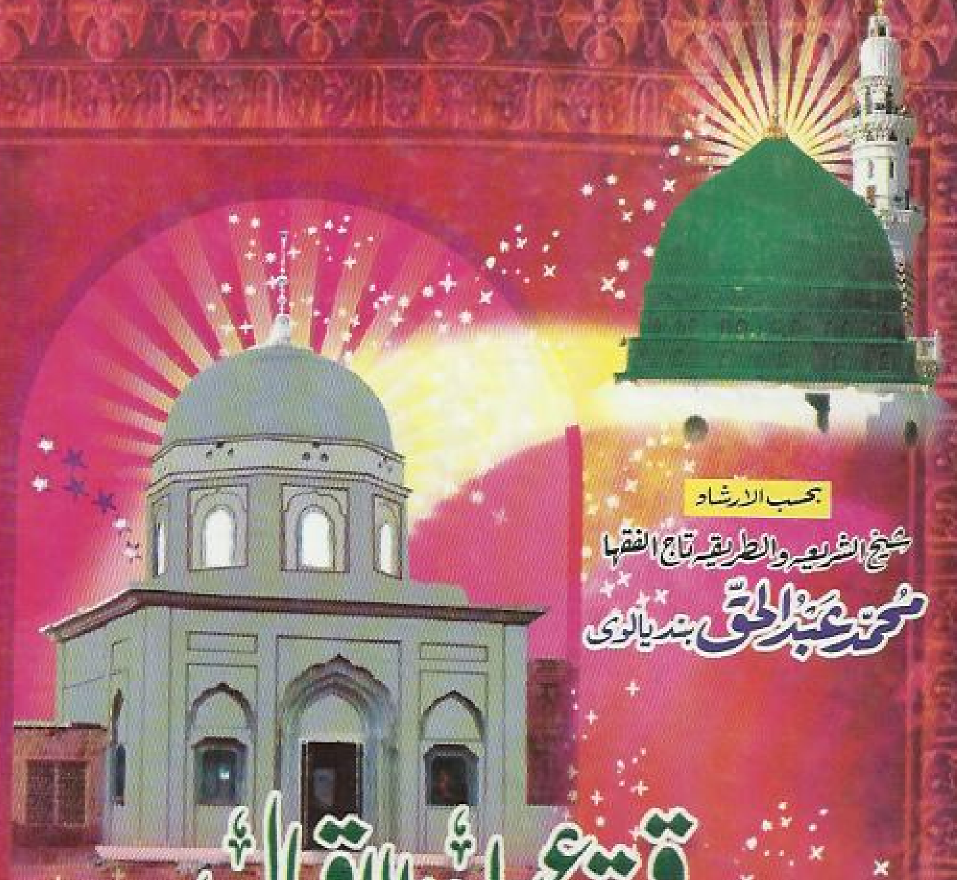

بحسب الارشاد

شیخ الشریعو والطریقہ تاج الفقہا
محمد عبد الحق بندیالوی

قرۃ عیون الاقبال
فی
تذکرۂ فضلاء البندیال

غبار راہ بندیال شیخ المیراث
مرتب
ابو الرضا مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

ناشر: جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

قرۃ عیون الاقبال
فی
تذکرہ فضلاء البندیال

بحسب الارشاد

شیخ الشریعہ والطریقہ تاج الفقہا

محمد عبد الحق بندیالوی

مرتب

غبار راہ بندیال شیخ المیراث

ابو الرضا مفتی **غلام محمد** بندیالوی شرقپوری

ناشر: جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

﴾الحقوق محفوظة بحق المرتب﴿

اسم الکتاب : قرۃ عیونِ الاقبال فی تذکرۃ فضلاء البندیال

بفیضان النظر : شیخ الشریعۃ والطریقۃ حضرت علامہ تاج الفقہاء علامہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہٗ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف

اصدار الامر : مفکر الاسلام ابن محقق ابن محقق حضرت قبلہ صاحبزادہ
علامہ محمد ظفرالحق بندیالوی صاحب زید مجدہٗ ناظم تعلیمات و ناظم اعلیٰ جامعہ
مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

تحریک : جگر گوشۂ تاج الفقہاء محبّ الطلباء حضرت
صاحبزادہ ڈاکٹر محمد انوارالحق بندیالوی صاحب زید مجدہٗ

بتعاون : صاحبزادہ پروفیسر جمیل احمد بندیالوی

ترتیب : شیخ المیراث ابورضا مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری
ناظم اعلیٰ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ شیخوپورہ

کتابت : ورڈز میکر

تصحیح : مولانا غلام حیدر صاحب متعلم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ شیخوپورہ

تاریخ الاذاعۃ : اکتوبر ۲۰۱۰ء

المذیع : جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

تعداد : ۵۰۰

السعر : -/630 روپے

مراکز التقسیم : (۱) جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف تحصیل قائد آباد و ضلع خوشاب
0301-16344013

(۲) مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ سکیاں سٹاپ بالمقابل نذیر سی این جی
شرقپور شریف روڈ شیخوپورہ 0333-4339521

(۳) مکتبہ رضویہ داتا دربار مارکیٹ لاہور (۴) مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ لاہور

(۵) دارالقلم، سرائے عالمگیر، جہلم (۶) ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی

جامعہ مظہریہ امدادیہ کی صد سالہ
تعلیمی خدمات پر ہدیہ تہنیت

امام الطائفہ استاذ الاساتذہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1910ء میں جامعہ مظہریہ امدادیہ کا سنگ بنیاد بندیال شریف تحصیل قائد آباد ضلع خوشاب میں رکھا 2010ء تک بے شمار مدرسین، محققین، مدققین، مصنفین، مسندسین، شیوخ الحدیث، ریاضی دان، مناطقہ وفلاسفہ، ڈکٹور اور سیاست دان تیار کیے جنہوں نے ملک وملت کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس ملکی و مذہبی خدمات پر ہم ھدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ کے سالانہ تنظیم المدارس کے امتحان میں طلباء عظام کے ممتاز مع الشرف میں کامیابی حاصل کرنے اور پاکستان بھر میں دوم پوزیشن حاصل کرنے پر سرپرست اعلیٰ تاج الفقہاء شیخ الشریعۃ والطریقۃ علامہ محمد عبد الحق بندیالوی صاحب زید مجدہ اور مہتمم جناب صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور دیگر اراکین جامعہ کو مبارک باد دیتے ہیں۔

منجانب: اراکین مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ نزد شاہدرہ لاہور

تحدیث نعمت

نحمدالله الذی هوالسبحان والذی نزل القرآن فیه تبیان کل شیٔ وعلیه التکلان والصلوة والسلام علی حبیب الرحمن وعلی آله الاطهار واصحابه الاخیار

اما بعد: اللہ تعالی نے بندیال شریف کی مقدس سرزمین کو مشرف ومنور کرنے کے لیے استاذ الاساتذہ فقیہ العصر فرید الدہر معدن الحقائق ومخزن الدقائق حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف کا انتظام فرمایا جس کے قدوم میمنت سے سرزمین بندیال شریف کے سنگریزے متبرک ہو گئے استاذ العلماء کی علمی، فقہی، اور روحانی مساعی جمیلہ اور جواہر ملکیہ نے غیر محصور افراد سافلہ کو بحر مبادی سے فیضیاب کر کے نتائج علم کے ساحل پر فائز کیا اور معارف اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح قلم وکلام سے ضیاء وجلا بخشی لہذا اقبال کے اقوال کی معراج ایسے فقہاء اور زعماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جن کا مطمح الانظار والافکار دین متین کی ترویج واشاعت ہوا کرتا ہے۔

صدی بیت چکی ہے اسی آفتاب اسلام کے تنورات سے ہر سو شرق وغرب میں امت نبویہ کے اذہان واجنان منور ہو رہے ہیں۔

تحدیث نعمت کے لیے اگر یہ بھی کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ عالم اسلام میں جامعۃ الجامعات کی وصف سے موصوف ہو گیا ہے۔

علوم وفنون کے ارتفاع اور ارتقاء کا باعث اور ملل ناجیہ اور امت نبویہ کی ترقی اور فلاح کا موجب مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں۔

شعبہ اولی مدرسین، شعبہ ثانیہ مصنفین، شعبہ ثالثہ محدثین، شعبہ رابعہ مبلغین، شعبہ خامسہ مفتیان دین متین

عالم اسلام کے جامعات میں جامعہ مظہریہ امدادیہ نے ملت اسلامیہ کی نشاط ثانیہ کے لیے سب سے زیادہ مدرسین، مصنفین، محدثین، مبلغین، اور مفتیان دین متین تیار کیے۔

ذالک فضل الله یوتیه من یشاء

خلاصۃ المرام حکیم مطلق کی حکمت بلیغہ متقاضیہ تھی کہ اس بندۂ خاص فقیہ العصر کے علمی، فقہی، ادبی اور روحانی سلسلہ فیضان کو جاری وساری رکھا جائے لہذا اسی گلشن رشد وہدایت کی حفاظت فرمانے کے لیے بندیال شریف میں عطاء الملت والدین امام المعقول والمنقول حضرت سیدنا علامہ عطاء محمد بندیالوی چشتی گولڑوی نور اللہ مرقدہ الشریف اور بدر العلماء تاج الفقہاء شیخ الشریعۃ والطریقۃ علامہ محمد عبد الحق بندیالوی چشتی گولڑوی زید مجدہ اور دیگر اساتذۃ الجامعۃ جیسے خاص بندوں کا انتظام فرمایا۔

انہی آسمان ایقان اتقان تکلان اور میزان کے شموس بازغہ ایوان ملاحظۃ المعقول لتحصیل المجہول کے خلوت نشینوں کے شب وروز کے عرق ریز مجاہدات سے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے فضلاء اندرون وبیرون ملک ہر سو علمی، دینی اور تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔

فالحمد ذالک حمدا کثیرا

خویدم العلم المیراث العبد الضعیف

المفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری

اِجمالی فہرست

عنوان	صفحہ
[illegible] العلوم معدن الفنون فرید الدہر فقیہ العصر قبلہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۶۰
[illegible] امام العلوم والفنون جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۸۰
[illegible] تاج الفقہاء بدر العلماء امام العلم والحکمت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف خوشاب	۱۰۹
﴿باب الالف﴾	
[illegible] اہل سنت فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب زید مجدہٗ عربی ٹیچر	۱۳۳
[illegible] اہل سنت علامہ احمد یار صاحب خطیب مصری شاہ لاہور	۱۳۵
[illegible] فاضل عریف استاذ العلماء حضرت علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب شیخ الجامعہ ہجویریہ لاہور	۱۳۷
[illegible] الفضلاء علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدہٗ	۱۴۰
[illegible] العلوم حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۲
﴿باب الباء﴾	
[illegible] المعقول والمنقول علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ العالی شیخ الجامعہ غوثیہ معینیہ پشاور	۱۴۴
﴿باب الجیم﴾	
۱۰- استاذ القراء والفضلاء حضرت علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہٗ	۱۵۵
۱۱- مناظر الاسلام المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی صاحب صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف	۱۵۹
﴿باب الحاء﴾	
۱۲- محقق اہلسنت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد	۱۶۲
۱۳- نفخرۃ الفضلاء حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۶۴
﴿باب الدال﴾	
۱۴- فخر المدرسین علامہ حافظ دوست محمد صاحب صدر مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک خیرآباد (ڈھوک دھمن شریف)	۱۶۶
﴿باب السین﴾	
۱۵- فخر الفضلاء پیر طریقت علامہ سردار احمد صاحب سجادہ نشین کھرپڑ شریف	۱۶۸
۱۶- بہار اہل سنت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب زید مجدہٗ	۱۷۲
۱۷- نزہۃ العلماء علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب زید مجدہٗ بی اے	۱۷۳
﴿باب الشین﴾	
۱۸- شجاعت الاسلام حضرت علامہ شہباز علی قادری	

عنوان	صفحہ
صاحب صدر مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد	۱۷۴
۱۹-فتح الاسلام حضرت مولانا حافظ شیر محمد صاحب زید مجدہٗ	۱۷۶
﴿باب الصاد﴾	
۲۰-بدر المدرسین حضرت علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ اکبریہ میانوالی	۱۷۷
﴿باب الطاء﴾	
۲۱-نجم العلماء علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب زید مجدہٗ فاضل عربی	۱۷۹
۲۲-فاضل بندیال علامہ طالب حسین حسینی سندھی صاحب زید مجدہ	۱۸۰
﴿باب الظاء﴾	
۲۳-بدر الاسلام نابغۂ عصر فرید الدھر علامہ پروفیسر صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۸۲
﴿باب العین﴾	
۲۴-محسن اہل سنت حضرت علامہ عبد الخالق صاحب زید مجدہٗ	۱۹۴
۲۵-محقق العصر علامہ صاحبزادہ ابو الانوار عبد الرحمٰن حسنی صاحب شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف	۱۹۵
۲۶-جامع الاصول والفروع علامہ عبد الرشید قریشی صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی	۱۹۷
۲۷-بدیع الجمال علامہ عبد العزیز سدیدی صاحب زید مجدہٗ	۱۹۹
۲۸-امام المعقول والمنقول شیخ القرآن حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی مدظلہ العالی وزیر آباد	۲۰۱
۲۹-خویدم عطاء الملت والدین علامہ عبد الغفور گولڑوی صاحب شیخ الجامعہ سانده لاہور	۲۱۵
۳۰-رئیس المعقول والمنقول استاذ العلماء علامہ عطاء محمد متین صاحب زید مجدہٗ	۲۱۸
۳۱-فاضل الفضلاء شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلوی شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ لاہور	۲۲۲
۳۲-شمس المعقول والمنقول حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی صاحب آستانہ عالیہ بالا شریف میانوالی	۲۳۴
﴿باب الغین﴾	
۳۳-زینت القراء علامہ قاری غلام جیلانی شاکر بندیالوی صاحب ایم اے عربی فاضل عربی بی ایڈ	۲۳۶
۳۴-جمال العلماء علامہ القاری الحافظ غلام ربانی القادری صاحب زید مجدہٗ	۲۳۸
۳۵-فاضل علوم اسلامیہ علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب	۲۴۰
۳۶-محقق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث فاضل نحریر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ شارح مسلم و بخاری	۲۴۲
۳۷-لطیف الاعتدال حضرت علامہ غلام رسول صاحب زید مجدہٗ	۲۵۳
۳۸-ارتیاح العلماء علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدہٗ	۲۵۴
۳۹-بارع العلوم والفنون فاضل شہیر علامہ غلام محمد تونسوی صاحب زید مجدہٗ	۲۵۵
۴۰-محقق الملت تلمیذ خاص فقیہ العصر علامہ غلام محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۸
۴۱-نجم المدرسین فاضل ذی وقار علامہ غلام محمد اختر	

عنوان	صفحہ
[illegible] سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۲۶۱
[illegible]-پاسبان مسلک اہل سنت علامہ غلام محمد باروی صاحب زید مجدہٗ	۲۶۳
[illegible]-سند الحفاظ علامہ حافظ غلام محمد چشتی بندیالوی توکلوی صاحب زید مجدہٗ	۲۶۵
[illegible]-شیخ الحدیث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ناظم اعلیٰ مدینۃ العلوم جامعہ رضویہ سکیاں سٹاپ شرقپور شریف روڈ	۲۶۶
[illegible]-[illegible] العلوم علامہ مفتی غلام مصطفےٰ سندھی صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ وصدر مدرس دار العلوم قادریہ نقشبندیہ شکارپور سندھ	۲۸۰
[illegible]-معین المدرسین ابو الضیاء علامہ غلام نبی جماعتی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ عطاء العلوم	۲۸۲
[illegible]-فخر المشائخ علامہ پیر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی صاحب زید مجدہٗ زینت آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف	۲۸۵
﴿باب الفاء﴾	
[illegible]-فرید الدہر جگر گوشہ فقیہ العصر علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ بندیال شریف	۲۸۷
[illegible]-محب العلماء والفضلاء حضرت علامہ الحافظ فیروز دین صاحب خطیب جامع مسجد میمن کراچی	۲۹۷
﴿باب الکاف﴾	
[illegible]-محب علماء الملت والدین حضرت علامہ کمال دین صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تحصیل کھاریاں گجرات	۲۹۹
﴿باب الگاف﴾	
[illegible] علامہ گل محمد سیالوی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ	۳۰۱
﴿باب المیم﴾	
۵۲-مفکر الاسلام عین الفضلاء حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ الغوثیہ الرضویہ سکھر	۳۰۳
۵۳-محب العلم حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب زید مجدہٗ	۳۰۶
۵۴-جگر گوشہ تاج الفقہا علامہ صاحبزادہ محمد احسان الحق بندیالوی مدظلہ العالی	۳۰۷
۵۵-وجاہت الطلبا علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ	۳۰۹
۵۶-جگر گوشہ محمد فضل حق بندیالوی علامہ صاحبزادہ محمد اسد الحق بندیالوی صاحب	۳۱۱
۵۷-جگر گوشہ تاج الفقہا علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۱۳
۵۸-فخر العلماء فاضل ذی شان علامہ محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی	۳۱۵
۵۹-محقق الامۃ علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف	۳۱۷
۶۰-فخل العلماء شیخ الحدیث فاضل یگانہ عمدۃ الاذکیا علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ العالی جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا	۳۱۹
۶۱-وحید العصر وفرید العلماء علامہ محمد اشرف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور	۳۲۹
۶۲-نجم الاسلام علامہ محمد اشرف بندیالوی صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور	۳۳۳
۶۳-بدر المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ محمد اصغر	

عنوان	صفحہ
علی سیالوی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف	۳۳۵
۶۴-محرک مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفضلاء علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجدہٗ	۳۳۸
۶۵-عظمت اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر	۳۳۹
۶۶-ضیاء العلماء علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب	۳۴۱
۶۷-انیس اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس درس وڈے میاں لاہور	۳۴۳
۶۸-بشیر اہل سنت علامہ حافظ محمد بشیر احمد صاحب شادیہ ضلع میانوالی	۳۴۵
۶۹-چشمہ شریعت وطریقت علامہ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف	۳۴۶
۷۰-جہانگیر اہل سنت علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندیالوی صاحب زید مجدہٗ ایم اے	۳۴۸
۷۱-نجم الفضلاء علامہ حافظ محمد حسین گولڑوی صاحب انگلینڈ	۳۵۰
۷۲-خطیب العصر حضرت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہٗ خطیب جامع مسجد بغدادی قائد آباد	۳۵۲
۷۳-مجاہد ملت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہٗ منکیرہ ضلع بھکر	۳۵۴
۷۴-وحید الفضلاء علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی باروی مدظلہ العالی شیخ الجامعہ جامعہ رضویہ انوار باہو	۳۵۵
۷۵-مجاہد اہل سنت فاضل جلیل علامہ محمد خاں صاحب مدظلہ العالی تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب	۳۵۸
۷۶-مخلص اہل سنت علامہ محمد دلنواز احمد نقشبندی صاحب زید مجدہٗ	۳۵۹
۷۷-محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد دین صاحب زید مجدہٗ سابق مدرس، جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۶۱
۷۸-مظہر المعقول والمنقول علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۳۶۳
۷۹-ضیاء اہل سنت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن گجرات	۳۷۴
۸۰-نجم العلوم والفنون علامہ محمد رفیع صاحب صدر مدرس جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۷۶
۸۱-زینت مسند تدریس علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر کراچی	۳۷۹
۸۲-مرجع العلماء علامہ مفتی محمد ریاض احمد قادری بندیالوی صاحب زید مجدہٗ رحیم یار خاں	۳۸۱
۸۳-خویدم خانوادۂ فقیہ العصر حضرت علامہ محمد زمان صاحب سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۸۳
۸۴-پاسبان مسلک رضا مناظر اسلام علامہ محمد سرفراز خاں قادری صاحب ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد	۳۸۵
۸۵-جامع البیان شمس الزماں علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد سعیدی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ برمنگھم	۳۸۸
۸۶-فاضل ملت علامہ محمد سلطان صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام	۳۹۱
۸۷-سیف الاسلام علامہ محمد سیف اقبال چشتی صاحب زید مجدہٗ	۳۹۲
۸۸-زینت الفضلاء علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی زید مجدہٗ	۳۹۴

عنوان	صفحہ
۸۹-کریم الفضلاء حضرت علامہ محمد شریف حسنی صاحب خطیب جامع مسجد مبارک کراچی	۳۹۶
۹۰-قمر الفضلاء علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب خطیب یو-کے	۳۹۸
۹۱-شیخ الصرف والنحو علامہ محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ شیخ الجامعہ شاہوالہ شریف	۴۰۱
۹۲-مخدوم اہل سنت علامہ حافظ محمد شاہنواز سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۴۰۳
۹۳-ناصر الدین علامہ قاری محمد صفدر اعوان صاحب زید مجدہٗ خطیب راولپنڈی	۴۰۴
۹۴-بدر المعلمین حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب شیخ الجامعہ الاسلامیہ تھون سرائے عالمگیر	۴۰۶
۹۵-حامی الاسلام حضرت علامہ محمد عباس صاحب	۴۰۸
۹۶-بحر العلوم شرف اہل سنت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۴۰۹
۹۷-فاضل شہیر کنز العلماء علامہ محمد عبد الرشید تونسوی صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ سرگودھا	۴۱۶
۹۸-انیس اہل سنت فاضل جلیل خطیب الاسلام علامہ محمد عبد الواحد صاحب زید مجدہٗ	۴۱۸
۹۹-شوکت الاسلام علامہ حافظ محمد فاروق بندیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر گجرات	۴۲۰
۱۰۰-فاضل جلیل وقایۃ الاسلام علامہ حافظ محمد فرمان صاحب زید مجدہٗ	۴۲۲
۱۰۱-نصرۃ اہل سنت صیانۃ الدین علامہ محمد لقمان صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر	۴۲۳
۱۰۲-بدر المدرسین لمعۃ الفضلاء علامہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی صاحب شیخ الحدیث جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۴۲۴
۱۰۳-مشتاق العلوم علامہ فاضل شہیر الحافظ القاری محمد مشتاق بندیالوی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کمر مشانی	۴۲۶
۱۰۴-مفتاح الاسلام فاضل نوجوان علامہ محمد مظفر الدین صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ حقانیہ رضویہ قائد آباد	۴۲۸
۱۰۵-مخزن الفضلاء علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی صاحب دامت فیوضہم صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۴۳۱
۱۰۶-شیخ الاسلام علامہ محمد منصور احمد چشتی قادری صاحب زید مجدہٗ سابق خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور	۴۳۵
۱۰۷-فاضل جلیل ترجمان اہل سنت علامہ محمد ناظر سیالوی صاحب زید مجدہٗ خطیب مسجد الفلاح کراچی	۴۴۱
۱۰۸-قاطع البدعت علامہ مفتی محمد یار سیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ	۴۴۳
۱۰۹-توقیر الفضلاء علامہ مفتی محمد یعقوب ہزاروی صاحب صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی	۴۴۵

﴿باب النون﴾

عنوان	صفحہ
۱۱۰-نجابت الاسلام علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی صاحب ایم اے	۴۴۷

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ
مقدمہ از پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی فاضل درس نظامی فاضل السنہ شرقیہ ایم اے علوم اسلامیہ (گولڈ میڈلسٹ) ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد خوشاب	۳۳
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کا سنگ بنیاد	۳۷
فقیہ العصر علم و معرفت کا بحر بے کراں	۳۸
جامعہ کے چند مخلص معاونین	۴۱
الاھداء	۴۴
الکلمۃ الاولیٰ	۴۶
اعتراف حقیقت	۴۷
تحدیث نعمت	۴۷
عالم اسلام کے جامعات کا منفرد اور جامع الصفات جامعہ	۴۸
الخاصة الاولیٰ	۴۸
الخاصة الثانیه	۴۸
الخاصة الثالثه	۴۸
الخاصة الرابعه	۴۸
اقول	۴۹
القول الفیصل	۵۰
راقم الحروف کا وجدانی موقف	۵۰
القضایا الملھمه	۵۱
جامعہ مظہریہ امدادیہ کی چند اہم شاخیں	۵۳
شعبہ درس نظامی کے اساتذہ	۵۳
جامعہ مظہر الاسلام قائد آباد	۵۴
اساتذہ کرام	۵۴
جامع مسجد قبا	۵۵
فضلاء بندیال کی خدمت میں درخواست	۵۶
(۱) وجود خارجی	۵۶
(۲) وجود ذہنی	۵۶
بالفاظ دیگر	۵۶
(۳) وجود عبارتی	۵۶
بالفاظ دیگر	۵۷
(۴) وجود کتابی	۵۷
بالفاظ دیگر	۵۷
قضیہ معقولہ	۵۷
قضیہ ملفوظہ	۵۷
خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورت میں	۵۷
النوع الاول الوجود الخارجی	۵۷
النوع الثانی الوجود الذھنی	۵۸
النوع الثالث الوجود العبارتی	۵۸
النوع الرابع الوجود الکتابی	۵۸
مخزن العلوم معدن الفنون فرید الدہر فقیہ العصر قبلہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۶۰
گلہائے عقیدت	۶۰
آسمان علم و حکمت کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع	۶۱
ایوان خلوت کے مکین	۶۱
ولادت باعث سعادت	۶۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تاریخ ولادت کا اجمالی پہلو	۶۲	اقول	۷۴
تحصیل علم کا فقید المثال مرحلہ	۶۳	قائلین شرک کے تابوت میں آخری میخ	۷۴
عروج ریاضت کا انفرادی پہلو	۶۳	قبلہ فقیہ العصر ؒ اور مفتی اعظم قبلہ سید صاحب ؒ	
زیور انکسار سے آراستہ شخصیت	۶۳	کا علمی مکالمہ	۷۴
محبت علم کا وحیدانہ پہلو	۶۴	تحریک پاکستان میں منفرد کردار	۷۵
آسمان علم کا شمس بازغہ	۶۴	آفتاب علم وحکمت کا آنکھوں سے اوجھل ہونا	۷۵
گلبن ذکاوت کے پھول	۶۵	مزار پر انوار	۷۶
شاہراہ علم کے انتھک شہسوار	۶۵	حلیہ ملیحہ کی منفرد کیفیت	۷۶
تعلیم کی جستجو کا وحیدانہ طرز عمل	۶۵	اخلاق حمیدہ اور محاسن وحیدہ کا طرز عمل	۷۶
بوسیدہ گدڑی میں ملبوس علم وحکمت کا آفتاب مہتاب	۶۶	قابل رشک معمولات کا حسین تناظر	۷۶
تاجدار بریلی شریف کی زیارت	۶۶	فقیہ العصر استاذ العلماء کی نرینہ اولاد	۷۷
کتب طریقت کی جستجو	۶۶	کرامات	۷۷
بے مثل قناعت کا عملی دستور	۶۷	فقیہ العصر کی بادلوں پر حکومت	۷۸
مرشد فقیہ العصر کا وصال	۶۷	قبلہ فقیہ العصر کی یادگار جامعہ مظہریہ امدادیہ	۷۹
ارض بندیال پر علم وعرفان کی بارش	۶۸	امام المدرسین جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ	
فن مناظرہ میں ید طولیٰ	۶۸	علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی ؒ	۸۰
حکیم الامت کا مبہوت ہونا	۶۸	اسم گرامی وشجرہ نسب	۸۰
مولوی اشرف علی کی علمی قابلیت	۶۹	تاریخ ولادت	۸۰
فقیہ العصر کا تبحر علمی	۶۹	ابتدائی تعلیم کی تعارفی نوعیت	۸۰
مولوی حسین علی کا فرار	۶۹	علم ریاضی میں وحیدانہ ملکہ	۸۰
بحث علم غیب میں تبحر علمی	۷۰	ملک اللہ بخش ؒ کا جذبہ دینی	۸۰
مولوی غلام یٰسین واں بھچروی کے شبہات کے		مولانا علی محمد برادر مکرم محقق العرب والعجم	۸۱
جوابات شافیہ	۷۰	زیارت النبی ﷺ کے کمالات	۸۱
شیخ القرآن مولوی غلام خاں کی علمی قابلیت	۷۱	متعدد جامعات میں دینی تعلیم کے مراحل	۸۱
فقیہ العصر کا اہل سنت پر احسان	۷۲	جامعہ اولیٰ	۸۱
قابل رشک ذکاوت کا عملی دستور	۷۲	جامعہ ثانیہ	۸۱
تردید شرک بحوالہ منطق	۷۳	فقیہ العصر امام العلم والحکمت حضرت قبلہ علامہ یار محمد	
تحقیق المرام	۷۳	بندیالوی ؒ کے ایام بیماری اور حضرت علامہ عطا محمد	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کی خدمت گزاری	۸۲	سادگی میں انفرادیت	۸۸
جامعہ ثالثہ	۸۲	استغناء نفس کی انفرادی نوعیت	۸۹
محبت استاذ میں وحیدانہ کردار	۸۲	بیعت اور مرشد گرامی سے عقیدت اور محبت	
تحدیث نعمت	۸۳	میں انفرادیت	۹۱
علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت درحقیقت بندیال کی		شیخ سے والہانہ محبت کا حسین تناظر	۹۱
ہی عظمت ہے	۸۳	سفر بغداد شریف	۹۲
قابل رشک ذہانت اور فطانت	۸۳	درس و تدریس سے والہانہ محبت	۹۲
جامعہ رابعہ	۸۳	امام المدرسین کا فوٹو کے بارے میں نظریہ	۹۲
جامعہ خامسہ	۸۳	مرشد گرامی کی شفقت اور محبت	۹۳
جامعہ سادسہ	۸۴	آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب	۹۳
فرائض تدریس	۸۴	انداز تدریس کے طرق مختلفہ کی تعارفی نوعیت	۹۶
مقامات تدریس	۸۴	النوع الاول	۹۶
المقام الاول	۸۴	النوع الثانی	۹۶
المقام الثانی	۸۴	دعوت فکر	۹۷
المقام الثالث	۸۵	النوع الثالث	۹۷
المقام الرابع	۸۵	النوع الرابع	۹۷
المقام الخامس	۸۵	النوع الخامس	۹۷
المقام السادس	۸۵	راقم کا ذاتی تجربہ	۹۷
المقام السابع	۸۵	طریقہ تدریس میں انفرادیت	۹۸
علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا وقار بندیال ہی کا وقار ہے	۸۵	عبارت سننے کا وحیدانہ طرز عمل	۹۸
المقام الثامن	۸۶	تدریس میں بے مثل دیانت داری	۹۸
المقام التاسع	۸۶	وصف وحیدہ کی تعارفی نوعیت	۹۸
المقام العاشر	۸۶	عام انداز تدریس اور فاضل بندیالوی کی تدریس میں	
المقام الحادی عشر	۸۶	تقابلی جائزہ	۹۹
سند الحدیث والفقہ	۸۷	مطول کے سبق کا طریقہ تدریس	۹۹
سیرت میں منفرد	۸۷	امام المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا	
استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی کی نظر میں		انداز تدریس	۹۹
علماء کی عظمت	۸۷	غرض شارح	۱۰۰

عنوان	صفحہ
تلخیص اول	۱۰۰
تلخیص ثانی	۱۰۰
فاضل بندیال علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مدرسین کے طریقہ تدریس میں فرق	۱۰۱
سید الفضلاء فاضل بندیال کے ملفوظات شریفہ	۱۰۱
الملفوظ الاول	۱۰۱
الملفوظ الثانی	۱۰۱
الملفوظ الثالث	۱۰۲
الملفوظ الرابع	۱۰۲
الملفوظ الخامس	۱۰۲
الملفوظ السادس	۱۰۲
الملفوظ السابع	۱۰۲
الملفوظ الثامن	۱۰۲
الملفوظ التاسع	۱۰۳
الملفوظ العاشر	۱۰۳
الملفوظ الحادی عشر	۱۰۳
الملفوظ الثانی عشر	۱۰۳
الملفوظ الثالث عشر	۱۰۳
[illegible] محدث	۱۰۴
[illegible] بحر العطاء	۱۰۴
وصال فاضل بندیال نور اللہ مرقدہ	۱۰۷
تاریخ وصال	۱۰۷
شیخ الکل سید العلماء امام العلم والحکمت حضرت علامہ استاذ الاساتذہ محمد عبد الحق صاحب زیدہ مجدہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف	۱۰۹
تاریخ پیدائش اور مسکن	۱۰۹
عید مبارک	۱۰۹
[illegible]	۱۰۹

عنوان	صفحہ
شرافت خاندانی کا اجمالی پہلو	۱۰۹
تعلیم و تربیت کا منفرد طرز عمل	۱۰۹
ابتدائی کتب فارسیہ	۱۱۰
قابل رشک محبت کا عملی دستور	۱۱۰
والہانہ محبت کا اجمالی پہلو	۱۱۰
حضرت فقیہ العصر کی آخری دعا کی تعارفی نوعیت	۱۱۱
تکمیل علم کے لئے اسباب وھبیہ	۱۱۱
انکشاف حقیقت کا اجمالی پہلو	۱۱۲
اساتذہ کرام	۱۱۳
فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۳
علامہ محمد سعید صاحب ٹمن ملتان والے	۱۱۳
علامہ علی محمد صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ برادر خورد علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی	۱۱۳
علامہ عبد الغفور صاحب آف حفیظ بانڈی ضلع ہزارہ	۱۱۴
استاذ العرب والعجم شیخ المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴
سماع	۱۱۵
حضرت علامہ نور محمد صاحب ملوالی ضلع اٹک	۱۱۵
حضرت علامہ محمد دین صاحب بدھوالے (اٹک)	۱۱۵
شیخ القرآن علامہ پیر عبد الغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۶
دستار فضیلت	۱۱۶
تدریس میں خداداد ملکہ	۱۱۷
تدریس کا تقابلی جائزہ	۱۱۷
ازالۃ الشبہ	۱۱۸
راقم الحروف کا ناقدانہ تبصرہ	۱۱۸
میدان مناظرہ کے شہسوار	۱۱۹
مولوی غلام حسین فاضل دیو بند سے مناظرہ	۱۱۹
علم معقول میں مہارت	۱۲۱

عنوان	صفحہ
تحریک پاکستان میں حصہ	۱۲۲
بیعت وخلافت	۱۲۴
امتیازی شان	۱۲۵
شادی	۱۲۵
علمائے کرام ومشائخ عظام سے ملاقاتیں اور تاثرات	
شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۶
حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تونسہ شریف	۱۲۷
سید الاصفیاء خواجہ حافظ سدید الدین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف	۱۲۷
حضرت خواجہ سدید الدین سجادہ نشین مروالہ شریف کی بندیال شریف تشریف آوری	۱۲۷
قطب دوران سید الاتقیا خواجہ احمد دین مکھڈوی سجادہ نشین مکھڈ شریف	۱۲۷
سید الاتقیاء حضرت خواجہ میاں مظفر علی آف چاہ میانہ میانوالی سے ملاقات	۱۲۸
حضرت خواجہ عبد اللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات	۱۲۹
حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تونسہ شریف	۱۲۹
حضرت باواجی عبد الغفور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ دریا شریف (اٹک) سے ملاقات	۱۲۹
سید الاتقیا میاں سلطان اکبر بالا شریف ضلع میانوالی	
حضرت علامہ مولانا اکبر علی چشتی صاحب میانوالی	۱۳۰
زینت الاولیاء میاں محمد عبد اللہ صاحب سجادہ نشین میرا شریف	۱۳۰
محدث اعظم حضرت علامہ سردار احمد قادری صاحب فیصل آباد	۱۳۰
مفتی اعظم پاکستان علامہ سید احمد لاہور	۱۳۰
تاج الفقہاء کا فقہی مقام	۱۳۱
استقراء اور تمثیل میں خداداد ملکہ	۱۳۱
اخلاص ومحبت کا منفرد پہلو	۱۳۱
غایۃ التحقیق والتوفیق کی تعارفی نوعیت	۱۳۱
آسمان تحقیق وتدقیق کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع	۱۳۱
«باب الالف»	
شانِ اہلسنت فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب زید مجدہٗ عربی ٹیچر	۱۳۳
اعلیٰ تعلیم	۱۳۳
دورۂ تفسیر	۱۳۴
دورۂ حدیث	۱۳۴
سلسلہ بیعت	۱۳۴
دینی اور مذہبی خدمات	۱۳۴
عصری تعلیم کی خدمات	۱۳۴
نزاکت اہلِ سنت فاضل ذی شان حضرت علامہ احمد یار صاحب خطیب مصری شاہ لاہور	۱۳۵
ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۳۵
عصری تعلیم	۱۳۵
شمس العلوم جامعہ رضویہ	۱۳۵
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۳۵
فاضل عریف استاذ العلماء علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب شیخ الجامعہ ہجویریہ لاہور	۱۳۷
تاریخ پیدائش ومسکن	۱۳۷
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۱۳۷
ہم سبق علماء	۱۳۸
بندیال واپسی	۱۳۸
سند فراغت	۱۳۸
تدریسی خدمات	۱۳۸

عنوان	صفحہ
امتیازی خصوصیت	۱۳۹
اساتذہ	۱۳۹
خاندانی پس منظر	۱۳۹
دینی اور سیاسی خدمات	۱۳۹
جامعہ [illegible] میں مدت قیام	۱۳۹
بیعت	۱۳۹
تصانیف	۱۳۹
[illegible] علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدہٗ	۱۴۰
[illegible] ابتدائی تعلیم	۱۴۰
دارالعلوم حنفیہ شمس الاسلام	۱۴۰
جامعہ مظہریہ رضویہ داں بھچراں	۱۴۰
جامعہ [illegible]	۱۴۱
[illegible] تعلیم	۱۴۱
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۴۱
تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو	۱۴۱
جامعہ حنفیہ شمس الاسلام	۱۴۱
جامعہ [illegible] شریف	۱۴۱
[illegible]	۱۴۱
[illegible] حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا	
صاحب [illegible]	۱۴۲
سلسلہ بیعت	۱۴۲
تصانیف	۱۴۳
[illegible]	۱۴۳
[illegible]	۱۴۳
[illegible]	۱۴۳
﴿باب الباء﴾	
شیخ [illegible] علامہ پیر محمد چشتی صاحب	
[illegible] جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور	۱۴۴

عنوان	صفحہ
شجرہ نسب	۱۴۴
مسکن کا تعارفی پہلو	۱۴۴
سن پیدائش اور علاقائی ماحول کی صورت نوعیہ	۱۴۴
خاندانی شرافت کا عملی دستور	۱۴۵
عنفوان شباب کی منفرد شجاعت	۱۴۵
علوم اسلامیہ کے آغاز سفر کے اسباب ملیحہ کا ناقدانہ	
جائزہ	۱۴۶
تعلیم کا دوسرا سال	۱۴۶
ہم سبق رفقاء	۱۴۶
دورۂ قرآن	۱۴۷
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۴۸
ہم سبق فضلاء	۱۴۸
دورۂ حدیث شریف	۱۴۸
تنظیم المدارس کے امتحان میں اول پوزیشن	۱۴۹
تدریسی خدمات	۱۴۹
جامعہ عباسیہ بہاولپور	۱۵۰
فصوص الحکم شریف	۱۵۰
جامعہ غوثیہ سکھر	۱۵۱
سنگ بنیاد جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور	۱۵۱
خلاصۃ الحیات	۱۵۳
﴿باب الجیم﴾	
استاذ القراء والفضلاء حضرت علامہ قاری جان محمد	
صاحب زید مجدہٗ	۱۵۵
عصری تعلیم	۱۵۵
حفظ القرآن	۱۵۵
ابتدائی کتب فارسیہ	۱۵۵
جامعہ حنفیہ فریدیہ	۱۵۶
منڈی عارف والا	۱۵۶

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حویلی لکھاں	۱۵۶	بیعت	۱۶۳
مچھن آباد ضلع بہاولنگر	۱۵۶	نصرۃ الفضلاء حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف	۱۶۴
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۵۷	ابتدائی تعلیم وبسم اللہ شریف	۱۶۴
آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ	۱۵۷	تلامذہ	۱۶۴
جامعہ قادریہ فیصل آباد	۱۵۷	بیعت	۱۶۵
دورہ حدیث	۱۵۷	منصب تدریس	۱۶۵
تجوید وقرأت	۱۵۸	دینی مذہبی خدمات	۱۶۵
سلسلہ بیعت	۱۵۸	**﴿باب الدال﴾**	
ہم درس فضلاء	۱۵۸	فخر المدرسین حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب صدر مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن شریف	۱۶۶
تلامذہ	۱۵۸	اعلیٰ تعلیم	۱۶۶
مناظر الاسلام المفتی ابو المسعود جمیل احمد صدیقی صاحب صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف	۱۵۹	منصب وحیدانہ	۱۶۷
تاریخ پیدائش	۱۵۹	تلامذہ	۱۶۷
ابتدائی تعلیم	۱۵۹	سلسلہ بیعت	۱۶۷
اعلیٰ تعلیم	۱۵۹	زمانہ طالب علمی	۱۶۷
تدریس اور خطابت	۱۶۰	**﴿باب السین﴾**	
بیعت	۱۶۰	فخر الفضلاء پیر طریقت علامہ سردار احمد صاحب سجادہ نشین کھرپڑ شریف	۱۶۸
دینی اور سیاسی خدمات	۱۶۰	فضیلت اور شرافت کا منفرد پہلو	۱۶۹
فن مناظرہ میں ید طولی	۱۶۰	النوع الاول	۱۶۹
مناظرہ	۱۶۰	النوع الثانی	۱۶۹
مجادلہ	۱۶۰	النوع الثالث	۱۶۹
مکابرہ	۱۶۱	عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۶۹
مجادلہ اور مکابرہ میں فرق	۱۶۱	جامعہ قادریہ	۱۶۹
﴿باب الحاء﴾		جامعہ ہری پور	۱۷۰
محقق اہل سنت ۔ مہ حبیب الرحمن صاحب مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد	۱۶۲	جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۷۰
تلامذہ	۱۶۳		

عنوان	صفحہ
خدمت میں عظمت	۱۷۰
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۱۷۱
خلافت وبیعت	۱۷۱
شریعت اور طریقت کی پاسبانی	۱۷۱
آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف کا طریق منفرد	۱۷۱
بہار اہلسنت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب	
زید مجدہٗ	۱۷۲
ابتدائی تعلیم	۱۷۲
اعلیٰ تعلیم	۱۷۲
بیعت	۱۷۲
دینی مذہبی خدمات	۱۷۲
زینۃ العلماء علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب	
زید مجدہٗ	۱۷۳
ابتدائی تعلیم	۱۷۳
اعلیٰ تعلیم	۱۷۳
بیعت	۱۷۳
خاندانی پس منظر	۱۷۳
عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۷۳
﴿باب الشین﴾	
شجاعت الاسلام حضرت علامہ شہباز علی قادری	
صاحب صدر مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے	
فیصل آباد	۱۷۴
تلامذہ	۱۷۵
شیخ الاسلام علامہ مولانا حافظ شیر محمد صاحب زید مجدہٗ	۱۷۶
بیعت	۱۷۶
﴿باب الصاد﴾	
صدر المدرسین علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی صاحب	
زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ اکبریہ میانوالی	۱۷۷
ابتدائی تعلیم	۱۷۷
تلامذہ	۱۷۸
تصانیف	۱۷۸
خاندانی پس منظر	۱۷۸
سلسلۂ بیعت	۱۷۸
دینی، مذہبی اور سیاسی خدمات	۱۷۸
﴿باب الطاء﴾	
نجم العلماء علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب	
زید مجدہٗ فاضل عربی	۱۷۹
ابتدائی تعلیم	۱۷۹
عصری تعلیم	۱۷۹
جامعہ بندیال میں داخلہ	۱۷۹
فاضل بندیال علامہ طالب حسین حسینی سندھی صاحب	
زید مجدہٗ	۱۸۰
خصوصیت	۱۸۰
بیعت	۱۸۱
منصب تدریس	۱۸۱
خاندانی پس منظر	۱۸۱
﴿باب الظاء﴾	
بدر الاسلام نابغۂ عصر فرید الدہر علامہ پروفیسر صاحبزادہ	
ظفر الحق بندیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ	
امدادیہ بندیال شریف	۱۸۲
شجرۂ نسب	۱۸۲
مولد ومسکن	۱۸۲
عصری تعلیم کا تعارفی پہلو	۱۸۲
ایف ایس سی	۱۸۳
بی اے	۱۸۳
اقوال	۱۸۳

عنوان	صفحہ
ایم اے اسلامیات	۱۸۳
فاضل عربی	۱۸۳
علوم اسلامیہ کی افتتاحی نوعیت	۱۸۳
ذوی الاحتشام اساتذۂ کرام	۱۸۴
امام المعقول والمنقول علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸۴
جامع المعقول والمنقول تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبد الحق بندیالوی صاحب	۱۸۴
فاضل ذی شان علامہ محمد یوسف شاہ صاحب زید مجدہٗ	۱۸۴
علامہ شرف الدین صاحب وادی سون مکان شریف	۱۸۵
استاذ الفضلاء مفتی محمد طیب ارشد صاحب فاضل بندیال	۱۸۵
محقق العصر علامہ عطا محمد متین صاحب	۱۸۵
دورۂ حدیث	۱۸۵
علوم عصریہ کا شاہین	۱۸۵
خداداد ذکاوت وفطانت	۱۸۵
علم توقیت	۱۸۶
تنظیم المدارس درجہ عالمیہ کا امتحان	۱۸۶
فن مناظرہ میں مہارت تامہ	۱۸۶
علم تجوید	۱۸۶
بیعت	۱۸۶
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ کے نظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ	۱۸۶
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ	۱۸۶
علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب	۱۸۷
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ	۱۸۷
فصیح اللسان بلیغ البیان پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب	۱۸۷
ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ	۱۸۷
علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی	۱۸۷
ڈاکٹر خالد محمود	۱۸۷
پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی	۱۸۸
ڈاکٹر خالد محمود	۱۸۸
ڈاکٹر خالد محمود کی قابلیت کا تعارفی پہلو	۱۸۸
النقش الاول	۱۸۸
اقول	۱۸۸
قضیہ ملفوظ مذکورہ کی شرعی حیثیت	۱۸۸
بارگاہ رسالت کی توہین کا مدار کسی غرض پر موقوف نہیں ہے	۱۸۸
صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ہے	۱۸۹
توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے	۱۸۹
تنقیح المقال	۱۸۹
صریح توہین کا مدار عرف پر ہے	۱۹۰
ڈاکٹر خالد محمود کے موقف کا علمی دستور	۱۹۰
ڈاکٹر خالد محمود کا مفسرین کی تفسیر سے تنفیر اور تحقیر کی تدبیر کا انجام	۱۹۱
خالد محمود کی تحقیق کا اجمالی تعارف	۱۹۱
محقق اہل سنت قبلہ صاحبزادہ کا موقف	۱۹۱
تصانیف	۱۹۲
اشتہارات	۱۹۲
زیر طبع تصانیف	۱۹۲
خطابت	۱۹۲
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے سفر طویل	۱۹۳
داتا صاحب کے عرس پر خصوصی خطاب	۱۹۳
﴿باب العین﴾	
محسن اہل سنت حضرت علامہ مولانا عبد الخالق صاحب زید مجدہٗ	۱۹۴
بسم اللہ وابتدائی تعلیم	۱۹۴

عنوان	صفحہ
اعلیٰ تعلیم	۱۹۴
بیعت	۱۹۴
تدریسی خدمات	۱۹۴
محقق العصر علامہ صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمٰن حسنی صاحب شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ	۱۹۵
ابتدائی تعلیم	۱۹۵
جامعہ شاہوالہ شریف	۱۹۵
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۹۶
سند حدیث شریف	۱۹۶
بیعت	۱۹۶
جامع الاصول والفروع علامہ عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدہ مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی	۱۹۷
ابتدائی تعلیم	۱۹۷
جامعہ شاہوالہ شریف	۱۹۷
جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۹۷
جامعہ عثمانیہ ہری پور	۱۹۸
سلسلہ بیعت	۱۹۸
سند حدیث	۱۹۸
خطابت	۱۹۸
تدریسی خدمات	۱۹۸
جامع الکمال فاضل ذی شان علامہ عبدالعزیز سدیدی صاحب زید مجدہ	۱۹۹
ابتدائی تعلیم	۱۹۹
اعلیٰ تعلیم	۱۹۹
اساتذہ	۱۹۹
بیعت	۲۰۰
[illegible] شیخ القرآن حضرت علامہ [illegible]	۲۰۱

عنوان	صفحہ
تاریخ ولادت	۲۰۱
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۲۰۱
حسن ابدال	۲۰۱
جامعہ انہی	۲۰۱
بیعت	۲۰۲
دستار بندی	۲۰۲
بریلی شریف میں تدریسی فرائض	۲۰۲
ازدواجی زندگی	۲۰۲
تدریس وخطابت	۲۰۲
ملکی ہمدردی کی منفرد نوعیت	۲۰۲
التصنیف الاول کا تعارفی پہلو	۲۰۳
والد گرامی کا انتقال	۲۰۳
عرس صاحب لولاک کی تقریب	۲۰۳
بیت اللہ کی زیارت	۲۰۳
قرارداد پاکستان میں تاریخی کردار	۲۰۴
دوسری بار حج بیت اللہ کی زیارت	۲۰۴
عطاء اللہ شاہ بخاری اور جامع العلوم شیخ القرآن کی تقریر کا تقابلی جائزہ	۲۰۴
عظیم الشان جلوس کی قیادت	۲۰۴
اہلیہ محترمہ کا انتقال	۲۰۵
اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخی خطاب	۲۰۵
قیام پاکستان میں وحیدانہ کردار	۲۰۶
مہاجرین کے ساتھ تعاون	۲۰۶
محدث اعظم پاکستان سے وفاداری	۲۰۶
جہاد کشمیر میں تاریخی کردار	۲۰۶
جمعیت علمائے پاکستان سے تعاون	۲۰۶
حضرت خواجہ گوہر الدین کا وصال	۲۰۷
تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار	۲۰۷

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تمام مکاتب فکر علماء کی صدارت	۲۰۷	جامعہ مظہریہ امدادیہ	۲۱۹
تحریک ختم نبوت میں بے مثل شجاعت	۲۰۷	جامعہ خواجہ آباد شریف	۲۱۹
خلافت واجازت	۲۰۸	جامعہ امینیہ فیصل آباد	۲۲۰
دورہ تفسیر القرآن کا افتتاح	۲۰۸	ترگ شریف	۲۲۰
تیسری بار بیت اللہ کی زیارت	۲۰۹	ٹبہ شریف	۲۲۰
تاریخی جلوس کی قیادت اور اختتام پر خطاب لاجواب	۲۰۹	جامعہ بندیال شریف	۲۲۰
تقریر میں عقدہ کشائی کا ملکہ	۲۱۰	تلامذہ	۲۲۰
تواضع اور انکساری	۲۱۰	خاصۃ الخاصہ	۲۲۱
طرز تخاطب میں انفرادیت	۲۱۱	فاضل الفضلاء شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلوی	
سحر بیان کی اجمالی نوعیت	۲۱۱	شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ لاہور	۲۲۲
شیخ القرآن کا انتقال پُر ملال	۲۱۳	مسمی میں طرز انفرادیت	۲۲۲
''ماہتاب دین وملت اٹھ گیا''	۲۱۴	لقب	۲۲۲
خویدم عطاء الملت والدین علامہ عبدالغفور گولڑوی		شجرۂ نسب	۲۲۲
صاحب خطیب اعظم سانده لاہور	۲۱۵	تاریخ پیدائش	۲۲۲
دورۂ حدیث شریف	۲۱۵	خاندان کی تعارفی تصویر	۲۲۲
بیعت	۲۱۶	ہجرت	۲۲۳
محبت اور خدمت کا اجمالی پہلو	۲۱۶	گوجرانوالہ	۲۲۳
خدمت سے حصول عظمت کا عملی دستور	۲۱۶	غم وحزن کی آندھیاں	۲۲۳
محبت کی تعارفی نوعیت	۲۱۷	ابتدائی تعلیم	۲۲۳
رئیس المعقول والمنقول استاذ العلماء علامہ عطا محمد		سکول میں داخلہ	۲۲۳
متین صاحب زید مجدہٗ	۲۱۸	جانور چرانے کا کام	۲۲۳
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۲۱۸	فیصل آباد میں	۲۲۴
خصوصیت	۲۱۸	حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت	۲۲۴
عقیدت ومحبت کا اجمالی پہلو	۲۱۹	بیعت	۲۲۴
عقیدت ومحبت کے پھول	۲۱۹	حضرت محدث اعظم کی زیارت اور جذبہ دینی تعلیم	۲۲۴
دورۂ حدیث شریف	۲۱۹	جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلہ	۲۲۴
تدریسی خدمات	۲۱۹	مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ	۲۲۵
جامعہ نظامیہ رضویہ	۲۱۹	جذبۂ اسلاف کی تصویر	۲۲۵

عنوان	صفحہ
حیات اسلاف کی یادگار کا تعارفی پہلو	۲۲۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ	۲۲۷
جامعہ بندیال شریف کی علمی وجاہت	۲۲۸
فخر الاماثل حضرت علامہ سلطان محمود سے شرف تلمذ	۲۲۸
دورہ حدیث	۲۲۸
اساتذہ	۲۲۹
تلامذہ	۲۲۹
تصانیف	۲۳۳
شمس المعقول والمنقول حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی صاحب آستانہ عالیہ بالا شریف، میانوالی	۲۳۴
انفرادی عظمت	۲۳۴
تحصیل علم	۲۳۴
بیعت اور خلافت	۲۳۴
اولاد	۲۳۵
انتقال پرملال	۲۳۵
﴿باب الغین﴾	
شیخ القراء علامہ قاری غلام جیلانی شاکر بندیالوی صاحب ایم۔اے عربی، فاضل عربی، بی ایڈ	۲۳۶
تعلیمی قابلیت	۲۳۶
ابتدائی تعلیم	۲۳۶
اعلیٰ تعلیم	۲۳۶
اساتذہ کرام	۲۳۶
بیعت	۲۳۷
خاندانی پس منظر	۲۳۷
دینی، ملی اور سیاسی خدمات	۲۳۷
جامعہ بندیال میں مدت قیام	۲۳۷
شیخ الحدیث علامہ القاری الحافظ غلام ربانی القادری صاحب زید مجدہ	۲۳۸

عنوان	صفحہ
ابتدائی تعلیم	۲۳۸
اعلیٰ تعلیم	۲۳۸
بیعت	۲۳۸
خاندانی پس منظر	۲۳۹
دینی اور مذہبی خدمات	۲۳۹
فاضل علوم اسلامیہ علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب	۲۴۰
ابتدائی تعلیم	۲۴۰
اعلیٰ تعلیم	۲۴۰
اساتذہ	۲۴۱
سلسلہ بیعت	۲۴۱
محقق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث فاضل نحریر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ شارح مسلم و بخاری	۲۴۲
خاندانی پس منظر	۲۴۲
ابتداء علم کا تعارفی پہلو	۲۴۲
جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں میں داخلہ	۲۴۳
جذبہ علم کا وحیدانہ اسلوب	۲۴۳
اساتذہ ذی وقار	۲۴۴
مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ	۲۴۴
شرف بیعت	۲۴۴
مسند تدریس کا افتتاحی عنوان	۲۴۴
فن مناظرہ میں ید طولیٰ	۲۴۵
جامعہ نعیمیہ کراچی میں تشریف آوری	۲۴۵
اسلوب تدریس کا منفرد پہلو	۲۴۶
ہمہ جہت شخصیت کا تعارفی پہلو	۲۴۶
آسمان تحقیق و تدقیق کے آفتاب مہتاب	۲۴۷
قبول حق کا منفرد پہلو	۲۴۷
تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات	۲۴۹

عنوان	صفحہ
علمی جواہر پارے	۲۴۹
(۱) حیات استاذ العلماء	۲۴۹
(۲) توضیح البیان	۲۴۹
(۳) مقالات سعیدی	۲۵۰
(۴) ضیاء کنز الایمان	۲۵۰
(۵) تذکرۃ المحدثین	۲۵۰
(۶) مقام ولایت ونبوت	۲۵۰
(۷) ذکر بالجہر	۲۵۰
(۸) معاشرے کے ناسور	۲۵۰
(۹) لفظ خدا کی تحقیق	۲۵۰
(۱۰) فاضل بریلوی کا فقہی مقام	۲۵۱
(۱۱) نظام مصطفیٰ کی شرعی حیثیت ضرورت اور اہمیت	۲۵۱
(۱۲) شرح صحیح مسلم	۲۵۱
تفسیر تبیان القرآن	۲۵۱
تلامذہ ذوی الاحتشام	۲۵۱
لطیف الاعتدال حضرت علامہ غلام رسول صاحب	
زید مجدہٗ	۲۵۳
آبائی گاؤں	۲۵۳
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۲۵۳
خدمات اسلام کا اجمالی پہلو	۲۵۳
اساتذۂ کرام	۲۵۳
ارتیاح العلماء علامہ غلام عباس قادری صاحب	
زید مجدہٗ	۲۵۴
بیعت	۲۵۴
بارع العلوم والفنون فاضل شہیر علامہ غلام محمد تونسوی	
صاحب زید مجدہٗ	۲۵۵
سادہ اور پروقار زندگی	۲۵۵
بے مثل ذہانت کی تعارفی نوعیت	۲۵۶
جوہر استنباط واستخراج	۲۵۶
سلسلۂ بیعت	۲۵۷
محقق الملت تلمیذ خاص فقیہ العصر علامہ غلام محمد	
بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۸
دورۂ حدیث اور سند فراغت	۲۵۸
اساتذۂ کرام	۲۵۸
سلسلۂ بیعت	۲۵۹
دینی خدمات کا تعارفی پہلو	۲۵۹
بے مثل جذبۂ علمی	۲۵۹
تحریری مواد	۲۶۰
سادہ زندگی اور پروقار تکلم	۲۶۰
انتقال پر ملال	۲۶۰
مدفن	۲۶۰
نجم المدرسین، فاضل ذی وقار علامہ غلام محمد اختر	
الحسنی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۲۶۱
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۲۶۱
اعلیٰ تعلیم	۲۶۱
قابل رشک خصوصیت	۲۶۲
تلامذہ	۲۶۲
بیعت	۲۶۲
وفات	۲۶۲
پاسبانِ مسلک اہلسنّت علامہ علامہ غلام محمد باروی	
صاحب زید مجدہٗ	۲۶۳
تاریخ پیدائش اور مسکن	۲۶۳
ابتدائی تعلیم	۲۶۳
اعلیٰ تعلیم	۲۶۳
تلامذہ	۲۶۳
اساتذہ	۲۶۴

عنوان	صفحہ
[illegible]ت	۲۶۴
[illegible]	۲۶۴
[illegible] خدمات	۲۶۴
[illegible] غلام محمد چشتی بندیالوی تونسوی	
[illegible]	۲۶۵
[illegible]	۲۶۵
[illegible]	۲۶۵
[illegible] خدمات	۲۶۵
[illegible] غلام محمد شرقپوری بندیالوی صاحب ﷫	
[illegible] العلوم جامعہ نبویہ سکیاں سٹاپ	
[illegible] شریف روڈ	۲۶۶
[illegible] وطن اور خاندان	۲۶۶
[illegible] شریف	۲۶۶
[illegible] تصور	۲۶۶
[illegible]	۲۶۶
[illegible] نظریات کا باہمی غیر معمولی تفاوت	۲۶۶
[illegible] شرقپور شریف میں داخلہ	۲۶۷
[illegible] شریف میں داخلہ	۲۶۷
[illegible] کے لئے جامعہ بندیال شریف کا سفر	۲۶۸
[illegible] کے اساتذہ کی محبت اور شفقت کا عملی	
[illegible]	۲۶۸
[illegible] کی مثالی محبت	۲۶۹
[illegible]	۲۷۰
[illegible]	۲۷۰
[illegible] و توقیت	۲۷۱
[illegible] سند فراغت	۲۷۱
[illegible] کا تصوری پہلو	۲۷۱
[illegible]	۲۷۱

عنوان	صفحہ
جامعہ حیات القرآن بیگم کوٹ	۲۷۲
جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی	۲۷۲
جامعہ نعیمیہ لاہور	۲۷۲
فتاوٰی نویسی	۲۷۳
ادارۂ معارف نعمانیہ	۲۷۳
جامعہ نظامیہ	۲۷۳
جامعہ جلالیہ رضویہ	۲۷۳
منہاج القرآن	۲۷۳
جامعہ غوثیہ رضویہ	۲۷۳
جامعہ فخر العلوم	۲۷۴
جامعہ رسولیہ شیرازیہ	۲۷۴
سنگ بنیاد مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ	۲۷۴
شادی خانہ آبادی	۲۷۴
اولاد	۲۷۴
علم میراث کی ترویج واشاعت کی عالمگیر تحریک	۲۷۵
اساتذۂ کرام	۲۷۵
ہم درس علماء کرام	۲۷۵
تلامذہ	۲۷۶
بیعت طریقت	۲۷۷
خلافت واجازت	۲۷۷
استحکام عقیدہ کا منفرد پہلو	۲۷۸
علمی جواہر پارے	۲۷۸
جامع العلوم علامہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب	
زید مجدہٗ شیخ الجامعہ وصدر مدرس دار العلوم قادریہ	
نقشبندیہ شکار پور سندھ	۲۸۰
ابتدائی تعلیم	۲۸۰
اعلیٰ تعلیم	۲۸۰
تلامذہ	۲۸۰

بیعت ۲۸۱

عین المدرسین ابو الضیاء علامہ مفتی غلام نبی جماعتی
صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ
عطاء العلوم ۲۸۲

ابتدائی تعلیم ۲۸۲

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف ۲۸۲

جامعہ غوثیہ نظامیہ لالہ موسیٰ ۲۸۲

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ۲۸۳

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ۲۸۳

تدریسی خدمات ۲۸۳

جامعہ مجددیہ لاثانیہ رضویہ عطاء العلوم ۲۸۳

مدرسۃ البنات گلستان فاطمہؓ ۲۸۴

بیعت ۲۸۴

تصانیف ۲۸۴

فخر المشائخ علامہ پیر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی صاحب
زید مجدہٗ زینت آستانہ خواجہ آباد ۲۸۵

خطابت ۲۸۵

عصری تعلیم ۲۸۵

دینی تعلیم ۲۸۶

دورۂ حدیث شریف ۲۸۶

سلسلۂ بیعت ۲۸۶

تصانیف ۲۸۶

اساتذہ ۲۸۶

تلامذہ ۲۸۶

تحریکی وابستگی ۲۸۶

﴿باب الفاء﴾

فرید الدہر جگر گوشۂ فقیہ العصر علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ بندیال شریف ۲۸۷

تاریخ پیدائش اور مولد ۲۸۷

حفظ القرآن ۲۸۷

ابتدائی تعلیم ۲۸۷

اعلیٰ تعلیم ۲۸۸

اساتذہ کرام ۲۸۸

ہم سبق حضرات ۲۸۸

اولاد ۲۸۸

عاجزی وانکساری ۲۸۹

طلباء سے محبت ۲۸۹

قابل رشک سادگی ۲۸۹

عبادت وریاضت ۲۸۹

بیعت وارادت ۲۹۰

انتقال پر ملال ۲۹۰

تصانیف ۲۹۱

علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تاج الفقہاء کی نظر میں ۲۹۲

راقم الحروف کی عقیدت کا عملی دستور ۲۹۴

فرطِ عقیدت کا تعارفی پہلو ۲۹۴

سیرت اور صورت میں اتحاد ۲۹۵

عبادت وریاضت ۲۹۵

حصول علم کا تعارفی پہلو ۲۹۶

طلباء سے حسن سلوک کا عملی دستور ۲۹۶

قلم وقرطاس سے دیرینہ وابستگی ۲۹۶

محب العلماء والفضلاء حضرت علامہ الحافظ فیروز دین
صاحب خطیب جامع مسجد میمن، کراچی ۲۹۷

سلسلۂ بیعت ۲۹۸

﴿باب الکاف﴾

محب عطاء الملت والدین حضرت علامہ کمال الدین
صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ

تحصیل کھاریاں گجرات ۲۹۹

ابتدائی تعلیم ۲۹۹

خصوصیت ۳۰۰

﴿باب الگاف﴾

مبلغ الاسلام علامہ گل محمد سیالوی صاحب زید مجدہٗ
ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ
تلہ گنگ ۳۰۱

تعلیمی قابلیت ۳۰۱

اساتذہ ذی وقار ۳۰۲

بیعت ۳۰۲

تصانیف ۳۰۲

﴿باب المیم﴾

مفکر الاسلام عین الفضلاء حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم
قادری صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعۃ الغوثیہ الرضویہ
سکھر ۳۰۳

مسکن ومولد ۳۰۳

بسم اللہ وابتدائی تعلیم ۳۰۳

اعلیٰ تعلیم ۳۰۳

خداداد ذکاوت کی وحدت نوعیہ ۳۰۴

دورۂ حدیث شریف ۳۰۴

دورۂ علم میراث ۳۰۴

اعلیٰ تعلیم اور اساتذہ کا تفصیلی جائزہ ۳۰۴

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ ۳۰۴

تلامذہ ۳۰۵

بیعت وخلافت ۳۰۵

تصانیف ۳۰۵

خاندانی پس منظر ۳۰۵

جامعہ بندیال میں مدت قیام ۳۰۵

محب العلم حضرت علامہ محمد آغا گل صاحب زید مجدہٗ ۳۰۶

ابتدائی تعلیم ۳۰۶

اساتذہ کرام ۳۰۶

جگر گوشۂ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ محمد احسان الحق
بندیالوی مدظلہ العالی ۳۰۷

بسم اللہ وابتدائی تعلیم ۳۰۷

اساتذہ کرام ۳۰۷

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ ۳۰۸

اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں
داخلہ ۳۰۸

جامعہ امینیہ رضویہ ۳۰۸

بیعت ۳۰۸

عصری تعلیم ۳۰۸

وجاہت الطلباء علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندیالوی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۹

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ ۳۰۹

اساتذہ کرام اور کتب درسیہ ۳۰۹

علامہ سیف اقبال صاحب ۳۰۹

علامہ محمد دین صاحب فاضل بندیال ۳۰۹

علامہ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی صاحب ۳۰۹

علامہ اسرار الحق بندیالوی صاحب ۳۱۰

علامہ مفتی مسعود احمد تونسوی صاحب ۳۱۰

علامہ سیف اللہ صاحب ۳۱۰

علامہ محمد رمضان صاحب ۳۱۰

علامہ محمد سمیع الحق صاحب ۳۱۰

خاندانی پس منظر ۳۱۰

جامعہ بندیال میں مدت قیام ۳۱۰

جگر گوشۂ محمد فضل حق بندیالوی علامہ صاحبزادہ محمد

عنوان	صفحہ
اسد الحق صاحب	۳۱۱
شجرۂ نسب	۳۱۱
ابتدائی تعلیم	۳۱۱
علوم اسلامیہ کا اجمالی پہلو	۳۱۱
بیعت	۳۱۲
خاندانی پس منظر	۳۱۲
جگر گوشۂ تاج الفقہاء صاحبزادہ علامہ محمد اسرار الحق صاحب زید مجدہٗ مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۱۳
ابتدائی تعلیم	۳۱۳
فخر العلماء فاضل ذیشان علامہ محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی	۳۱۵
ابتدائی تعلیم	۳۱۵
علوم اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم	۳۱۵
دورۂ حدیث	۳۱۶
محقق الامت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف	۳۱۷
فن شعری میں ید طولیٰ	۳۱۷
تعلیم و تربیت کا افتتاحی پہلو	۳۱۷
اعلیٰ تعلیم	۳۱۸
دورۂ حدیث شریف	۳۱۸
بیعت	۳۱۸
شرافت منفردہ کا تعارفی پہلو	۳۱۸
فحل العلماء شیخ الحدیث فاضل یگانہ عمدۃ الاذکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا	۳۱۹
مولد و مسکن	۳۱۹

عنوان	صفحہ
عصری تعلیم	۳۱۹
جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ	۳۱۹
فقیہ العصر کے علمی گلستان میں صدا بہار	۳۱۹
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ	۳۲۰
پپلاں ضلع میانوالی	۳۲۰
مرولہ شریف	۳۲۰
چھچھر شریف	۳۲۰
گولڑہ شریف	۳۲۰
سیال شریف	۳۲۱
بندیال شریف	۳۲۱
شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۱
سند المحدثین محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۱
آغاز تدریس کا تعارفی پہلو	۳۲۱
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام	۳۲۲
دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور	۳۲۲
دار العلوم سلانوالی	۳۲۲
رکن الاسلام حیدر آباد	۳۲۲
تلامذہ	۳۲۲
مناظرہ جھنگ کا اجمالی پہلو	۳۲۲
مناظرہ جھنگ کا تقابلی جائزہ	۳۲۳
بریلوی مناظر حضرت علامہ شیخ الحدیث صاحب	۳۲۳
دیوبندی مناظر	۳۲۶
بریلوی مناظر حضرت شیخ الحدیث سیالوی صاحب	۳۲۷
وحید العصر و فرید العلماء علامہ محمد اشرف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور	۳۲۹
پیدائش، نام، وطن اور خاندان	۳۲۹

عنوان	صفحہ
دادا اور نانا	۳۲۹
ہجرت	۳۲۹
تسمیہ خوانی و عصری تعلیم	۳۲۹
درس نظامی کی ابتداء	۳۲۹
دورہ حدیث و سند فراغت	۳۳۰
تدریس کا افتتاحی تعارف	۳۳۰
جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں آمد	۳۳۰
خطابت و امامت اور تبلیغ	۳۳۱
سیاست و تحریکات میں نمایاں کارنامے	۳۳۱
بیعت	۳۳۱
اساتذہ کرام	۳۳۱
ہمدرس علماء ذوی الاحتشام	۳۳۱
تلامذہ	۳۳۲
شادی خانہ آبادی	۳۳۲
اولاد	۳۳۲
تصانیف	۳۳۲
نجم الاسلام علامہ محمد اشرف بندیالوی صاحب زید مجدہٗ صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور	۳۳۳
ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو	۳۳۳
قرآن حکیم کی تعلیم	۳۳۳
اعلیٰ تعلیم	۳۳۳
دورۂ حدیث	۳۳۳
اساتذہ	۳۳۴
تلامذہ	۳۳۴
بیعت	۳۳۴
خانوادۂ فقیہ العصر سے محبت	۳۳۴

عنوان	صفحہ
بدر المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف	۳۳۵
تاریخ پیدائش و مسکن	۳۳۵
عصری تعلیم	۳۳۵
ابتدائی تعلیم	۳۳۵
اعلیٰ تعلیم	۳۳۵
دورۂ حدیث	۳۳۶
دورۂ علم المیراث والتوقیت	۳۳۶
تنظیم المدارس میں کل پاکستان سے پہلی پوزیشن	۳۳۶
تدریسی خدمات	۳۳۶
تلامذہ	۳۳۷
تصانیف	۳۳۷
بیعت	۳۳۷
محرک مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفضلاء علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجدہٗ	۳۳۸
تدریس	۳۳۸
خطابت	۳۳۸
اساتذہ کی خدمت	۳۳۸
عظمت اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر	۳۳۹
ابتدائی تعلیم	۳۳۹
اعلیٰ تعلیم	۳۳۹
قابل رشک منصب	۳۳۹
تدریسی خدمات	۳۳۹
بیعت	۳۴۰
دینی مذہبی خدمات	۳۴۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

ضیاء العلماء علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب ۳۴۱
اعلیٰ تعلیم ۳۴۱
خطابت اور تدریس ۳۴۱
دورہ حدیث شریف ۳۴۱
سلسلہ بیعت ۳۴۲
انیس اہل سنت حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب
مدظلہ العالی صدر مدرس درس وڈے میاں لاہور ۳۴۳
قابل رشک منظر ۳۴۳
سلسلہ بیعت ۳۴۴
خاندانی پس منظر ۳۴۴
بشیر اہل سنت علامہ حافظ محمد بشیر احمد صاحب شادیہ
ضلع میانوالی ۳۴۵
اعلیٰ تعلیم ۳۴۵
بیعت ۳۴۵
چشمہ شریعت وطریقت علامہ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین
کاظمی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف ۳۴۶
اساتذہ ۳۴۶
دورہ حدیث شریف ۳۴۶
بیعت وخلافت ۳۴۷
تنظیمی اور تحریکی خدمات ۳۴۷
اولاد ۳۴۷
جہانگیر اہل سنت علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندیالوی
زید مجدہ ایم اے ۳۴۸
شجرہ نسب ۳۴۸
ابتدائی تعلیم ۳۴۸
عصری تعلیم ۳۴۸

تلامذہ ۳۴۹
بیعت ۳۴۹
خاندانی پس منظر ۳۴۹
دینی اور مذہبی خدمات ۳۴۹
نجم الفضلاء علامہ حافظ محمد حسین گولڑوی صاحب
انگلینڈ ۳۵۰
سلسلہ بیعت ۳۵۰
دینی مذہبی اور سیاسی خدمات ۳۵۰
قابل رشک سعادت ۳۵۰
خطیب العصر حضرت علامہ محمد حنیف صاحب زید مجدہ
خطیب جامع مسجد بغدادی قائد آباد ۳۵۲
جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ ۳۵۲
سلسلہ بیعت ۳۵۲
دینی خدمات ۳۵۳
اقول ۳۵۳
مجاہد ملت علامہ محمد حنیف صاحب منکیرہ ضلع بھکر ۳۵۴
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم ۳۵۴
محنت کا شاندار نتیجہ ۳۵۴
اساتذہ کرام ۳۵۴
وحید الفضلاء علامہ مفتی محمد حیات قریشی ہاشمی ہاروی
صاحب زید مجدہ شیخ الجامعہ جامعہ رضویہ انوار باہو ۳۵۵
ابتدائی تعلیم ۳۵۵
جامعہ انوار باہو بھکر ۳۵۵
جامعہ غوثیہ اڈہ مرید والا ۳۵۶
جامعہ نعمانیہ لیہ ۳۵۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ ۳۵۶

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو ۳۵۷
جامعہ رضویہ انوار باہو ۳۵۷
مجاہد اہل سنت فاضل جلیل علامہ محمد خان صاحب مدظلہ
العالی تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب ۳۵۸
ابتدائی تعلیم ۳۵۸
دورہ حدیث ۳۵۸
تلامذہ ۳۵۸
بیعت ۳۵۸
مخلص اہل سنت علامہ محمد دلنواز احمد نقشبندی صاحب
زید مجدہ ۳۵۹
دورہ حدیث شریف ۳۵۹
سلسلہ بیعت ۳۵۹
تنظیمی وابستگی ۳۶۰
تلامذہ ۳۶۰
محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد دین صاحب زید مجدہ
مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ ۳۶۱
امتیازی حیثیت ۳۶۱
بیعت ۳۶۲
مظہر المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ۳۶۳
شجرہ نسب ۳۶۳
ابتدائی تعلیم ۳۶۳
دار العلوم حزب الاحناف ۳۶۳
جامعہ مظہریہ امدادیہ ۳۶۳
تدریسی خدمات ۳۶۴
جامعہ نعمانیہ لاہور ۳۶۴

جامعہ نظامیہ رضویہ ۳۶۴
انٹرویو میں درجہ اول کی کامیابی ۳۶۴
عہدہ قضاء کا تعارفی پہلو ۳۶۴
عدالت میں قانون شہادت کی اصلاح ۳۶۵
منصب قضاء سے معزولی ۳۶۵
ادارہ تعلیمات مجددیہ ۳۶۵
جامعہ نظامیہ رضویہ میں دوبارہ آمد ۳۶۵
جامع الصفات شخصیت ۳۶۵
جامع العلوم ۳۶۶
میدان سیاست کے شہسوار ۳۶۶
معاملہ فہمی اور دور اندیشی ۳۶۷
اسلوب تحریر کا تعارفی پہلو ۳۶۸
خلاصہ دلیل ۳۷۰
حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس ۳۷۰
شادی خانہ آبادی ۳۷۱
اساتذہ ذی شان ۳۷۱
نامور ہم سبق رفقاء ۳۷۱
تصانیف ۳۷۱
فریضہ حج ۳۷۲
دورہ تفسیر القرآن ۳۷۲
آخری تمنا نظام مصطفیٰ ۳۷۲
روحانی تعلق اور بیعت ۳۷۲
خطابت وامامت ۳۷۳
وصال پر ملال ۳۷۳
ضیاء اہل سنت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب
ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن، گجرات ۳۷۴

معیار تعلیم کی تعارفی نوعیت ۳۷۴
ابتدائی تعلیم ۳۷۴
دینی مذہبی اور سیاسی خدمات ۳۷۵
قابل رشک مصروفیات ۳۷۵
بیعت ۳۷۵
نجم العلوم والفنون علامہ محمد رفیع صاحب صدر مدرس
جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور ۳۷۶
مسکن و تاریخ پیدائش ۳۷۶
ابتدائی تعلیم ۳۷۶
دارالعلوم شمس المدارس ۳۷۶
جامعہ حامدیہ رضویہ ۳۷۶
جامعہ مکھڈ شریف ۳۷۷
جامعہ خیر المعاد ۳۷۷
دورۂ حدیث شریف ۳۷۷
تدریسی خدمات ۳۷۷
تدریس کا دوسرا سال ۳۷۸
تدریس کا تیسرا سال ۳۷۸
جامعہ بہار مدینہ ۳۷۸
جامعہ تبلیغ الاسلام ۳۷۸
جامعہ ام اشرف جمال ۳۷۸
جامعہ سراجیہ فیصل آباد ۳۷۸
جامعہ رضو لاہور ۳۷۸
زینت مسند تدریس علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب
زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان
جوہر، کراچی ۳۷۹
اساتذۂ کرام ۳۷۹
بیعت ۳۸۰
تصانیف ۳۸۰
مرجع العلماء مفتی محمد ریاض احمد قادری بندیالوی صاحب
زید مجدہٗ رحیم یار خان ۳۸۱
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم ۳۸۱
اعلیٰ تعلیم ۳۸۱
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ۳۸۱
اعلیٰ تعلیمی کردار ۳۸۲
دورۂ حدیث ۳۸۲
دورۂ میراث و توقیت ۳۸۲
بیعت ۳۸۲
خویدم خانوادۂ فقیہ العصر حضرت علامہ محمد زمان صاحب
سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ ۳۸۳
قابل رشک خصوصیت ۳۸۳
ہم سبق علماء عظام ۳۸۴
تلامذہ ۳۸۴
پاسبانِ مسلکِ رضا، مناظرِ اسلام علامہ محمد سرفراز خاں
قادری صاحب ڈیرہ اسماعیل خان، صوبہ سرحد ۳۸۵
جائے پیدائش ۳۸۵
والد گرامی ۳۸۵
تعلیمی قابلیت ۳۸۵
ابتدائی تعلیم ۳۸۵
اعلیٰ تعلیم ۳۸۶
دورۂ قرآن ۳۸۶
دورۂ حدیث ۳۸۶
تلامذہ ۳۸۶
بیعت ۳۸۷
تصانیف ۳۸۷
دینی مذہبی خدمات ۳۸۷
جامع البیان شمس الزماں علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد
سعیدی بندیالوی مدظلہ برمنگھم ۳۸۸
دورۂ حدیث ۳۸۸
بیعت و خلافت ۳۸۹
پاکستان میں دینی خدمات ۳۹۰
فاضل ملت علامہ محمد سلطان صاحب زید مجدہٗ مدرس
جامعہ رضویہ مظہر الاسلام ۳۹۱
ابتدائی تعلیم ۳۹۱
تدریسی فرائض ۳۹۱
سلسلۂ بیعت ۳۹۱
سیف الاسلام علامہ محمد سیف اقبال چشتی صاحب
زید مجدہٗ ۳۹۲
ابتدائی تعلیم ۳۹۲
اعلیٰ تعلیم ۳۹۲
اساتذہ ۳۹۲
تلامذہ ۳۹۲
بیعت ۳۹۳
امتیازی خصوصیت ۳۹۳
زینت الفضلاء علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی
زید مجدہٗ ۳۹۴
تاریخ پیدائش ۳۹۴
کریم الفضلاء حضرت علامہ محمد شریف حسنی صاحب
زید مجدہٗ خطیب جامع مسجد مبارک، کراچی ۳۹۶
ابتدائی تعلیم ۳۹۶
سلسلۂ بیعت ۳۹۶
دورۂ حدیث شریف ۳۹۶
تصانیف ۳۹۶
مادر علمی کا فیضان ۳۹۷
قمر الفضلاء علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب
خطیب یو۔کے ۳۹۸
ابتدائی تعلیم ۳۹۸
اساتذہ حفظ و قرأت ۳۹۸
خاندانی پس منظر ۳۹۸
جامعہ بندیال میں مدت قیام ۳۹۸
جامعہ رحمانیہ ۳۹۹
بیعت ۳۹۹
تصنیف ۳۹۹
خاندانی عظمت کا تعارفی پہلو ۳۹۹
مذہبی خدمات ۴۰۰
شیخ الصرف والنحو علامہ محمد شہباز خان رحمۃ اللہ علیہ شیخ الجامعہ
شاہوالہ شریف ۴۰۱
مزار مخزن شفاء ۴۰۱
بیعت ۴۰۲
تلامذہ ۴۰۲
وفات ۴۰۲
مخدوم اہل سنت حضرت علامہ حافظ محمد شاہنواز
سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۳
عہدۂ خطابت و امامت ۴۰۳
سلسلۂ بیعت ۴۰۳

انتقال پُر ملال — ۴۰۳
ناصر الدین علامہ قاری محمد صفدر اعوان صاحب زید
مجدہٗ خطیب راولپنڈی — ۴۰۴
تعلیمی قابلیت کا اجمالی پہلو — ۴۰۴
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم — ۴۰۴
اعلیٰ تعلیم — ۴۰۴
اساتذہ — ۴۰۴
بیعت — ۴۰۵
مذہبی اور دینی خدمات — ۴۰۵
جامع المعقول والمنقول، بدر المعلمین حضرت علامہ
مفتی محمد طیب ارشد صاحب شیخ الجامعۃ الاسلامیہ تھون،
سرائے عالمگیر — ۴۰۶
قابل رشک منظر — ۴۰۶
سلسلۂ بیعت — ۴۰۷
تصانیف — ۴۰۷
تلامذہ — ۴۰۷
فاضل بندیال حضرت علامہ محمد عباس صاحب — ۴۰۸
ابتدائی تعلیم — ۴۰۸
اساتذۂ کرام — ۴۰۸
بحر العلوم شرف اہل سنت علامہ محمد عبد الحکیم
شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس
و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور — ۴۰۹
تاریخ ولادت و ابتدائی تعلیم — ۴۰۹
مظہر الاسلام جامعہ رضویہ — ۴۱۰
جامعہ نظامیہ رضویہ — ۴۱۰
جامعہ مظہریہ امدادیہ — ۴۱۰
تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو — ۴۱۱
جامعہ اسلامیہ چکوال — ۴۱۲
مکتبہ قادریہ کا قیام — ۴۱۲
تلامذہ — ۴۱۳
ازدواجی زندگی — ۴۱۴
علمی جواہر پارے — ۴۱۵
فاضل شہیر، کنز العلماء علامہ محمد عبد الرشید تونسوی
صاحب زید مجدہٗ شیخ الجامعہ، سرگودھا — ۴۱۶
ابتدائی تعلیم — ۴۱۶
جامعہ مظہریہ امدادیہ — ۴۱۶
اساتذہ کرام شرف الملت والدین نور اللہ مرقدہٗ
الشریف — ۴۱۶
عطاء الملت والدین علامہ عطا محمد بندیالوی
رحمۃ اللہ علیہ — ۴۱۶
بیعت — ۴۱۷
انیس اہل سنت فاضل جلیل خطیب الاسلام علامہ محمد
عبد الواحد صاحب زید مجدہٗ — ۴۱۸
ابتدائی تعلیم — ۴۱۸
دورۂ تفسیر — ۴۱۸
دورۂ حدیث — ۴۱۸
قابل رشک خصوصیت — ۴۱۹
بیعت — ۴۱۹
شوکت الاسلام علامہ حافظ محمد فاروق بندیالوی صاحب
ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر، گجرات ۴۲۰
قابل رشک منصب — ۴۲۰
دورۂ حدیث — ۴۲۱
سلسلۂ بیعت — ۴۲۱
تلامذہ — ۴۲۱
منصب و عہدہ — ۴۲۱
تصانیف — ۴۲۱
فاضل جلیل وقایۃ الاسلام علامہ حافظ محمد فرمان صاحب
زید مجدہٗ — ۴۲۲
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم — ۴۲۲
اساتذۂ کرام — ۴۲۲
نصرت اہل سنت صیانۃ الدین علامہ محمد لقمان صاحب
زید مجدہٗ مدرس جامعہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر ۴۲۳
تدریسی خدمات — ۴۲۳
خطابت — ۴۲۳
سلسلۂ بیعت — ۴۲۳
اعلیٰ تعلیم — ۴۲۳
بدر المدرسین لمعۃ الفضلاء علامہ مفتی محمد مسعود احمد چشتی
صاحب شیخ الحدیث جامعہ مظہریہ امدادیہ
بندیال شریف — ۴۲۴
اساتذہ — ۴۲۴
تلامذہ — ۴۲۵
بیعت — ۴۲۵
قابل رشک منصب — ۴۲۵
مشتاق العلوم فاضل شہیر علامہ الحافظ القاری محمد مشتاق
بندیالوی صاحب زید مجدہٗ ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت
کمر مشانی — ۴۲۶
بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم — ۴۲۶
اساتذۂ کرام — ۴۲۶
بیعت — ۴۲۷
دینی اور مذہبی خدمات — ۴۲۷
مفتاح الاسلام فاضل نوجوان علامہ محمد مظفر الدین صاحب
زید مجدہٗ مدرس جامعہ حقانیہ رضویہ، قائد آباد — ۴۲۸
ابتدائی تعلیم — ۴۲۸
دینی تعلیم کا آغاز — ۴۲۸
اساتذۂ کرام — ۴۲۹
دورۂ حدیث شریف — ۴۳۰
تدریسی خدمات — ۴۳۰
تنظیمی خدمات — ۴۳۰
خطابت اور تبلیغ الاسلام — ۴۳۰
مخزن الفضلاء علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی
صاحب دامت فیوضہم صدر مدرس جامعہ مظہریہ
امدادیہ — ۴۳۱
قابل رشک منظر — ۴۳۱
مولد و مسکن — ۴۳۱
بچپن اور لڑکپن کا تعارفی پہلو — ۴۳۱
عصری تعلیم کا اجمالی پہلو — ۴۳۲
قابل رشک خصوصیت — ۴۳۲
حقیقت مسلمہ کا انکار کیوں؟ — ۴۳۲
وصف علم میں مماثلہ — ۴۳۲
راقم الحروف کا مشاہدہ — ۴۳۲
شرف رفاقت کا اجمالی پہلو — ۴۳۲
سلسلۂ بیعت — ۴۳۳
تصانیف — ۴۳۳
تلامذہ — ۴۳۳
اساتذۂ کرام — ۴۳۳

الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ ۴۳۳
تاج العلماء علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب ۴۳۴
رئیس المصنفین علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ۴۳۴
شمس المدرسین علامہ غلام محمد تونسوی صاحب ۔ ۴۳۴
حضرت علامہ مولانا معراج الاسلام صاحب ۔ ۴۳۴
شیخ الاسلام علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری صاحب
زید مجدہٗ سابق خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
لاہور ۴۳۵
تاریخ ولادت ۴۳۵
خاندانی پس منظر ۴۳۵
دورہ حدیث اور خلافت واجازت ۴۳۶
بیعت ۴۳۶
جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف ۴۳۶
خطابت ۴۳۷
خطابت محکمہ اوقاف ۴۳۷
ڈسٹرکٹ خطیب ۴۳۷
سری لنکا میں دینی خدمات ۴۳۸
عرس آفیسر پنجاب ۴۳۸
خطیب جامع مسجد داتا دربار ۴۳۹
صوبائی خطیب ۴۳۹
علمی جواہر پارے ۴۴۰
جامعات میں تدریسی خدمات ۴۴۰
فاضل جلیل ترجمانِ اہل سنت علامہ حافظ محمد ناظر سیالوی
صاحب زید مجدہٗ خطیب مسجد الفلاح کراچی ۔ ۴۴۱
دورہ حدیث شریف ۴۴۱
سلسلہ بیعت ۴۴۲
تنظیم اور تحریک ۴۴۲

فاضل جلیل قاطع البدعت علامہ مفتی محمد یار سیالوی
صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ ۴۴۳
ابتدائی تعلیم ۴۴۳
اعلیٰ تعلیم ۴۴۳
دورہ حدیث ۴۴۴
دورہ قرآن ۴۴۴
تصانیف ۴۴۴
بیعت ۴۴۴
خدمات تدریس ۴۴۴
توقیر الفضلاء علامہ مفتی محمد یعقوب ہزاروی صاحب
صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی ۔ ۴۴۵
دورہ حدیث شریف ۴۴۶
سلسلہ بیعت ۴۴۶
آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب کی تدریسی
خدمات ۴۴۶

﴿باب النون﴾

نجابت الاسلام علامہ حافظ نجابت حسین بندیالوی
صاحب ایم اے ۴۴۷
ابتدائی تعلیم ۴۴۷
میٹرک ۴۴۷
بی اے ۴۴۷
ایم اے ۴۴۷
اعلیٰ تعلیم ۴۴۷
عصری تعلیم ۴۴۸
بیعت ۴۴۸
خاندانی پس منظر ۴۴۸
عہدہ ۴۴۸

مقدمہ

از پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
فاضل درسِ نظامی، فاضل السنۃ شرقیہ، ایم اے علومِ اسلامیہ (گولڈ میڈلسٹ) ناظم اعلیٰ
جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال، اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد، خوشاب

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ در دے بود قیل و قال محمد

ہمارے عظیم اسلاف کے قائم کردہ دینی مدارس عظیم تاریخ کے حامل ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ ''صفہ کا چبوترہ'' دنیا کا پہلا اسلامی مدرسہ تھا جس نے کرۂ ارض پر ایک بے مثال یونیورسٹی کا کام کیا۔ اس یونیورسٹی میں علوم وفنون کے سب شعبے موجود تھے۔

ایک طرف ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اس یونیورسٹی سے حکمرانی کا درس لے رہے تھے۔

تو دوسری طرف عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا اس یونیورسٹی سے قرآن وحدیث کا درس لے رہے تھے۔

تو تیسری طرف معاذ بن جبل، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اس یونیورسٹی سے قانون کا درس لے رہے تھے۔

چوتھی طرف امیر معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سیاست کا درس لے رہے تھے۔

پانچویں طرف بلال حبشی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما تصوف کا درس لے رہے تھے۔

چھٹی طرف خالد بن ولید اور عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما سپہ سالاری کا درس لے رہے تھے۔

غرضیکہ اس صفہ یونیورسٹی میں بیک وقت ہر شعبہ زندگی کے متعلق درس دیا جارہا تھا۔ بلکہ میرا نظریہ تو یہ ہے کہ قیامت تک کسی سائنسی شعبے میں بھی ایسی کوئی ریسرچ نہیں ہوسکتی جس کے متعلق میرے آقا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس صفہ یونیورسٹی میں بیٹھ کر اشارہ نہ فرما چکے ہوں۔

مثلاً کیمسٹری کے شعبے کو لیں میرے آقا چودہ صدیاں پہلے فرما چکے: الناس معادنٌ کمعادن الذھب والفضۃ انسان میں معدنیات ہوتی ہیں جیسے سونا اور چاندی، سینکڑوں سالوں کی ریسرچ کے بعد کیمسٹری دان اس نتیجہ پر پہنچے کہ انسان میں تمام معدنیات پائی جاتی ہیں۔

المجزوم فرارك من الاسد ۔ (کوڑھ والے سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو)۔ علماء حیران رہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں شیر سے تشبیہ کیوں دی؟ لیکن جب خوردبین (ایک نکتہ ۱۰ ہزار گنا بڑا کر کے دکھاتی ہے) ایجاد ہوئی اور کوڑھ کی مرض کے جراثیم کو دیکھا گیا تو اس کی شکل شیر کی طرح تھی۔ قانون کے شعبے کو لیں میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ لاتقض حتی تسمع کلام الآخر دوسرے کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کرو۔

مغرب کے قانون دانوں نے سینکڑوں سالوں کی کوششوں کے بعد آج وہی قانون پیش کیا

No Should be punished unheard

کسی کی بات سنے بغیر سزا نہ دی جائے۔

قانون ہی کے متعلق میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر (گواہ مدعی کے ذمہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے) مغرب کے قانون دان بھی اسی قانون کو آج ماننے پر مجبور ہوئے اور کہنے لگے:

Onus of roof bues uron complainest

ترجمہ: ثبوت کی ذمہ داری مدعی کے ذمہ ہے۔

باقاعدہ مدارس قائم کرنے والوں میں نظام الملک طوسی متوفی ۴۸۵ ہجری اور میر علی شیر نوائی متوفی ۹۰۶ ہجری کے نام سرِ فہرست ہیں۔

ان کے علاوہ بغداد کا جامعہ نظامیہ' نیشاپور' ہرات وغیرہ کے مدارس نمایاں ہیں۔ صرف جامعہ نظامیہ بغداد میں چھ ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم تھے۔ محقق طوسی نے جامعہ نظامیہ بغداد کے لیے دو لاکھ دینار کی رقم وقف کی۔ علامہ ابواسحاق شیرازی اس مدرسہ کے صدر تھے۔ میر علی شیر نوائی نے سینکڑوں مسجدیں اور مدرسے بنوائے۔ بغداد کی مستنصریہ یونیورسٹی تیرہویں صدی عیسوی میں عجائب روزگار میں سے تھی۔ یہ دینی مدارس ظلمتوں کے پہاڑ تھے۔ غزالی' رازی' طبری' خوارزمی' کرخی' زکریا رازی' زہراوی ایسے نامور صاحبانِ علم و فضل علماء کہ جن کا سکہ آج تک اہل یورپ کے دماغوں پر حاوی ہے۔ ان اکابر کی تعلیم کے سامنے آج کی جدید تعلیم کمتر نظر آتی ہے۔ یورپ کی موجودہ سائنسی ترقی مسلمان فضلاء کی رہین منت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں مشائخ کبار اور علماء حق نے بے شمار تعلیمی مراکز قائم کیے۔ بریلی شریف' خیرآباد' رام پور' ٹونک' دہلی' سہارن پور' الہ آباد' لاہور' ملتان' پشاور' بہاولپور جیسے کئی مقامات علم و عرفان کا مرکز رہے ہیں۔ یونہی مشائخ طریقت کی خانقاہیں جیسے تونسہ شریف' سیال شریف' گولڑہ شریف' ملحقہ شریف' بندیال شریف میں قائم شدہ مدارس دینیہ نے گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں دین متین کی اشاعت میں اہم ترین کردار ادا کیا۔ خیرآباد میں آزادی ہند کی تحریک کے عظیم رہنما حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی اور ان کے مدرسہ کا نام تاریخ میں ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ علامہ فضل حق خیرآبادی کے تلمیذ رشید علامہ ہدایت اللہ خان جونپوری ایک معروف زمانہ استاد تھے کہ جن کے تلامذہ میں فقیہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ شامل تھے۔ جنہوں نے کم و بیش بیس سال کا طویل عرصہ ہندوستان کی مختلف درسگاہوں میں پڑھتے پڑھاتے گزارا۔

قرآن و حدیث کے علوم کو دنیاوی علوم کی طرح قیاس کرنا جہالت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذبن اوتو العلم درجات

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: عام مومنین سے اہل علم کے سات سو درجے بلند ہونگے۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ترجمہ: بیشک علماء ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

آقائے دو جہاں ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم

ترجمہ: عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمہارے عام آدمی پر ہے۔

دوسری حدیث:

فضل العالم علی العابد سبعین درجۃ مابین کل درجتین کما بین السماء والارض (مجمع الزوائد۔ ۱/۱۲۶)

ترجمہ: عالم کی عابد پر ستر درجے فضیلت ہے۔ ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ ایسا ہے جیسے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ

تیسری حدیث:

العلماء ورثۃ الانبیاء یحبھم اھل اسماء ویستغفر بھم الحیتان فی

ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اہل آسمان ان سے محبت کرتے ہیں۔ جب وہ وصال کر جائیں تو سمندر کی مچھلیاں ان کے لیے قیامت تک دعائے مغفرت کرتی رہیں گی۔

چوتھی حدیث:

اذا كان يوم القيامة يوزن دم الشهداء بمداد العلماء فيرجح مداد العلماء على دم الشهداء (کنز العمال، ۱۰/۱۲۳)

ترجمہ: روز قیامت شہید کے خون کا علماء کے قلم کی سیاہی کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ علماء کے قلم کی سیاہی کا وزن شہید کے خون سے بڑھ جائے گا۔

پانچویں حدیث:

اول من شفع يوم القيامة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء (کنز العمال ۱۰/۱۵۱)

روز قیامت سب سے پہلے انبیاء کرام شفاعت فرمائیں گے۔ پھر علماء پھر شہداء شفاعت کریں گے۔

چھٹی حدیث:

فقيه واحد اشدُّ على الشيطان من الف عابد (ترمذی)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد کی نسبت زیادہ بھاری ہے۔

ساتویں حدیث:

تدارس العلم ساعة من الليل خير، لك من ان تصلى الف ركعة (ابن ماجہ)

علم کی درس وتدریس رات کی ایک گھڑی میں ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے۔

آٹھویں حدیث:

كن عالماً او متعلماً اور مستمعًا اور محبًا ولا تكن من الخامس تهلك .

ترجمہ: عالم یا طالب علم یا علماء کی باتیں سننے والا یا ان سے محبت کرنے والا بننا پانچواں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

نویں حدیث:

ليس من امتى من لم يجل كبيرنا ويرحم صغيرنا ويعرف لعالمنا حقه

(مجمع الزوائد ۱/۱۲۷)

ترجمہ: جس شخص نے بڑے کا احترام چھوٹے پر رحم اور ہمارے عالم کے حق کو نہ پہچانا وہ میری امت سے نہیں۔

دسویں حدیث:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يستخف بهم الا منافق ذوالشيبة فى الاسلام وذوالعلم و امام مقسط (مجمع الزوائد ۱/۱۲۷)

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: بوڑھا، صاحب علم اور عادل بادشاہ کو سوائے منافق کے کوئی حقیر نہیں سمجھتا۔

☆☆☆☆☆

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کا سنگ بنیاد

فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ریاست ٹونک کے نواب کے مدرسہ میں پڑھا رہے تھے کہ ایک رات خواب میں اشارہ ہوا کہ آپ اپنے علاقے میں جا کر خدمت دین کریں۔ دوسری رات پھر اشارہ ہوا۔ آپ نے توجہ فرمائی تیسری رات سختی سے اشارہ ہوا کہ آپ اپنے علاقے میں چلے جائیں۔ چنانچہ آپ ستر فقہی طلباء کو چھوڑ کر بندیال تشریف لائے۔ یہ وہ دور تھا جب مولوی حسین علی واں بھچروی (استاد مولوی غلام اللہ خان) بندیال کے نزدیک واں بھچراں پر ڈیرہ لگا چکا تھا اور اپنے عقائد باطلہ پھیلانے میں سرگرم عمل تھا۔ شاید مشیت ایزدی کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس علاقہ میں نجدی عقائد پھیلیں۔ اسی لیے اس علاقہ میں عشق مصطفی ﷺ کی شمع جلانے کیلئے دست قدرت نے فقیہ العصر بندیالوی کا انتخاب کیا۔

آپ نے ۱۹۱۰ء میں بندیال میں جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کی بنیاد رکھی اور ۱۹۴۷ء تک خود تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

بہت جلد آپ کی تدریس کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا اور برصغیر تو کیا کابل، غزنی، کاشغر سے بھی تشنگان علوم کشاں کشاں جامعہ مظہریہ آنے لگے۔

اس عرصہ میں علامہ عبدالرحیم کاشغر، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ آف شاہ والا شانی، علامہ عبدالحق پیرزئی رحمۃ اللہ علیہ

ع اٹک علامہ عبدالحق قادری رحمۃ اللہ علیہ آف تاندلیانوالہ علامہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ آف ... ملتان علامہ
محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ آف ماڑی انڈس' علامہ فتح محمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والد ذی وقار پیر طریقت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ جیسی یکتائے روزگار شخصیات نے آپ سے اکتساب علم کیا۔ حضرت فقیہہ العصر ۱۹۴۷ء میں اپنے وصال مبارک تک جامعہ میں تدریس فرماتے رہے۔ آپ کے وصال کے بعد میرے قبلہ والد صاحب نے اس گلشن علم وعرفان کو مرجھانے نہ دیا بلکہ استاذ العلماء علامہ عبدالغفور حفیظ ہاشمی ضلع ہزارہ' استاذ العلماء علامہ حافظ علی محمد' برادر علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ' امام المناطقہ علامہ محمد دین آف بدھو ضلع اٹک' استاذ العلماء علامہ محمد سعید آف ٹمن ملتان ضلع اٹک جیسی مشہور زمانہ شخصیات جامعہ مظہریہ امدادیہ میں زینت مسند تدریس رہیں۔ میرے قبلہ والد صاحب نے بھی ان اساتذہ سے اکتساب علم فرمایا۔ اس کے بعد استاذ العرب والعجم ملک المدرسین علامہ عطا محمد چشتی بندیال تشریف لائے۔ میرے قبلہ والد صاحب ان سے درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔

استاذ الکل تقریباً چالیس سال تک جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تدریس فرماتے رہے۔ شیخ الطریقت والشریعت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب چند سال قبل تک تشنگان علوم کی پیاس بجھاتے رہے۔ ان کے علاوہ علامہ عطا محمد متین (فاضل بندیال) علامہ غلام محمد اختر الحسنی (فاضل بندیال) علامہ دوست محمد (فاضل بندیال) علامہ محمد دین سیالوی (فاضل بندیال)' علامہ محمد طیب ارشد (فاضل بندیال)' علامہ محمد زمان (فاضل بندیال) علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی اور یہ راقم الحروف بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتا رہا ہے۔

فقیہہ العصر علم ومعرفت کا بحرِ بے کراں

فقیہہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی علم اور روحانیت کا بحر بے کراں تھے۔ استاذ الکل علامہ عطا محمد چشتی نے خود مجھے بتایا کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں مدرس تھا اور جب کبھی فقیہہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ کسی مسئلہ کے متعلق استفسار کرتا تو جب آپ پہلی دفعہ تقریر فرماتے تو وہ میری سمجھ سے بالاتر ہوتی اور دوبارہ تقریر فرماتے' وضاحت فرماتے تب میں اس کو سمجھ پاتا اور مولوی یٰسین واں بھچروی جو بعد میں دیوبندی ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ حکیم عبدالرحیم آف میانوالی سے کہا کہ اس وقت پورے برصغیر

ایک دفعہ آپ نے کسی فقہی مسئلہ کے بارے میں فتویٰ لکھا۔ مولوی حسین علی واں بھچروی نے زبانی طور پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا: مولوی حسین علی کو میرے سامنے لاؤ۔ ہندوستان علم کا گھر ہے اور مولوی حسین علی نے وہاں دو سال لگائے ہیں اور فقیر نے بیس سال لگائے ہیں اور سوائے درس وتدریس کے کوئی کام نہیں کیا۔ حکیم الامت علمائے دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے حوالے سے مبہوت ولا یعقل بنا دیا (جس کی تفصیل آگے آپ کے سوانح میں آئے گی)۔ مولوی فضل کریم بندیالوی فاضل دیوبند نے علم الٰہی کے بارے میں ایک سوال کیا جس کا جواب وہ زندگی بھر نہ دے سکے (اس کی تفصیل آگے آپ کے حالات میں آرہی ہے)۔

آپ نے سید الاصفیا سند الاتقیاء مولانا محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چار سال رہ کر تصوف کی اکثر کتب سبقاً پڑھیں اور پیر کامل نے تزکیہ نفس اور صفائے باطن کے لئے بیشمار چلے اور اوراد ووظائف کی مشقت سے گزار کر ولایت کے عظیم مقام پر فائز فرما دیا اور چشتی صابری سلسلہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا:

استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ زمانہ طالبعلمی میں کئی طلباء مجھ سے قابل تھے لیکن فقیہہ العصر بیمار ہوئے۔ چھ ماہ میں آپ کی خدمت کرتا رہا۔ آپ نے ایسی دعا فرمائی کہ میرا خواندہ ناخواندہ برابر ہو گیا اور مدارس کی دنیا میں ہر طرف میرا نام ہے۔ میرے زمانہ طالبعلمی کے قابل ساتھیوں کو اب کوئی پہچانتا ہی نہیں ہے۔ غالباً اقبال نے ایسے کئی مواقع پر کہا ہے

نہ کتابوں سے ہے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

بندیال شہر میں آپ کی یہ کرامت زباں زد خاص وعام ہے اور اس کے عینی شاہد بھی ابھی موجود ہیں کہ ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ جب بیماری کا اثر ظاہر ہو گیا (اور اس کا نہ اس وقت علاج تھا نہ علاج دریافت ہو سکا ہے) تو اس کے گھر والے فقیہہ العصر کی خدمت میں لائے۔ آپ نے سینے سے لگایا' سارے زہر ہی ختم ہو گئے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

جہاں تک آپ کے خلف الرشید استاذ العلماء، تاج الفقہا حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ کی ذات کا تعلق ہے۔ آپ نے علم کی پیاس اپنے والد گرامی فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی صاحب۔ استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، امام المناطقہ علامہ محمد دین آف بدھو ضلع اٹک جیسے نادر روزگار اساتذہ سے بجھائی ہے۔

بلاشبہ آپ کا شمار استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی کے صف اول کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ آپ کی مہارت تدریس اور علم کی وسعت پوچھنی ہو۔

علامہ غلام نبی آف گکھڑ، علامہ علی احمد سندھیلی، شیخ الحدیث علامہ یعقوب ہزاروی، علامہ عبدالرشید چشتی جامعہ رضویہ راولپنڈی جیسے آپ کے قابل فخر شاگردوں سے پوچھی جاسکتی ہے۔

اور جنہوں نے مولوی محمد امیر دیوبندی (فاضل دیوبند) اور مولوی غلام حسین (فاضل دیوبند) جیسے مخالفین کو مناظروں میں شکست فاش دی اور تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی دیوبندی وہابی مناظر نے بندیال میں عقائد اہل سنت پر اٹیک کیا۔ آپ نے اسی وقت اس کو مناظرے کیلئے للکارا تو سوائے فرار کے ان کو کہیں جائے اماں نہ ملی۔

جہاں تک آپ کے خطاب میں رقت اور کیف و مستی کا تعلق ہے۔ میں نے ان آنکھوں سے آپ کے خطاب کے دوران قومی اتحاد کے جلسہ میں قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی کو اشکبار آنکھوں سے داد تحسین دیتے ہوئے دیکھا ہے اور خطبات جمعہ میں بڑے بڑے عادی مجرموں کو گریہ وزاری کی کیفیت میں توبہ کرتے دیکھا ہے۔

جہاں تک آپ کے روحانی مقام کا تعلق ہے۔ فقیہ العصر سید الاتقیا کی گود میں پرورش پانا اور ان کے زیر تربیت رہنا ہی تکمیل روحانیت کیلئے کافی تھا۔

چنانچہ جب آپ شیخ طریقت غلام محی الدین المعروف قبلہ بابوجی گولڑوی کی خدمت میں بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو قبلہ بابوجی گولڑوی نے آپ کو روحانی طور پر اتنا کامل پایا کہ تین دن ٹھہرا کر خصوصی توجہ فرما کر بیعت بھی فرمایا اور خرقۂ خلافت سے بھی سرفراز فرمادیا۔

اور یہ انتہائی قابل توجہ بات ہے حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے علماء و مشائخ کے اصرار کے باوجود بھی۔ آپ نے کسی ایک کو بھی خلافت عطا نہیں فرمائی۔ آپ کے تمام متعلقین و تلامذہ اس بات کا برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جو بات بھی

سید الاتقیاء فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی اور امیر شریعت شہباز طریقت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی جیسے علماء ربانیین اور اولیائے کاملین کے خلوص، للّٰہیت اور محنت و جانفشانی کا ثمرہ ہے کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کا چرچا پوری دنیا میں ہے۔ جب بھی کسی محفل میں کسی عالم کے ساتھ فاضل بندیال کا لقب آتا ہے اہل علم سر جھکا دیتے ہیں اور جامعہ بندیال کا فارغ التحصیل ہونا ہی قابلیت کیلئے عظیم سرٹیفکیٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ بات بھی قابل غور دونوں عظیم علمی روحانی شخصیات یعنی حضرت قبلہ فقیہ العصر اور حضرت قبلہ تاج الفقہاء نے اپنی محدود زرعی زمین کی آمدن پر زندگی بھر گزر بسر کی اور مدرسہ سے ایک پائی بھی بطور تنخواہ معاوضہ وصول نہ کی۔

یہ انہی بزرگ ہستیوں کی دعائے نیم شبی کا نتیجہ ہے کہ اہل سنت کے مدارس تو بے شمار ہیں لیکن جو فیضان جامعہ بندیال کا ہے کسی اور کا نہیں ہے۔

اور شاید ہی اہل سنت کا کوئی مدرسہ ہو جس میں بلاواسطہ یا بالواسطہ جامعہ بندیال کا فیض یافتہ مدرس کے طور پر تدریس نہ کر رہا ہو۔

اور تاریخ شاہد ہے کہ اس جامعہ سے ہر فارغ ہونے والا ماہر فن استاد بن کر نکلا......

جامعہ کے چند مخلص معاونین

قصبہ بندیال میں ایک قوم ''بندیال'' آباد ہے جو بہت بڑے زمیندار اور علاقے میں سردار ہیں۔ ان کا اس علاقے میں اپنا ایک سیاسی اور سماجی مقام ہے جو ابتداء ہی سے بڑے دیندار اور باشرع رہے ہیں۔ ملک حاجی خان محمد بندیال مرحوم نے مدرسہ کیلئے اراضی بطور عطیہ دی اور مسجد کی توسیع کیلئے بھی زمین انہوں نے ہی دی اور اس وقت مسجد مدرسہ کا بجلی کا بل انہوں نے اپنی طرف سے دینا شروع کیا جو ان کے صالح اور دیندار بیٹے حاجی ملک محمد مظفر بندیال آج تک اسی طرح دیتے چلے آرہے ہیں۔

حاجی ملک عالم شیر بندیال مرحوم پوری زندگی مدرسہ کی مستقل طور پر مالی معاونت فرماتے رہے۔ سالانہ جلوس میلاد النبی ﷺ ہوتا یا کوئی سنی کانفرنس یا بد مذہبوں سے کوئی بھی اختلاف کا موقع ہوتا حاجی عالمشیر صاحب بندیال ہر جگہ صف اول میں شامل رہے اور جامعہ کی منتظمہ کمیٹی کے تاحیات ممبر رہے۔ پھر ملک فتح شیر بندیال مرحوم (والد مرحوم ملک فاروق بندیال) مسجد اور جامعہ کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ رافضیوں سے اختلاف کا موقع ہوتا یا خارجیوں سے

جھگڑا ان کی پوری طاقت وصلاحیت اہل سنت کی پشت پر رہی۔ اب ان کے لخت جگر حاجی ملک فاروق بندیال ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علماء و مشائخ کے عقیدت مند اور دین کے سچے سپاہی ہیں۔ ملک الٰہی بخش بندیال مرحوم ساری زندگی خارجیوں سے برسر پیکار رہے۔ ملک احمد نواز بندیال مرحوم کا یہ کارنامہ تو سنہری حروف سے تاریخ میں لکھا جائے گا کہ جب ایک گستاخ مولوی نے سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات شروع کیے تو بھرے مجمع میں جا کر زبردستی خطاب بند کرا دیا۔ کسی وڈیرے کو بھی انہیں روکنے کی جرات نہ ہوئی۔ ملک الٰہی بخش بندیال مرحوم اور ملک فضل رحمٰن بندیال مرحوم درس حدیث میں باقاعدہ سماعت کیا کرتے تھے۔

بفضلہ تعالیٰ قبلہ فقیہہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کا لگایا ہوا یہ گلشن ویران نہیں ہوا بلکہ پہلے کہیں سے زیادہ بہاریں موجود ہیں۔

اس وقت یہاں علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی، علامہ مفتی حسین علی، علامہ مفتی محمد سیف اللہ گولڑوی، علامہ قاری صاحبزادہ محمد اسرار الحق بندیالوی، علامہ سیف اقبال چشتی جیسے قابل اساتذہ مصروف تدریس ہیں۔ اس وقت تنظیم المدارس کا مکمل سلیبس یعنی دورہ حدیث شریف تک پڑھایا جا رہا ہے۔ اسی سال سے تخصص فی الفقہ دو سالہ کورس بھی شروع کرا دیا گیا ہے۔ گیارہ شعبان سے اس سال دورہ تفسیر بھی باقاعدہ طور پر شروع ہو رہا ہے۔ شعبہ حفظ میں تین جید قاری مصروف تدریس ہیں پرائمری سے بی اے تک سکول کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کمپیوٹر کے ابتدائی کورسز بھی کروائے جا رہے ہیں۔

جامعہ مظہریہ کے تمام فضلا کے حالات زندگی وخدمات کا احاطہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ یہ تقریباً ایک صدی کا قصہ ہے۔ تاہم جامعہ کے چند اہم فضلاء کا مختصر تعارف جامعہ کے ایک عظیم فاضل علامہ غلام محمد بندیالوی شرقپوری نے اپنی کئی سالوں کی محنت اور ملک کے دور دراز علاقوں کے طویل سفر کے بعد مرتب فرمایا ہے۔

یہ تذکرہ گم گشتگان راہ کیلئے ذریعہ ہدایت اور تحقیق کام کرنے والوں کیلئے تاریخ وادب کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اس تذکرہ میں سوانح ہے اور علمی نکات ہیں۔ مقتدایان قوم کیلئے خراج تحسین ہے۔ شیریں زباں اور دلنشیں اسلوب سے فاضل محترم نے اس تذکرہ فضلائے بندیال میں قوس وقزح کے ایسے حسین رنگ بھرے ہیں کہ پڑھنے والا کسی وجہ سے بور نہیں ہوتا۔ فاضل محترم علامہ غلام محمد شرقپوری محتاج تعارف نہیں۔ میں انہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ملک

[illegible]

محقق واقع ہوئے تھے اور درس نظامی کی کتب بڑی محنت وجانفشانی سے پڑھیں۔ اب یہ ہیرا جس جانب سے دیکھا جائے شعاعیں بکھیر رہا ہے۔ میدان تدریس ہو یا اقلیم تصنیف ہو یا آسمان خطابت ہو آپ ایک نیر تاباں کی مثل ہیں۔

آپ جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں اپنی مہارت تدریس کا لوہا منوا چکے ہیں۔ درجن کے قریب تحقیقی کتب لکھ کر اپنے ہمعصر فضلاء سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ انہوں نے اتنا مضبوط تذکرہ لکھ کر تمام فضلائے بندیال کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ سب فضلاء پر عائد ایک قرض کو بھی چکا دیا ہے۔ اپنی مادر علمی اور اساتذہ سے جتنی محبت وعقیدت انہیں ہے شائد کسی اور کو ہو۔ اس وقت آپ مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ میں پڑھا رہے ہیں۔ جمعہ جامع مسجد الحق شیڈ لاہور میں پڑھا رہے ہیں۔ میں محکمہ تعلیم کے ارباب بست وکشاد سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوں کہ بجائے تحریک پاکستان کے مخالفین کانگریسی ملاؤں کے تذکرہ کے ان علماء حق کے تذکار کو نصاب میں شامل کیا جائے جنہوں نے دو قومی نظریہ کی ترویج واشاعت کی اور تحریک پاکستان کی زبردست سپورٹ کی۔ شاید کوئی مادیت پرست یہ اعتراض کرے کہ اسی تذکرہ کے مرتب کرنے کا کیا فائدہ؟ تو میں ضرور کہوں گا کہ اپنے عظیم اسلاف کا ذکر کرنا قرآن کا طریقہ اور سرکار دو عالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ کتاب وسنت نے جہاں احکام کو بیان کیا وہاں ان احکام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہستیوں کو بھی پیش کیا ہے تاکہ عمل کرنے والوں کیلئے آسانی ہو......

اس دور میں ضرورت اس امر کی ہے ان علماء حق کی سیرت سے نوجوان نسل کو روشناس کرایا جائے جو خودکش بمبار تیار نہیں کرتے رہے یا قوم مسلم کے نوخیز نونہالوں پر Brain Washing کر کے مصنوعی جنت کے خواب دکھا کر مسلمانوں کے قتل عام پر آمادہ نہیں کرتے رہے بلکہ جو بے راہ روی اور بدمستی کے طوفانوں میں روایات اسلاف پر چٹان کی طرح ثابت قدم رہے۔ جہالت کی وادیوں میں علم وحکمت کی قندیلیں روشن کیں۔ اسلام کی ہدایات سے ملت کی آبیاری کی۔ انہی کے کردار کی روشنی میں موجودہ ابتر حالات کو درست کیا جا سکتا ہے۔

خاکپائے علماء حق

محمد ظفر الحق بندیالوی

۲۱۔۷۔۲۰۱۰

الاهداء

اسفل الناس واحقر العباد اپنی اس سعی زہید اور ہمت ضئیلہ کو کہف الفقراء ملاذ الغرباء ومحسن الامراء رأس الاتقیاء زینت الاولیاء عین الصلحاء بدر البلغاء فرید الفصحاء شمس الحکماء محب الطلباء سراج الفقہاء ضیاء الادباء نجم الشرفاء مرجع العلماء نزہت العرفاء عضد الدولۃ الاسلامیہ قمر الملۃ الباہرہ' تاج الانام مفخر الاسلام' امام لواصلین' افضل العالمین' سند الکاملین' حجۃ المحققین سید المدققین' شیخ المسلمین' قائد المعلمین' زینت العابدین' راحۃ العاشقین' عین السالکین۔

جامع المعقول والمنقول' مخزن العلوم والفنون' معدن الحقائق والدقائق' بحر الشریعۃ النبویہ حامی الشریعۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دائما ابداً' کاشف الاسرار والرموز' گلستان الشریعۃ الاسلامیہ' قامع البدعت والضلالۃ' الداعی الی العلم والعمل ومعین الطریقۃ والحقیقۃ' صاحب الہیبت والصولت' ناصر العلوم الظاہریہ والباطنیہ ہدوء العینین وقرۃ الغین۔

دافع الکروب' رافع الغیوب' ملمع الجیوب' بحر بحور العلوم بدر بدور الفنون مرکز المعقولات والمنقولات' منبع الجود والعطاء' پیر طریقت رہبر شریعت استاد العلماء الاستاذ المطلق فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف بانی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف تحصیل وضلع خوشاب کی طرف منسوب کرنے سے مسرت وبہجت حاصل کر رہا ہوں۔

جن کے لیل ونہار کے مجاہدات علمیہ اور ریاضات عملیہ' خدمات دینیہ' مذہبیہ اور روحانیہ نے نسل آدم کی غیر محصور ذوات کو ظلمات جہل سے نکال کر لمعات وتنورات علم پر اور صفۂ تصورات سے منصۂ تصدیقات پر فائز کر دیا اور ان کے آسمان علم کے آفتاب مہتاب نے غیر محدود نفوس کے اجنان اور اذہان کو ضیاء وجلاء بخش کر زیور خلوص سے آراستہ کر کے فلوس سے بھی مستغنی کر دیا۔

اور جن کے آسمان علوم کے نجوم کی ضیاء پاشیاں علوم وفنون کے شاہراہوں کو روشن کر رہی ہیں اور نہ جانے ان کے علوم وہبیہ اور کسبیہ سے کس قدر نفوس عالیہ' متوسطہ اور سافلہ مستفیض ہو کر علماء احبار اور فضلاء اخیار کے مرتبہ علیہ پر فائز ہو کر امت مصطفویہ کیلئے علوم اسلامیہ کی خیرات تقسیم کر رہے ہیں اور جن کے گلستان شریعت کے تروتازہ اور مہکتے ہوئے گلدستے جن پر کسی وقت بھی موسم خزاں کا گزر نہیں ہے بلکہ ان گلدستوں کو موسم خزاں سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ علوم وفنون کے ان گلدستوں کی خوشبوؤں سے ہر سو امت مسلمہ کے انظار وافکار اور اذہان واجنان کو معطر کرتے رہیں گے اور جن کی شب وروز کی عرق ریز محنتوں اور دل آویز شفقتوں اور محبتوں نے

[illegible]

احسان یہ فرمایا کہ انہیں "عطا" ہی عطا کر دیا جن کے آفتاب علوم وفنون کی کرنیں عالم اسلام کے غیر محصور افراد اور ہر ذرہ کو منور کرتی رہیں گی۔

اور جن کی آغوش علمی اور روحانی کے پروردہ امام المناطقہ استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف اور امام الفضلاء محقق العرب والعجم تاج الفقہاء امیر شریعت رہبر طریقت حضرت قبلہ علامہ صاحبزادہ محمد عبد الحق صاحب وغیرہ زید مجدہم جیسی شہرت یافتہ شخصیات ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

بندۂ مستضعف اور مستفیض امید رکھتا ہے کہ آپ اسے شرف قبولیت فرمائیں گے۔

اگر قبول افتد زہے عز وشرف

غبار راہ فقیہ العصر

العبد الضعیف المفتی

غلام محمد بندیالوی شرقپوری عفاعنہ

20-5-2010

الکلمة الاولیٰ

عالم اسلام کی عظیم دینی اور مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ محتاج تعارف نہیں ہے۔ ایک صدی بیت رہی ہے۔ علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ مدارس اسلامیہ میں اعلیٰ معیار منفرد تعلیم اور بے مثل کردار میں اپنا لوہا منوا چکا ہے۔ علوم عربیہ کے اس شاہین کو اپنی لیاقت اور قابلیت پر ناز ہے۔

راقم الحروف بھی خویدم فضلاء بندیال ہے۔ عرصۂ دراز سے ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ جامعہ بندیال کے فضلاء اور جامعہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جائے مگر اس کام عظیم میں قدم رکھنا مجھ جیسے حقیر پر تقصیر کا کام نہیں تھا۔ مجھے اپنے ضعف اور عجز کا جزم ویقین تھا۔ اس حالت نوعیہ کے پیش نظر قضایا معقولہ کے شموس بازغہ کے تنورات اور لمعات آسمان علم کی طرف اٹھتے اور قضایا ملفوظہ میں متشکل ہونے سے پہلے پہلے ذہن ان کی صور معنویہ سے منقش ہو جاتا۔ بالآخر ضعف اور عجز کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی خصوصی عنایت اور رحمت کی امید پر میدان عمل میں نکل آیا اور ذہن کے زوایا مخفیہ میں مطالب عجیبہ اور معانی انیقہ کے ذخائر موجود تھے انہیں قلم و قرطاس کے حوالہ کرنے کے لئے جدوجہد شروع کر دی "تذکرہ فضلاء بندیال" کو منظر عام پر لانے سے بندہ ناچیز کو جس قدر دشوار مراحل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اسے احاطہ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ قدم قدم پر موانع ترقی پذیر تھے۔ اندرون ملک و بیرون ملک کے فضلاء بندیال کے حالات زندگی جمع کرنے میں پر کٹھن منازل سے گزرنا پڑا۔ انہیں فراموش نہیں کیا جا سکتا میرے اس طویل و عریض سفر میں جن شخصیات نے میری ہر طرح سے معاونت کی اور مجھے مفید مشوروں سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کا شکریہ ادا کرنا مجھ ناکارہ پر فرض بھی ہے اور قرض بھی ہے۔ اولین شکریہ میں اپنے مربی اور مشفق استاذی الکرم استاذ الاساتذہ تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کا ادا کرتا ہوں کہ آپ کے مفید مشوروں اور انتہائی شفقتوں نے میرے عزائم میں استحکام بخشا۔

حقیر پر تقصیر اسفل الناس جب اپنے مربی و مشفقی واستاذی وشیخی محقق العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی پابوسی کیلئے آستانہ عالیہ بندیال شریف حاضر ہوتا تو آپ مجھے محبت بھرے الفاظ میں فرماتے کہ تمہاری کتاب کہاں تک پہنچی ہے تو بندہ حقیر پر تقصیر آپ کی خدمت میں عرض کرتا کہ عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔ پھر آپ فرماتے کہ اس کتاب کا تحریر کرنا اور منظر عام پر لانا مشکل کام ہے۔ میں عرض کرتا کہ حضور آپ دعا فرمائیں گے تو

نااہل اور ناکارہ تذکرہ فضلاء بندیال کو منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی زید مجدہ کے ارشاد پر تذکرہ فضلاء بندیال ترتیب دیا گیا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنا بھی میرے لیے انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ آپ نے میرے لیے اس قدر کوشش فرمائی کہ جس قدر فضلاء بندیال کے حالات جمع کرنے میں موانع ترقی پذیر تھے سب کے سب مندفع ہو گئے۔ قدم قدم پر میرے لیے مدد و معاون ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ظل عطوفت کو ہم پر قائم اور دائم رکھے اور حیات خضری سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

فصیح اللسان بلیغ البیان خطیب الاسلام حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد انوار الحق مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنے کے بغیر بھی میں رہ نہیں سکتا۔ انہوں نے تذکرہ فضلاء بندیال کے جمیع مسائل مشکلہ کا حل نہایت ذمہ داری اور حسن اسلوب کے ساتھ فرما کر بندہ ناچیز کے افکار و انظار کو نضارت بخشی۔ میں رہتی دنیا تک ان کا احسان نہیں چکا سکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

اعتراف حقیقت

راقم الحروف معترف ہے جبکہ یہ حقیقت مسلمہ بھی ہے کہ بندہ ناکارہ اسفل الناس فضلاء و بندیال میں سے علم و عمل میں کمتر ہے اور مجھے اپنے ہم سبق فضلاء بندیال میں کوئی مقام نہیں ہے ان کے علم کے سامنے میرے علم کی حیثیت اس طرح ہے جس طرح سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ فضلاء بندیال میدان فطانت اور ذکاوت میں مجھ پر فوقیت رکھتے ہیں اور میرے سر کے تاج ہیں اور میرے لیے تسکین الجنان ہیں وعلیہ التکلان۔

تحدیث نعمت

اللہ الرحمٰن وعلیہ التکلان کی توفیق سے "تذکرہ فضلاء بندیال" تحریر کرنے کا موقع میسر ہوا اور قضایا معقولہ کو نقوش صافیہ سے متشکل کر کے صفۂ قرطاس کو منقش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ شرف مذکور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور عطایا نبویہ میں سے ہے اور اساتذہ کی خصوصی دعاؤں اور ان کی قطار راہ کا صدقہ ہے ورنہ آنم کہ من دانم۔ خصوصاً استاذ الاساتذہ محقق العصر فصیح اللسان بلیغ البیان جامع المعقول والمنقول تاج الفقہا بدر العلماء عین البلغاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی دام فیوضہ العالیہ کی مستجاب دعاؤں کے طفیل ناقص العقل والفہم خدمت دین کے قابل ہوا۔

فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

عالم اسلام کے جامعات کا منفرد اور جامع الصفات جامعہ

اہل سنت وجماعت کے تمام جامعات شریعت مصطفویہ کی ترویج واشاعت اور علوم اسلامیہ کی خدمت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے مگر مادر علمی عالم اسلام کی دینی اور مرکزی درسگاہ ''جامعہ مظہریہ امدادیہ'' جامعۃ الجامعات اور جامع الصفات جامعہ ہے اور عالم اسلام میں بعض خواص کی وجہ سے منفرد اور ممتاز ہو چکا ہے۔ ذیل میں ہم ناظرین کی خدمت بعض خواص ضبط تحریر میں لاتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

الخاصة الاولیٰ

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف علوم وفنون کی خدمات میں عالم اسلام کے جامعات میں وحید اور فرید نظر آتا ہے جس کی وجہ سے جامعات کے اساتذہ، ناظمین اور شیوخ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

الخاصة الثانیه

ملت اسلامیہ کی دینی اور مذہبی خدمات کیلئے کثیر تعداد میں مدرسین، مفتیان دین متین اور شیوخ الحدیث مہیا کرنے میں عالم اسلام کے جامعات سے کوسوں آگے نکل چکا ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

الخاصة الثالثه

فنی اور معقولی اساتذہ کی بہتات میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

الخاصة الرابعه

دیگر جامعات کی صورت حاضرہ یہ ہے اسباق کی تدریس کیلئے ٹائم مقرر کر دیا ہے۔ ٹائم مکمل ہونے پر اساتذہ سبق چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ درس مکمل ہو یا نہ ہو نصف سطر کا مفہوم بیان ہو چکا ہو اور نصف باقی رہتی ہو اور نصف جملہ کا مفہوم بیان ہو چکا اور نصف باقی ماندہ ہو کلاس فارغ ہو کر دوسرے استاذ کے پاس چلی جاتی ہے مگر جامعہ مظہریہ امدادیہ کے اساتذہ شب وروز اور لیل ونہار علوم وفنون کی تعلیم میں مستغرق رہنے کو مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہنوز جامعہ اسی حالت سابقہ اور صورت نوعیہ پر اسلاف اور اخلاف کی علمی وراثت کو نئی نسل تک منتقل کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ راقم الحروف کو زمانہ ماضی کا وقت یاد آ رہا ہے اور ذہن اور عقل کیفیت انجلائیہ سابقہ

[illegible]
مطلق استاذی وسندی وسیدی علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نوراللہ مرقدہ الشریف نے ارشاد فرمایا روزانہ بحسب المعمول ایک بجے تک اسباق پڑھنے کے بعد نماز ظہر کے بعد بھی اسباق پڑھاتے ہیں فضلاء بندیال نے وقت مقررہ پر آ کر اسباق پڑھے اور استاذی وسندی حسب سابق پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور استغراق کے ساتھ اسباق پڑھائے۔ پھر ارشاد ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد اسباق پڑھتے ہیں طلباء کرام نے وقت مقررہ پر آ کر اسباق پڑھے اور استاذی المکرم نے حسب سابق پہلے سے بھی کتاب کے مخفی گوشوں اور زوایا مکتومہ پر زیادہ تحقیق اور تدقیق کے ساتھ سیر حاصل بحث کی کہ کوئی عقدہ اور دقیقہ ایسا نہ رہا جو منکشف نہ ہو گیا ہو۔ پھر ارشاد ہوا کہ علی الصبح تین بجے اسباق پڑھتے ہیں فضلاء کرام وقت مقررہ پر آ کر اسباق پڑھے۔ سیدی وسندی واستاذی المکرم نے کتاب کی اس قدر شرح وبسط کے ساتھ تقریر فرمائی اور اس قدر شرح صدر ہوا کہ کتاب کے تمام مقامات مشکلہ حل فرما دیئے۔

اقول

خلاصۃ المرام یہ ہے کہ مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات استاذ الاساتذۃ الاستاذ المطلق حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی نوراللہ مرقدہ الشریف کی طبع شریف میں جود وعطاء کی بہتات ہو جاتی تو آپ شب وروز میں چار مرتبہ طلباء کو تعلیم دیتے۔ مرتبہ اولیٰ صبح 8 بجے تا 1 بجے مرتبہ ثانیہ ظہر کے بعد مرتبہ ثالثہ عشاء کے بعد مرتبہ رابعہ صبح تین بجے۔

ان قضایا مذکورہ میں نظر وفکر کرنے کے بعد نتیجہ یہ اخذ ہوا۔

(۱) استاذی وسندی وسیدی علامہ عطا محمد بندیالوی نوراللہ مرقدہ الشریف کا لیل ونہار میں چار مرتبہ جان نثاری اور دیانتداری سے طلباء کو علوم اسلامیہ کی تعلیم دینا (۲) شیخ المعقول والمنقول نوراللہ مرقدہ الشریف کا لیل ونہار میں چار مرتبہ اسباق کا مطالعہ کر کے پڑھانا اور ہر مرتبہ نئے انداز اور بحر تحقیق وتدقیق کے سمندر میں غواصی کر کے پڑھانا (۳) ہر مرتبہ نئے جذبے اور اخلاص کے ساتھ تدریس فرمانا (۴) اپنے آرام وطعام اور اوراد ووظائف کو طلباء پر ایثار فرمانا بلکہ تدریس کو ہی ورد اور وظیفہ بنا لینا مندرجہ بالا نتائج ماخوذہ سے تصریح ہو گئی ہے کہ عطاء الملت والدین علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نوراللہ مرقدہ الشریف کی شب وروز کی تعلیم وتربیت اور فقید المثال محبت اور شفقت فقط عطایا نبویہ سے ہے اور وہبی اور خصوصی قوت کا نتیجہ ہے۔

(۱) ساٹھ سالہ علوم اسلامیہ کی خدمات (۲) تعلیم و تربیت کیلئے طویل و عریض سفری صعوبتیں (۳) اسلام کی نشرواشاعت بہجۃ الاسلام اور تنویر المرام کی خاطر قربانیاں (۴) ملت اسلامیہ اور شریعت مصطفویہ کے ترویج واشاعت کیلئے مصنفین، مفسرین، مقررین، مدرسین، محققین، مدققین، مفتیان دین متین شیوخ القرآن والحدیث، شیوخ الشریعۃ والطریقۃ تیار کرنے میں عالم اسلام کے جامعات سے فوقیت حاصل کر جانا مندرجہ بالا عطایا نبویہ اور مواہب لدنیہ کا ظہور فقیہ العصر فرید الدہر امام المعقول والمنقول علامہ یار محمد بندیالو قدس سرہ کی عطا اور دعا ہے۔ بس اور بس بلکہ فقیہ العصر نور اللہ مرقدہ الشریف کی دعا وعطاء نے سیدی وسندی واستاذی میرے آقا عطا محمدؒ کو سرتاپا عطا بنا دیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

راقم الحروف کا وجدانی موقف

مذکورہ بالا نقوش سے میرا وجدان میرے قلم پر حکومت کرتے ہوئے نقوش کے فرائد اور جواہر سے قرطاس کو منقش اور مزین کرنے پر مجبور ہوگیا۔ نقوش فریدیہ اور جوہریہ کا ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام العلم والحکمۃ علامہ یار محمد بندیالوی قدس سرہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے یار محمد!'' دنیا سے میرے لیے کیا لائے ہو جبکہ تمام عمر و ہمہ وقت دین متین کی ترویج واشاعت میں صرف کر دیا تو علامہ یار محمد بندیالوی قدس سرہ اپنے تلمیذ رشید کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیں گے۔

استاذی وسیدی وسندی حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی زید مجدہ فرمایا کرتے ہیں۔ مجھے جو کچھ عظمت مرتبہ میسر ہے یہ سب کچھ میرے والد گرامی کی دعا کا صدقہ ہے۔ الغرض راقم الحروف اگر تحدیث نعمت کیلئے یہ بھی کہہ دے مادر علمی عالم اسلام کی مرکزی اور دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ نے ملت اسلامیہ کیلئے جس کثیر تعداد میں مدرسین، محققین، مدققین، مفتیان شرع متین، شیوخ الحدیث والقرآن شیوخ الشریعۃ والطریقۃ کا ہدیہ پیش کیا ہے۔ عالم اسلام کے دیگر جامعات میں ایسی نظیر اور مثیل ممتنع ہے، تو کوئی مضائقہ اور حرج نہ ہوگا۔ قارئین کرام اگر جامعہ کی دینی اور مذہبی خدمات اور مدرسین کی بہتات کا مشاہدہ فرمانا چاہیں تو ان کیلئے ''تذکرہ فضلاء بندیال'' کا مطالعہ ہی کافی اور وافی ہوگا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔

منعم حقیقی کی عطا کردہ نعمتوں اور مصور حقیقی کی صور محسوسہ اور غیر محسوسہ میں اس قدر عجائب اور لطائف مضمر ہیں کہ عقول کے زوایا مکتومہ اور اذہان کے مناہج مختفیہ میں متصور ہونا ممتنع ہیں۔

حکیم مطلق کی حکمت متقاضیہ ہے کہ وہ اپنے عباد مکرمون کے فیضان کو تا ساعت زیور بقاء سے آراستہ رکھے۔ اسی چشمۂ فیضان کو جاری رکھنے کیلئے بندیال شریف کی ارض مقدسہ میں اپنے عبد خاص کا انتظام فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم وعمیم فرمایا جنہیں عوام وخواص امام المعقول والمنقول فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ حصول علم کیلئے رخت سفر باندھ کر ہندوستان میں تشریف لائے اور مختلف جامعات میں داخلہ لیا اور وقت کے مشاہیر اساتذہ اور مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور علم شریعت وطریقت کی تکمیل فرمانے کے بعد واپس وطن بندیال شریف میں تشریف لائے اور اسی علاقہ کی حالت موجودہ یہ تھی کہ وہ دیابنہ اور وہابیہ کے مرکز قائم ہو چکے تھے اور گستاخ رسول گھر گھر میں گستاخی رسول کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں تھے جن کی وجہ سے سادہ مسلمانوں کے جنان سے ایمان سلب کیا جا رہا تھا اور زبان سے گستاخی رسول کو عام کیا جا رہا تھا۔ اس علم وحکمت کے آفتاب مہتاب کے قدوم میمنت سے سرزمین بندیال کے سنگریزے متبرک ہوگئے اور ان کے بحر علم وطریقت سے غیر محصور افراد سافلہ فیضیاب ہوگئے۔ محاسن اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح قلم وکلام سے ضیاء وجلاء انہی کی وجہ سے ہوئی۔

المختصر اقبال کے اقوال کی معراج انہی علماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جن کا منتہی الانظار والافکار دین متین کی ترویج واشاعت ہوا کرتا ہے۔

حضرت قبلہ فقیہ العصر کے گلستان علیہ کے گلدستے ملک کے اطراف واکناف میں مہکتے رہیں گے اور اپنی علمی اور روحانی خوشبو سے عوام وخواص کے اذہان اور اجنان کو معطر کرتے رہیں گے۔

جامعہ بندیال عالم اسلام کے جامعات کا مرجع ہے اور جامعہ کے فضلاء جزماً آسمان ایقان اتقان و تکلان اور میزان کے شموس بازغہ ہیں اور ثغور اسلامیہ کے عسکریہ اور علوم عقلیہ ونقلیہ کے شاہین ہیں ایوان ملاحظۃ المعقول لتحصیل المجهول کے خلوت نشین ہیں۔

اسی چشمہ علم وحکمت کو جاری رکھنے کیلئے قادر مطلق نے حضرت قبلہ فقیہ العصر کے تلمیذ خاص

[illegible] استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی [illegible] کا انتخاب فرمایا اور آپ نے اپنے مربی اور مشفق استاذ کی مسند پر فائز ہو کر اس قدر انتھک محنت فرمائی اور شب و روز اپنے آرام و راحت کو طلباء کی تعلیم و تربیت کیلئے نثار فرمایا۔ اس نثار اور خلوص کا یہ ثمرہ مرتب ہوا کہ گلستان علم و حکمت کے مرجھائے ہوئے گلہا میں بہار آ گئی۔ تشنگانِ علوم اسلامیہ جامعہ بندیال میں جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔

علوم عقلیہ ونقلیہ کے متلاشی ہر عمیق اور سحیق شاہراؤں سے جامعہ بندیال میں آنے کو اپنے سفر کی معراج سمجھتے تھے۔

الغرض! جامعہ بندیال عالم اسلام کے جامعات کا مرجع بن گیا۔

حکیم مطلق نے قبلہ فقیہ العصر کے فیضان کو جاری اور ساری رکھنے کیلئے تاج الفقہاء بدر العلماء محقق ابن محقق حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی زینت آستانہ عالیہ بندیال شریف کا انتخاب فرمایا۔ قادر قیوم نے حضرت قبلہ تاج الفقہا میں متعدد خصائل حمیدہ اور اوصاف محمودہ پنہاں اور مضمر فرما دی ہیں۔ آپ بیک وقت شیخ الجامع، شیخ العلوم العقلیہ والنقلیہ بھی ہیں اور شیخ طریقت بھی ہیں۔ تاج الفقہاء نے اپنے اساتذہ کے علوم کی فیض رسانی میں کوئی کمی باقی نہ چھوڑی۔ الغرض! آج بھی جامعہ بندیال عالم اسلام میں علوم طریقۃ وشریعۃ کی خیرات بانٹنے میں منفرد کردار ادا کرنے میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ اللہ قدوس کی جناب میں دعا ہے کہ اس گلستان فقیہ العصر میں سدا بہار رہے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین۔

تاج الفقہاء استاذ الاساتذہ محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں تمام ذمہ داریاں محقق الاسلام محقق ابن محقق صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی کے سپرد کر دیں۔ قبلہ پروفیسر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر جوہر استعداد سے نوازا ہوا ہے کہ وہ بیک وقت تمام شعبہ جات کا انتظام فرما رہے ہیں۔ ناظم تعلیمات بھی ہیں اور ناظم جامعہ بھی ہیں۔ الغرض! تمام امور انتظامیہ خارجیہ داخلیہ کو نہایت عمدگی کے ساتھ پورا فرما رہے ہیں۔ جامعہ کی نظامت کے ساتھ ساتھ ملک کے اطراف واکناف میں تبلیغ اسلام کیلئے تشریف لے جاتے ہیں جبکہ روزمرہ کالج میں بھی پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ جامعہ بندیال پہلے سے امور انتظامیہ کے لحاظ سے اور معیار تعلیم میں ارتفاع اور ارتقاء کے مراحل طے کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ پروفیسر صاحب کے عزائم میں برکت عطا فرمائے۔ پروفیسر صاحب کی خلوص نیت کا نتیجہ یہ ہے کہ جامعہ بندیال کی بہترین بلڈنگ جو قابل دید ہے اور پورے علاقہ میں

[illegible] کا مشاہدہ کرتا رہے۔ الغرض! حضرت قبلہ صاحبزادہ پروفیسر صاحب کا وجود جامعہ بندیال کیلئے صرف نعمت ہی نہیں ہے بلکہ پورے علاقہ کیلئے باعث فخر ہے۔ پروفیسر صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے جامعہ بندیال کی تعلیم وتربیت اور امور انتظامیہ میں نشاۃ ثانیہ فرمائی ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ کی چند اہم شاخیں:

(۱) جامعہ حقانیہ رضویہ جامعہ حقانیہ رضویہ کے شعبہ جات ذیل میں تحریر کیے جاتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) شعبہ حفظ (۲) شعبہ درس نظامی، شعبہ حفظ کی کلاس پندرہ سال سے جاری ہے۔ اس میں تدریس کے فرائض قاری حافظ محمد اسلم چشتی صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔ شعبہ حفظ کی تعداد تقریباً پچاس ہے۔ نیز محلہ کے بچے اور بچیاں قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھی آتے ہیں۔ تین سال سے شعبۂ درس نظامی کا آغاز ہو چکا ہے۔

شعبہ درس نظامی کے اساتذہ کرام:

(۱) فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد امیر صاحب زید مجدہ شیخ الجامعہ ہونے کے ساتھ صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب مدرسہ کے انتظامی امور اور تدریسی فرائض بڑی محنت کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین

حضرت قبلہ مفتی صاحب مسجد کی آبادی کے پیش نظر اور دین متین کی ترویج واشاعت کیلئے بعد از نماز عصر درس فقہ بھی دے رہے ہیں جس سے لوگوں کو کافی فائدہ ہو رہا ہے

تدریسی خدمات: فاضل موصوف کو تدریسی فرائض سرانجام دیتے ہوئے تقریباً گیارہ سال کا عرصہ دراز ہو چکا ہے۔ مندرجہ ذیل جامعات میں تدریس فرما کر اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔

(۱) جامعہ شیخ الاسلام جھنگ (۲) مدرسہ مدینۃ العلوم گوجرانوالہ (۳) فیصل آباد (۴) جامعہ محمدیہ ٹھیکری والا۔

اساتذہ کرام: فاضل موصوف عالم اسلام کے نامور اساتذہ کرام سے تحصیل فرماتے رہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

... صاحب سے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں دورۂ حدیث شریف پڑھا (۲) فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد فرید صاحب سے دورۂ تفسیر القرآن کیا (۳) حضرت علامہ مفتی الٰہی بخش صاحب سے سراجی پڑھی (۴) حضرت علامہ مفتی غلام محمد تونسوی سے شرح جامی اور عبدالغفور وغیرہ پڑھیں (۵) حضرت علامہ مولانا غلام حسین صاحب (۶) استاد العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سے جامعہ سراجیہ بھکر میں ابتدائی کتب پڑھیں (۷) حفظ استاذ القراء قاری محمد امین صاحب سے کیا

(۲) حضرت علامہ مولانا محمد بلال صاحب: جامعہ بندیال کے فارغ التحصیل ہیں بڑی محنت سے پڑھا رہے ہیں۔

اساتذہ کرام فاضل موصوف نے جلیل القدر اور شہرت یافتہ اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب (۲) حضرت علامہ مولانا غلام حیدر صاحب (۳) حضرت علامہ مولانا حکیم اللہ صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا غلام حسین سرمد صاحب (۵) حضرت علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی صاحب سے جامعہ بندیال شریف دورۂ حدیث اور تخصص فی الفقہ کیا۔

(۳) حضرت علامہ محمد مظفر الدین صاحب فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد مظفر الدین زید مجدہٗ محتاج تعارف نہیں ہیں۔ درس نظامی اول تا آخر جامعہ بندیال میں کیا۔ فاضل موصوف خطابت کے فرائض جامع مسجد حقانیہ رضویہ پھاٹک موڑ میں سرانجام دے رہے ہیں اور ادارہ کے نشرواشاعت کے مخلص کارکن ہیں۔

جامعہ مظہر الاسلام قائد آباد:

جامعہ ہذا مرکزی جامعہ کی ذیلی شاخ ہے اور دین مصطفوی کی ترویج و اشاعت میں اپنی مثال آپ ہے۔

اساتذہ کرام:

جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ و ناظرہ شروع ہے اور اس شعبہ میں حفظ کے استاذ قاری محمد سعید صاحب اور قاری فضل الرحمٰن ہیں جو کہ بڑی محنت و محبت سے تدریس القرآن فرما رہے ہیں۔

شعبہ حفظ میں طلباء کی تعداد پچاس ہے ... قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔

جامعہ کی جامع مسجد گلزار حبیب میں خطابت کے فرائض فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق بندیالوی فرما رہے ہیں۔

جامع مسجد قباء:

مرکزی جامعہ مظہریہ امدادیہ کی شاخ ہے۔ مسجد ہذا میں خطابت اور امامت کے فرائض حضرت علامہ مولانا فرمان علی صاحب سرانجام دے رہے ہیں اور محلے کے بچے بھی پڑھ رہے ہیں۔ عنقریب اس میں مدرسۃ البنات کا افتتاح ہونے والا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (القرآن)

روزہ کی افطاری کے وقت کے تعین پر دو اہم مقالے

روزہ کب افطار کریں

مؤلفین

پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
الامر المناظرۃ اسیادۃ العرب والعجم
علامہ عطا محمد بندیالوی

مکتبہ جمال کرم
سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

فضلاء بندیال کی خدمت میں درخواست

انسان جبلتاً اور خلقتاً خطاء اور نسیان کے تاریک راہوں کا مسافر ہے اور عجز و ناتوائی اور بے بسی کے امصار کا مقیم ہے۔ انسان سے خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورتوں میں ہوتا رہتا ہے۔

النوع الاوّل خطاء اور نسیان قضایا معقولہ میں۔ النوع الثانی خطاء اور نسیان قضایا ملفوظہ میں اقسام مذکورہ کی توضیح اور تشریح سے پہلے اس امر کو ذہنشین کر لینا ضروری ہے کہ شئی کے چار وجود ہوا کرتے ہیں:

(۱) وجود فی الاعیان (۲) وجود فی الاذھان (۳) وجود فی العبارۃ (۴) وجود فی الکتابۃ۔

(۱) وجود خارجی

وجودہ الحقیقی وھو حقیقتہ الموجودۃ فی نفسھا جامع العلوم ج۳، ص ۴۴۹
شئی کا وجود حقیقی ہی وجود خارجی ہوا کرتا ہے اور شئی کا وجود حقیقی ایسی شئی کی حقیقت کو کہتے ہیں جو فی نفسہا موجود ہوا کرتی ہے بغیر کسی اعتبار معتبر اور بغیر متصور کے تصور کے بالفاظ دیگر شئی کا وجود خارجی وہ ہوا کرتا ہے جو خارج میں موجود ہوتا ہے جیسا کہ گنبد خضرا کا وجود جو خارج میں موجود ہے۔

(۲) وجود ذہنی

وھو وجودہ الظلی المثالی الموجود فی الذھن (ایضاً) شئی کا وجود ذہنی وہ شئی کا وجود ظلی اور مثالی ہوا کرتا ہے جو ذہن میں موجود ہوتا ہے۔

بالفاظ دیگر

شئی کا وجود ذہنی شئی کی ایسی صورت کا نام ہے جو کسی شخص کے ذہن میں موجود ہوا کرتا ہے اور وہ شخص اس صورت ذہنیہ کا تصور کرتا ہے مثلاً گنبد خضرا کی وہ صورت جو ہر مومن کے ذہن میں موجود ہے اور اس کا تصور کرتا ہے۔

(۳) وجود عبارتی

وھو وجود لفظہ الدال علی الوجود الخارجی المثالی الذھنی (ایضاً) شئی کا وجود عبارتی وہ ہوا کرتا ہے کہ اس شئی کے لفظ کا وجود جو وجود خارجی مثالی اور ذہنی پر دال ہوا کرتا ہے۔

بالفاظ دیگر

شئی کا وجود عبارتی اس لفظ کو کہتے ہیں جو کہ منہ سے خارج ہوتا ہے مثلاً گنبد خضرا کا وجود جو لفظوں میں ہوا کرتا ہے جسے انسان تلفظ کرے۔ المختصر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ والسلام کہتے وقت مومن یوں گویا ہوا کرتا ہے۔ ''السلام اے گنبد خضرا کے مقیم''۔

(۴) وجود کتابی

وھو وجود النقوش الدالۃ علی اللفظ الدال علی الشئی (ایضاً) کسی شئی کا وجود کتابی وہ نقوش ہوا کرتے ہیں جو دالہ لفظ پر ہوتے ہیں اور لفظ شئی پر دال ہوا کرتا ہے۔ مثلاً لفظ گنبد خضرا کے وہ نقوش اور خطوط جن سے صفحات قرطاس مزین ہوا کرتے ہیں۔

بالفاظ دیگر

وجود کتابی ایسے نقش کا نام ہے جو کاغذ پر بنایا جاتا ہے اور نقوش اور خطوط کی صورت میں معرض وجود میں آتا ہے۔

اس تمہید مذکور کے بعد قضایا معقولہ اور قضایا ملفوظہ کا مفہوم واضح کیا جاتا ہے۔

قضیہ معقولہ

ایسے مرکب معقول کو کہتے ہیں جو صدق اور کذب کا محتمل ہو جیسے زید قائم کی وہ صورت جو ذہن میں موجود ہے اسی طرح اللہ واحد کی وہ صورت جو ذہن میں موجود ہے۔

قضیہ ملفوظہ

ایسے مرکب ملفوظ کا نام ہے جو صدق اور کذب کا احتمال رکھتا ہو اور اس کا تلفظ کیا جائے جیسے زید عالم کا قضیہ جس کا تلفظ کیا جائے۔

خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورت میں النوع الاول الوجود الخارجی

کسی شئی کا وجود خارجی وہ ہوتا ہے جو خارج اور نفس الامر میں موجود ہوا کرتا ہے۔ فضلاء بندیال اپنے خصائل فریدہ اور محاسن وحیدہ سے متصف ہو کر نفس الامر میں موجود ہیں۔ میں انہیں بلا ریب و شک تسلیم کرتا ہوں اور بندہ ناکارہ انہیں اپنے سر کا تاج سمجھتا ہے اور علم و حکمت کا آفتاب مہتاب سمجھتا ہے۔ ان کے قدموں کی غبار کو نسبت بندیال شریف کی وجہ سے آنکھوں کا سرمہ بنانے

میں فرحت محسوس کرتا ہے اور ان کے مجاہدات علمیہ اور روحانیہ کو سلام پیش کرتا ہے۔ ان کی تدریسی اور مذہبی خدمات کو نقوش اور خطوط کے حوالہ کرنا اپنی قلم کی معراج تصور کرتا ہوں۔ الغرض! فضلاء بندیال عالم اسلام کی شہرت یافتہ شخصیات ہیں۔ ان کی تدریسی خدمات پر عالم اسلام کو فخر ہے۔ علم و حکمت کے شہرہ آفاق شاہینوں کے متعلق خطاء یا نسیان کی وجہ سے بھی نازیبا کلمات زبان پر لانا نامناسب ہی نہیں بلکہ جرم سمجھتا ہوں۔

البتہ راقم الحروف کا نزاع اور اختلاف کسی فاضل بندیال سے شرعی مسئلہ میں پایا جانا ممکن ہے۔

النوع الثانی الوجود الذہنی

کسی شئی کا وجود ذہنی ایسے وجود کو کہتے ہیں جو ذہن میں موجود ہوا کرتا ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک فضلاء بندیال کا وجود ذہنی بھی باعث صد افتخار ہے اور وجود خارجی بھی نعمت ہے۔

بندہ حقیر پر تقصیر کے نزدیک ان پروقار شخصیات کی توقیر و تعظیم ذہناً و خارجاً صرف لائق ہی نہیں بلکہ فرض اور قرض ہے۔ عمداً سہواً خطاءً سرًّا و اعلانیۃً کسی صورت میں بھی ان کے عہدہ اور مرتبہ کے خلاف قضیہ معقولہ کی صورت میں یا ملفوظہ کی صورت میں جسارت کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔

النوع الثالث الوجود العبارتی

شئی کے ایسے وجود کو کہتے ہیں، جیسے انسان تلفظ کرتا ہے۔ ان شہرہ آفاق نفوس ناطقہ کی حد اور تعریف بیان کرنے سے قلب اس قدر معطر معنبر ہو جاتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ہم فضلاء بندیال کی ان عظیم ہستیوں کا تذکرہ قضایا ملفوظہ کی صورت میں اس لیے بیان کر رہے ہیں کہ زبان متبرک ہو جائے۔

البتہ علوم و فنون کے شاہراہوں کے مسافروں کو شب و روز ان کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کرنا قومی امانت سمجھتے ہیں۔ خدا کرے کسی وقت بھی ایسا نہ ہو کہ غلطی سے یا بھول کر بھی ان کی شان کے خلاف کوئی قول صادر ہو۔

النوع الرابع الوجود الکتابی

وجود کی مندرجہ بالا انواع ثلاثہ کو زیر بحث لانا طرد اللباب تھا۔ راقم الحروف کا مقصود یہ ہے کہ ''تذکرہ فضلاء بندیال'' تحریر کرتے وقت فضلاء بندیال کی حالات زندگی میں وجود کتابی میں جو غلطی سرزد ہوگئی ہو تو اس میں مجھے معذور سمجھیں گے اس کی وجہ وجیہ یہ ہے کہ بندہ نے فضلاء بندیال کی

کی غلطی وہ یہ تھی کہ اپنے فارم انتہائی خوشخط تحریر کریں تاکہ نقوش کو نقل کرتے وقت غلطی واقع نہ ہو پاتی مگر فضلاء بندیال نے فارم پر کرتے وقت خوشخطی کی طرف توجہ نہیں کی لہٰذا ان فارموں کو بار بار مطالعہ کے باوجود بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو امید کی جاتی ہے کہ درگزر فرما کر مجھ حقیر پر کرم فرمائیں گے اور میری اس غلطی پر مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ آئندہ اس غلطی کا ازالہ ہو جائے۔ الغرض! خطوط کی نقل میں کسی لقب یا نام یا قوم یا علاقہ یا اور کسی قسم کی غلطی واقع ہو گئی ہو تو امید ہے کہ میری رہنمائی فرما کر مجھ پر احسان فرمائیں گے۔

قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں

قبل اور بعد از اذان درود شریف کا ثبوت

مرتبہ

پروفیسر صاحبزادہ محمد مظفر الحق بندیالوی

مکتبہ جمال کرم

۹۔ مرکز الاویس (سنت ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور

فون: ۷۳۲۴۹۴۸

مخزن العلوم معدن الفنون فرید الدھر

فقیہ العصر قبلہ استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

گلہائے عقیدت

از نتیجہ نظر وفکر استاذ الاساتذہ استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق

حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

شدہ اورا ید طولی بمنقول — بدہ در مرتبہ اولی بمعقول
دلش روشن ز انوار الٰہی — بیانش گنج اسرار الٰہی
وان غاب ولکن ضوفشاں ماند — سراج صد ہزاراں زونشاں ماند
ہمہ عمرش بزہد و اتقاء رفت — عطاء گوید بعشق مصطفیٰ رفت

آسمان علم وحکمت کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بیروں

زمین اپنے مناظر حسینہ اور مناظر ملیحانہ کے تسلسل اور استمرار میں اہل اللہ کی محتاج ہے۔ فلک اپنے قیام اور نظام میں صلحاء کا محتاج ہے۔ ارض وسماء کی یہ دھرتی وجود اتقیاء سے عبارت ہے۔ اس لئے عالم کا ذرہ ذرہ کملہ اور صلحاء کا شیدا ہے۔ عباد مکرمون اور مقربون کے لئے دعائیں مانگتا ہے۔ خدائے لم یزل سے رحمت کی بھیک طلب کرتا ہے۔ پھر جب یہ دعائیں باریاب ہوتی ہیں تو خالق کائنات کسی مرد حق کو پیدا فرما دیتا ہے اور اس طرح ظلم وعدوان کی ویرانیاں اطاعت وامتثال کے گلزاروں سے بدل جاتی ہیں۔

ایوان خلوت کے مکین

جو لوگ علمائے اہل سنت سے ارتباط رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ آج میدان تحقیق وتدقیق کے شہسوار اور چوٹی کے اساتذہ بلاواسطہ یا بالواسطہ فقیہ العرب والعجم استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت تلمذ رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ البتہ درویشان خدا ایسے بھی ہوتے ہیں جو شہرت پذیر بستیوں سے دور رہ کر گوشہ گمنامی میں معرفت کی زندگی گزار دیتے ہیں اور نام ونمود کے افشاء کے ہر سبب سے دور رہتے ہیں فقیہ العصر علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تمام عمر حکمت ومعرفت کے مسلسل فیضان کرتے رہنے کے باوجود تاریخ کی نگاہوں سے چھپتے رہے لیکن جب کہ علم کی بھری دنیا میں آپ کے خوشہ چینوں نے تحقیق وتدقیق سے اہل مجادی تو تجسس کی نگاہ نے فیض کے اس منبع کو آخر ڈھونڈ ہی لیا جو جامعہ بندیال کے تمام فضلاء کا مرجع ہیں۔

ولادت باعث سعادت

تحصیل کے اس دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ کے قدیمی قصبہ بندیال میں ایک بزرگ میاں اللہ داد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشہور زمانہ ولی تھے۔ ان کی ذات گرامی دور ونزدیک کے تمام علاقوں کے لئے مرجع عقیدت تھی۔ لوگ دینی اور دنیاوی مشکلات میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک

نقل ہے کہ آپ کے گھر کے سامنے ایک درخت تھا جس کے نیچے اگر طاعون زدہ مریض کی چارپائی رکھ دی جاتی تو وہ فوراً ٹھیک ہو جاتا اور دنیا کا لاعلاج مریض اس روحانی علاج کے ذریعہ شفا حاصل کر لیتا۔ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ بچپن میں ایک دفعہ میں رات کے وقت قبلہ والد صاحب کے ساتھ بندیال کے شرقی جانب (جو کہ غیر آباد بستی تھی) آ رہا تھا کہ اچانک ہمارے سامنے ایک گدھا نمودار ہوا جو ہمارے آگے چلتا رہا اور کچھ دور جا کر وہ غائب ہو گیا۔ پھر ایک سیاہ کتا سامنے آ گیا اور کچھ دور ہمارے آگے چلتا رہا بالآخر وہ بھی غائب ہو گیا۔ گھر آتے ہی والد صاحب کو بخار ہو گیا۔ قبلہ دادا صاحب حضرت میاں شاہنواز صاحب اس وقت زندہ تھے۔ ان کی خدمت میں قبلہ والد صاحب نے قصہ بیان کیا تو قبلہ دادا جی نے فرمایا کہ خوف اور فکر کرنے کی کون سی بات ہے یہ پھلو نامی ایک جن ہے اس نے تمہارے ساتھ تمسخر کیا ہے چنانچہ انہوں نے دم کیا اور والد صاحب تندرست ہو گئے۔ اور لوگوں میں مشہور تھا کہ جناب قبلہ میاں شاہنواز صاحب کے اکثر جن حلقہ بگوش ہیں۔ چنانچہ جب چھوٹے بچے ڈر جاتے یا کسی کا جانور بیمار ہو جاتا لوگ آپ کے چولھے سے راکھ لے جاتے اور اسی سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دیتا۔ چنانچہ اب تک یہی عادت جاری ہے کہ اگر بچوں کو دورہ پڑنے لگ جائے اور ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیں یا بھیڑ بکری چکر کھانے لگ جائیں منہ سے جھاگ بہنا شروع ہو جائے تو لوگ اب بھی چولھے کی راکھ استعمال کرتے ہیں اور شفاء حاصل کرتے ہیں۔ اسی قسم کی دیگر کرامات کے پیش نظر آپ کی ذات لوگوں کے لئے عقیدت کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

تاریخ ولادت کا اجمالی پہلو

میاں محمد شاہنواز کے صاحبزادے جن کا نام گرامی ''میاں محمد سلطان'' تھا حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء ۱۸۸۷ء میں میاں محمد سلطان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے جس فضا میں آنکھ کھولی وہ فضا شریعت اور معرفت سے بھرپور تھی۔ آپ کے بچپن کا زمانہ بڑا سادہ تھا آپ کے ہم عمر بچے جب کھیل کود میں مشغول ہوتے تو اس وقت آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے ہوتے۔ لہو ولعب سے دلی نفرت تھی۔ ذہن اور حافظہ غضب کا پایا جاتا تھا۔ جب چھ سال کی عمر ہوئی تو آپ کے والدین نے حفظ قرآن کی تعلیم کے لئے آپ کو موضع پکہ ضلع میانوالی میں بھیج دیا جہاں آپ غیر معمولی سرعت کے ساتھ حفظ قرآن کی منزل کو طے کر لیا پھر ایک مقامی عالم کے پاس نظم فارسی پڑھی۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جب سبق پڑھتے تو سر اور چہرہ پر چادر ہوتی تھی صرف آنکھیں ظاہر ہوتی تھیں۔ نیچے دیکھتے جاتے اور کسی کی طرف التفات نہ فرماتے۔ فارسی کے بعد مولوی محمد امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مصنف قانونچہ امیری) جو کہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے ان سے صرف ونحو کے علاوہ کافی کتب دینیہ پڑھیں۔

تحصیل علم کا فقید المثال مرحلہ

اللہ تعالیٰ نے اس گوہر یکتا کی آبیاری کے لئے عظیم الشان اصداف کو مامور کیا جن کی آغوش میں اس درشہوار نے منازل عروج طے کیں۔ موضع پنجائن ضلع جہلم میں مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہائش پذیر تھے جو کہ شمع علم کے پروانوں کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتے تھے اور خصوصاً الفیہ ابن مالک کی تدریس میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ جب حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء نے ان کا شہرہ سنا تو آپ ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ جو کہ آپ سے سکندر نامہ پڑھتا تھا۔ الفیہ ابن مالک کی تحصیل کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ ۵۶ بکرمی کے مشہور قحط کا زمانہ تھا جس میں گندم کا ایک ایک دانہ گوہر نایاب کی حیثیت رکھتا اور بھوک کے سائے پھیلتے جا رہے تھے ادھر آپ کا شوق بڑھتا جا رہا تھا۔ مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جب حاضر ہوئے اور اپنا مدعا ظاہر کیا تو انہوں نے بوجہ قلت طعام درس میں شامل کرنے سے انکار کر دیا لیکن جن کا مقصد حیات علم حاصل کرنا ہو وہ کھانے پینے کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ آپ عزم کے ایک پہاڑ تھے لہٰذا آپ مایوس ہونا تو جانتے ہی نہ تھے۔ قریب کی دوسری سرزمین میں ڈیرہ ڈال دیا۔ دو چار آنے کی کل کائنات پاس موجود تھی۔ دو پیسے کا پیاز اور دو پیسے کا گڑ لیا، پیاز پتوں سمیت کوٹ کر اس میں گڑ ملا کر کھا لیتے اسی پر صبر کرتے ہوئے کتنے دن مسجد میں گزار دیئے۔ المختصر ایک شخص کی سفارش پر حضرت علامہ ثناء اللہ صاحب نے آپ کو بلا کر اسباق شروع کرا دیئے۔

عروج ریاضت کا انفرادی پہلو

پنجائن کے قیام کے دوران آپ کی عادت تھی کہ رات کو سبق یاد کرتے وقت اپنی پگڑی ایک ٹانگ کے نیچے سے گزار کر سر سے باندھ لیتے تا کہ نیند آنے کی صورت میں جھٹکا لگے اور آنکھ کھل جائے گی۔ معدن علم وحکمت کے ایسے ہی کارنامے ہوا کرتے ہیں جو رہتی دنیا تک یادگار رہتے ہیں۔

مہندی سو دکھ سہندی تاتلیاں تے بیندی
تن من سب چرا کے کنگھی تا زلفاں وچہ ویندی

زیور انکسار سے آراستہ شخصیت

بدر العلماء تاج الفقہاء حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ آپ اپنے

حالات کا کتمان فرماتے تھے۔ خواہ مخواہ بغیر مقصد کے اپنا کوئی واقعہ بیان نہ فرماتے تھے۔ البتہ کبھی تحصیل علم کی طرف رغبت دلانے کے لئے اپنا کوئی واقعہ بیان فرمادیتے۔ ایک دفعہ آپ فرماتے ہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب سے ہم پڑھتے تھے آپ حکمت کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے جاتے۔ اس گھوڑے کے چارہ کا انتظام ہمارے ذمہ تھا۔ گھوڑے کے کمزور ہونے کی وجہ سے پیٹھ زخمی تھی اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر کوے نوچتے اور ہم سبق پڑھ کر باہر کھیتوں میں گھوڑے کو چراتے رہتے اور کوؤں سے اس کی دیکھ بھال بھی کرتے۔

اسی ضمن میں ایک دن فرمایا کہ کئی دفعہ قبلہ استاذ صاحب کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جاتے اور ہم طالب علم ساتھ پیدل چل پڑتے اور استاذ صاحب سوار ہو جاتے اور سفر بھی طے کرتے جاتے اور سبق بھی پڑھتے جاتے۔

محبت علم کا وحیدانہ پہلو

فقیہ العصر فرماتے ہیں میں مدرسہ فتح پوری دہلی میں پڑھتا تھا ایک دن میرے رفقاء نے آکر کہا آپ ہمارے ساتھ دہلی کی جامع مسجد دیکھنے کے لئے چلیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اسباق سے فراغت نہیں۔ انہوں نے کہا جمعہ کے دن ہمارے ساتھ چلیں تو فقیہ العصر نے فرمایا میں جمعہ کے دن پچھلے ہفتہ کے تمام اسباق دھراتا ہوں۔

آسمانِ علم کا شمس بازغہ

محقق العصر تاج الفقہاء صاحبزادہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ازراہ فرزندانہ عرض کیا کہ آپ الفیہ اور دیگر چھوٹی کتابوں میں مفصل اور طویل تقریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ تقاریر آہی جائیں گی آپ نے فرمایا جن کتابوں کی تقریر میں کرتا ہوں تجھ کو وہ کتابیں عمر بھر دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوں گی۔ سبحان اللہ۔ تحصیل علم میں آپ کو کس قدر توغل اور یکجہتی تھی اس قلبی شغف اور یکجہتی کی بدولت ایک وہ دن آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم منصب پر فائز کیا سچ ہے:

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پر پس جانے کے بعد
سرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد

آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں میں پشاور گیا۔ سردی کا موسم تھا اور سردی زوروں پر تھی۔ میں رات کو ایک مسجد میں ٹھہرا۔ معمولی بونداباندی ہو رہی تھی۔ ایک پٹھان طالب علم کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر مصلے لئے ہوئے مسجد کے صحن میں تمام رات کافیہ کی یہ عبارت پڑھتا رہا "والخبیر لایوصف ولا یوصف بہ" میں اس کے اس انہماک سے بڑا متاثر ہوا۔

نامی کوئی بغیر مشقت کے نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

علمی ذکاوت کے پھول

ملتان میں ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نحو کی مشہور کتاب "عبدالغفور" پڑھنے والے ایک طالب علم نے آپ کی ظاہرانہ سادگی اور وضع کو دیکھ کر ازراہ تمسخر کہا کہ یہ بھی کوئی طالب علم ہے؟ باقی طلباء نے کہا کہ تم اس کے ظاہری سادہ لباس کو نہ دیکھو۔ علمی بحث میں تم اس کے مقابلہ میں تاب نہ لاسکو گے مگر اس لڑکے نے کبر میں چور طالب علم نے اور زیادہ پھبتیاں کسنی شروع کردیں۔ آخر آپ نے اس سے پوچھا کہ الاؤ تو مفعول فیہ کا عامل کتنی جگہ وجوبا حذف ہوتا ہے تو جواب میں اس نے مفعول بہ کے عامل کے مقام حذف بیان کرنے شروع کردیے جن پر آپ نے اس کا رد بلیغ فرمایا وہ ایسا سٹپٹایا کہ ساری شیخی دور ہوگئی اور حیرت سے آپ کا منہ تکنے لگا۔ آپ نہایت ذکی وفہیم تھے۔ حافظہ اس طالب کا تھا کہ کافیہ کی رضی جیسی عظیم شرح آپ کو زبانی یاد تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ لڑکوں نے کہا کوئی اندھیرے میں کتاب پڑھ سکتا ہے۔ اگر کسی میں اس امر کی طاقت ہے تو وہ رضی شرح کافیہ پڑھے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا کہ اسے میں پڑھوں گا چونکہ آپ کو یہ کتاب زبانی یاد تھی اس لئے آپ اندھیرے میں مسلسل یہ کتاب پڑھتے رہے۔ چنانچہ تمام لڑکوں میں یہ مشہور ہوگیا یہ اندھیرے اور اجالے میں یکساں طور پر کتاب پڑھ سکتے ہیں۔

شاہراہ علم کے انتھک شہسوار

فقیہ العصر نے اپنے وقت کے شہرہ آفاق اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کے علاوہ مولانا محمد امیر صاحب دامانی اور مولانا غلام احمد صاحب حافظ آبادی سے خوشہ چینی کرنے کے بعد مزید تحقیقات کا شوق ہوا تو ہندوستان کی مشہور درسگاہوں کا رُخ کیا اور عروس البلاد دہلی کی جامع مسجد فتح پوری کی درسگاہ میں داخل ہوگئے اور پڑھائی شروع کردی۔

تعلیم کی جستجو کا وحیدانہ طرز عمل

آپ فرماتے ہیں دہلی کی جامع مسجد کے قریب ایک باغ تھا جب دوسرے طلباء سیر وتفریح کی خاطر باہر جاتے تو میں اس باغ کے نیچے محو مطالعہ ہو جاتا۔ حتی کہ جمعۃ المبارک کے دن بھی کتابیں لے کر وہیں مطالعہ کرتا رہتا اسی مدرسہ کے مہتمم ہر روز ٹم ٹم پر سوار ہو کر اس طرف سے گزرتے اور مجھے مطالعہ کرنے کی حالت میں دیکھتے۔ جبکہ مدرسہ کے دیگر طلباء کھیل کود اور سیر وتفریح میں مشغول

ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے متعلق علم نہیں تھا کہ یہ ہمارے مدرسہ کے مہتمم ہیں۔ ایک دن خلاف معمول انہوں نے تم تم ٹھہرایا اور میرے پاس آکر پوچھنے لگے کہ تم کس مدرسہ کے طالب علم ہو۔ میں نے انہیں اپنا نام اور مدرسہ کا نام بتا دیا اس سے قبل ہمیں مدرسہ کی طرف سے ہر مہینے دو روپیہ وظیفہ ملتا تھا۔ اس مہینے میں میرے وظیفہ کی رقم بڑھا کر چار روپے کر دی گئی اور یہ حالت اس وقت بدستور رہی جب تک کہ میں اس مدرسہ میں زیر تعلیم رہا چنانچہ مجھے چار روپے اور باقی طلباء کو دو روپے وظیفہ ملتا رہا۔ آپ فرماتے ہیں میں اس وظیفہ کی رقم سے کافی کتابیں خرید لیتا۔

بوسیدہ گدڑی میں ملبوس علم وحکمت کا آفتاب مہتاب

قبلہ فقیہ العصر فرماتے ہیں دہلی میں ایک کابلی پٹھان میوہ کی دکان کرتا تھا اس نے مجھے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھ کر کچھ پیسے دیئے کہ ان کے کپڑے لے لوں لیکن میں نے اس رقم کی بھی کتابیں خرید لیں۔ پٹھان نے مجھے اسی کپڑوں میں دیکھ کر کپڑے سلوا کر دیئے میں نے وہ بھی فروخت کر کے اس کی بھی کتابیں خرید لیں۔ المختصر جن کا مقصود حصول علم ہو وہ زینت وزیبائش کے طالب نہیں ہوا کرتے۔

تاجدار بریلی شریف کی زیارت

فقیہ العصر کی طبیعت میں جو رسول اللہ ﷺ کی والہانہ لگن بس رہی تھی یہ اسی کا اثر تھا کہ آپ نے تحصیل علم کے دوران ایسے اساتذہ کا انتخاب فرمایا جن کا جسم ہند میں تھا اور روح روضہ انور کی جاروب کشی کرتی تھی۔ اس وقت بریلی شریف میں محبت رسول ﷺ کا گلستان کھلا ہوا تھا۔ المختصر آپ بریلی شریف حاضر ہوئے۔ حضرت فقیہ العصر نے اعلیٰ حضرت امام العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور سراپا دید ہو گئے۔ پھر دل تمام آرزو بن کر گویا ہوا کہ کچھ استفادہ کا موقع حاصل ہو مگر وہ وقت کچھ ایسا تھا کہ اعلیٰ حضرت کی طبیعت علیل تھی۔ تدریس کے لئے مزاج سازگار نہ تھا آپ نے مجاہد اعظم مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز تلمیذ رشید مولانا ہدایت اللہ خان صاحب رامپوری کی طرف راہنمائی کی۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر ان کے درس میں پہنچے اور جملہ فنون کی ان سے دوبارہ تکمیل کی اور قدما کی کتابیں مثلاً افق المبین شرح اشارات ان سے پڑھیں صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب صاحب بہار شریعت بعض اسباق میں حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کے ہمدرس رہے ہیں۔

مکتب طریقت کی جستجو

حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے جہاں ہندوستان کے عظیم دینی درسگاہوں کے اعاظم فضلاء سے علوم ظاہریہ کی تکمیل کی وہاں قلب وجگر وشکار کرنے والی نگاہوں سے حب ومستی بھی لی۔

مولانا حاجی امداد اللہ شاہ صاحب مہاجر مکی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا صوفی محمد حسن صاحب الہ آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست اقدس پر سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت ہوئے۔ الغرض سال تک شیخ کامل کی بارگاہ عالیہ میں رہ کر تصوف کی اکثر کتابیں سبقاً پڑھیں اور سلوک کے منازل اور مراتب بھی طے کیے۔ آخر اجازت خلافت سے نوازے گئے۔

بے مثل قناعت کا عملی دستور

حضرت قبلہ فقیہ العصر خود بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے قبلہ پیر ومرشد کے کاشانہ اقدس پر جو کہ مسجد سے متصل تھا جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بجز چائے کی پیالیوں، مٹی کے کوزے اور ایک مسواک کے کچھ بھی نظر نہ آیا گھر کا یہ کل اثاثہ دیکھ کر فرمان نبوی: "کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل کے امتثال کا یقین ہو گیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

مرشد فقیہ العصر کا وصال

حضرت فقیہ العصر کے پیر ومرشد حضرت قبلہ صوفی محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۸ رجب ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو اس جہاں سے وصال پایا۔ المختصر وصال اس طرح ہوا کہ سماع کا جلسہ منعقد ہوا آپ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ قوالوں نے قطب العالم حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی کی یہ غزل شروع کی۔

آستین بہ رُخ کشیدی ہمچو مکار آمدی
بعد ازاں بلبل شدی با نالہ و زار آمدی
شور منصور از کجا و در منصور از کجا
خود زدی بانگ انا الحق برسردار آمدی
گفت قدو سے فقیرے در فناؤ در بقا
خود بہ خود ازاد بودی خود گرفتار آمدی

ادھر قوالوں کی زبان پر ایک مرد سالک کا کلام جاری تھا۔ ادھر حضرت قبلہ پیر ومرشد پر کیف و وجد کی حالت طاری تھی۔ خصوصاً جب قوالوں نے آخری مصرعہ کو بار بار دہرایا تو آپ پر اس طرح وجد طاری ہوا کہ جیسے کسی نے تلوار کا بھرپور وار کیا ہو۔ آپ مرغ بسمل کی طرح بے تابانہ تڑپ رہے تھے۔ عین اسی حالت میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے خالق کائنات کے پاس جا پہنچی۔

ارض بندیال پر علم وعرفان کی بارش

یہ امر مسلم ہے کہ کبھی تو مکان کی عظمت مکین کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اور کبھی مکین کو مکان کی وجہ سے عظمت حاصل ہوتی ہے۔ بندیال شریف کو عظمت مکین بندیال سے حاصل ہے۔

الغرض! حضرت قبلہ فقیہ العصر الٰہ آباد، رام پور، بھوپال اور نواب ٹونک میں رہنے کے علاوہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر بیس بائیس سال درس وتدریس کی زندگی گزارنے کے بعد اپنے وطن بندیال واپس تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل بندیال کی زمین جس طرح اپنے اطراف میں ریت کے دیو پیکر ٹیلے رکھتی تھی اور ظاہری تر وتازگی کا کوئی سامان نہ تھا اسی طرح رشد و ہدایت اور علم وتحقیق کی ہریالی سے بھی تہی دامن تھی۔ جہالت وگمراہی کی یہ بنجر زمین اپنے سینے پر رسول عربی کے دشمن اور گستاخ عناصر کے انگارے لئے جھلس رہی تھی اور ہر طرف ابن ابی کے جانشین تنقیص رسالت اور توہین نبوت کا زہر اگل رہے تھے۔ المختصر یہ زہر آلود ماحول انتہائی عروج پر تھا کہ قدرت نے ارض بندیال کو اپنی خصوصی عنایات کے لئے منتخب فرمایا اور ایک مرد مجاہد جو سراپا عشق مصطفوی، پیکر خلوص ہندوستان سے علم وعرفان، شریعت، طریقت، حقیقت اور عشق رسول ﷺ سے لیس کرکے بھیجا۔ آپ کی زندگی کا نصب العین توحید باری تعالیٰ کا پرچار اور عظمت رسول کا احیاء اور تذکار نبوت کا ارفاع تھا۔ الحاصل آپ نے عقائد حقہ اہل سنت وجماعت پر ایسے دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ قائم کئے کہ ان کے گندم نما جو فروش کٹھ ملاؤں کی سالوں کی محنت پر پانی پھر گیا اور آپ کی آمد سے ارض بندیال رشد وہدایت کا مینار بن گیا۔ ضلالت اور گمراہی ابلیس کی آغوش میں سسکیاں لینے لگی اور جہالت اپنی موت آپ مرگئی۔

فن مناظرہ میں ید طولیٰ

حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء میدان مناظرہ کے مانے ہوئے شہسوار تھے۔ آپ نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ اور بیسوں مناظروں میں مناظرین کو ایسی شکست فاش دی کہ وہ پھر منہ دکھانے کے قابل نہ رہے آپ نے انہیں بے شمار مرتبہ مبہوت اور لایعقل بنا کر چھوڑا۔ ذیل میں چند مناظروں کا حال ملاحظہ فرمائیں۔

حکیم الامت کا مبہوت ہونا

قیام ہند کے دوران ایک دفعہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کی مولوی اشرف علی تھانوی سے ملاقات ہوگئی تو اثنائے گفتگو آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ حضرت آدم علیہ

آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے تو اس آیہ کریمہ میں الاسماء جمع معرف باللام مفید استغراق ہے اور اس کی تاکید ہے اور اس کا عموم قطعی ہے اور اس کی تخصیص ناممکن ہے اور یہی علم کلی ہے پھر عام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء کے لئے علم کلی ماننے کو شرک وکفر کیوں قرار دیا جارہا ہے۔

مولوی اشرف علی کی علمی قابلیت

مولوی اشرف علی نے اس کا جواب یہ دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صرف اسماء سکھائے گئے تھے اور مسمیات اور ذاتیں نہیں سکھائی گئی تھیں لہٰذا علم مسمیات ثابت نہ ہوا جس سے علم کلی کی نفی ہوگئی۔

فقیہ العصر کا تبحر علمی

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کی یہ تفسیر تو خود قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھولاء۔ یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے مسمیات کو فرشتوں پر پیش کرکے فرمایا کہ ان کے نام بتاؤ۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ آدم علیہ السلام مسمیات کو بھی جانتے تھے تب ہی تو ان کے ناموں کے متعلق پوچھا جارہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ صرف اسماء پیش کئے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ ان کے نام بتاؤ تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ پوچھے بتاؤ زید کا نام کیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ ایک لغو اور بے معنی بات ہے اور قرآن مجید اس کا متحمل کسی صورت میں بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب لگے دائیں بائیں دیکھنے اور بغلیں جھانکنے لگے اور ایسے مبہوت ہوگئے کہ شاید زندگی میں انہوں نے اس طرح ندامت محسوس کی ہو۔ ناظرین انصاف فرمائیں کہ ان کے حکیم الامت کا یہ علمی کارنامہ ہے کہ قرآن پاک کے مفاہیم کو سمجھ نہ سکا اور توہمات ابلیسیہ میں مبتلا ہوکر حواس کھو بیٹھا۔

مولوی حسین علی کا فرار

اللہ قدوس نبی مختار ﷺ کے صدقہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کو وہ جلالت علم اور وجاہت فضل عطا کی تھی کہ مخالف میدان میں آتے ہی جھجک محسوس کرتا تھا۔ موضع ملتان ضلع کیمل پور کے مولوی محمد سعید صاحب جو کہ حضرت قبلہ فقیہ العصر کے شاگرد رشید ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی حسین علی واں بھچروی ہمارے گاؤں میں تقریر کرنے کے لئے آیا تقریر کے دوران اپنی چھڑی حاضرین جلسہ کو دکھا کر کہنے لگا کہ یہ تو کسی کو نفع یا نقصان دے سکتی ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال کے بعد کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے۔ (معاذ اللہ) مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں نے

میں کچھ حقانیت اور جرات ایمان ہے تو کل تک ہمارا انتظار کرنا میں یہ کہہ کر بندیال آیا اور قبلہ حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لے کر اپنے آبائی گاؤں ملتان پہنچا جب مولوی حسین علی کو قبلہ استاذ العلماء کی آمد کا علم ہوا تو وہ اپنا بستر بوریا سمیٹ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ حضرت قبلہ نے بہانگ دہل اعلان فرمایا کہ میں تین دن تک یہیں ہوں مولوی حسین علی اور اس کے معتقدین کو لائیں مگر کون ہے جو آپ کی علمی وجاہت کے سامنے دم مارے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء آپ کے علم کا لوہا اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں۔

مبحث علم غیب میں تبحر علمی

مولانا محمد سعید فرماتے ہیں کہ میں ان دنوں حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھ رہا تھا کہ واں بھچراں کے ملک احمد یار صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ فاتحہ خوانی کے لئے حضرت قبلہ فقیہ العصر بھی تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا بدقسمتی سے اس علاقہ کا ایک مشہور و معروف دیوبندی مولوی بھی اس فاتحہ خوانی میں آگیا اور آتے ہی اس نے مسئلہ علم غیب پر بحث شروع کردی۔ کہنے لگا کہ علم غیب خاصہ خدا ہے جو شخص انبیاء کرام و اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے وہ مشرک ہے۔ اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت علم میں شریک ٹھہرایا۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ فرما رہے ہیں کہ جو شخص انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل ہے اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم میں شریک ٹھہرایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرو کہ اللہ تعالیٰ کا علم کیسا ہے لہٰذا اگر یہی علم دوسرے کے لئے تسلیم کیا تو شرک لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کا قبل از وقت ایجاد علم تھا۔ آپ بیان فرمائیں کہ علم باری تعالیٰ کی کیا کیفیت تھی اور اس میں ۳۶۰ مذہب ہیں ان میں سے کون سے مذہب حق ہیں اور کون سے باطل ہیں؟ جب تم نے اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرلیا تو پھر کہا جاسکتا ہے کہ یہ علم اگر غیر اللہ کے لئے مانا گیا تو شرک لازم آئے گا اس فاتحہ خوانی میں ہزاروں معززین علاقہ شامل تھے۔ ملک امیر خاں صاحب جو کہ مجلس فاتحہ خوانی میں موجود تھے اٹھے اور مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب تم پر قسم ہوگی اگر تم نے جواب نہ دیا لیکن مولوی صاحب کی بلا جانے کہ اللہ تعالیٰ کو قبل از ایجاد مخلوقات کا علم کس طرح ہے اور اس میں کتنے مذہب ہیں۔ فالحمد على ذلك حمدًا كثيرًا۔

مولوی غلام یٰسین واں بھچروی کے شبہات کے جوابات شافیہ

رئیس المناطقہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی مدظلہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی قابلیت اور تبحر علمی بیان سے باہر ہے۔ ایک دفعہ آپ میانہ کھوہ (ضلع میانوالی) میں

میاں اکبر علی صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے آپ نے وہاں اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی تو مولوی غلام یٰسین صاحب جو کہ قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم مولانا برکات احمد صاحب ٹونکوی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد تھا لیکن اس وقت دیوبندیت کے قدرے مائل تھا وہ بھی وہیں تقریر میں موجود تھا۔ دوران تقریر مسئلہ مغیبات خمسہ پر آپ نے کثیر براہین کافیہ اور دلائل شافیہ بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مقبولان رب قدوس ان مغیبات کو جانتے ہیں۔ جب آپ عصر کی نماز کے بعد سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو مولوی غلام یٰسین اور دیگر احباب آپ کے ساتھ تھے دوران سیر مولوی صاحب نے مغیبات خمسہ کے متعلق چند شبہات پیش کئے حضرت قبلہ فقیہ العصر کا تبحر علمی یہ تھا کہ آپ نے وہیں ایک جگہ پر بیٹھ کر دلائل بیان کرنا شروع کردیئے اور حوالہ کے لئے کتابوں کے نام لئے جاتے۔ مولوی غلام یٰسین صاحب نے چند اعتراض کئے مگر آپ نے جوابات مسکتہ دے کر خاموش ہونے پر مجبور کردیا۔ پھر آپ سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ جناب میں نے یہ کتابیں نہیں دیکھی تھیں المختصر حضرت قبلہ فقیہ العصر نے دلائل دے کر مسئلہ کو ثابت کردیا اور مولوی غلام یٰسین کو آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرنا پڑا۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

شیخ القرآن مولوی غلام خاں کی علمی قابلیت

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فرقہ باطلہ دیوبندیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن مولوی غلام خان خطیب راولپنڈی طالب علم کے بھیس میں حضرت فقیہ العصر استاذ العلماء کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسائل پوچھنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔ مولوی غلام خان کہنے لگا کہ آج کل اکثر لوگوں کے اعتقاد مشرکین مکہ کی طرح ہوگئے ہیں حضرت قبلہ فقیہ العصر نے پوچھا وہ کیسے؟ تو کہنے لگا کہ مشرکین مکہ بھی بتوں کو سفارشی سمجھ کر غائبانہ طور پر پکارتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى" اور آج کل کے بھی عام لوگ انبیاء اور اولیاء کو سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں پر تو نعبدهم ہے یعنی ہم ان کی عبادت کرتے ہیں پکارنے کی یہاں کون سی بات ہے وہ تو اپنے بتوں کو معبود سمجھتے تھے آج کون انبیاء اور اولیاء کو معبود سمجھتا ہے۔ جواب میں کہنے لگا کہ مشرکین بتوں کو الہ کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو اللہ کہتے تھے۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اس سے پوچھا کہ الہ اور اللہ میں کیا فرق ہے؟ تو کہنے لگا ہاں بہت بڑا فرق ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے تو صرف بیان کا بھی نہیں آتی۔ اللہ کی اصل الہ ہی تو ہے پھر آپ نے فرمایا کہ الہ کون سا صیغہ ہے؟ کبھی مبالغہ کا

بتاتا اور کبھی کہتا کہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بہت داؤ پیچ کھاتا کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل جائے مگر کوئی صورت نکل نہ سکی اور ان کا خودساختہ شیخ القرآن خرافات ابلیسہ اور توہمات شیطانیہ کے تاریک راہوں میں بھٹکتا رہا آخر کار راستہ فرار اختیار کیا۔ المختصر بعد میں معلوم ہوا کہ طالب علم کے بہروپ میں آنے والا امت نجدیہ وہابیہ کا خودساختہ شیخ القرآن ہے۔

فقیہ العصر کا اہل سنت پر احسان

حضرت قبلہ فقیہ العصر کے تشریف لانے سے پہلے اس علاقہ میں دیوبندی مولوی حسین علی واں بھچروی مصنف "بلغۃ الحیران" نے مذہبی فضا کو ازحد خراب کر دیا تھا اور گھر گھر دیوبندیت کا پرچم لہرا رکھا تھا۔ مگر حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لانے کے بعد دیوبندیت کی بارودی سرنگیں منہدم ہو گئیں۔ آپ نے بھچروی مولوی کے عقائد کا پول کھول کر رکھ دیا۔ مولوی حسین علی کے مسکن واں بھچراں جہاں سے اہل اسلام پر شرکت و بدعت کی آگ برستی تھی کفر و الحاد کا کیچڑ اچھلتا تھا آج اسی شہر میں اہل السنۃ والجماعۃ کے دو عظیم الشان دارالعلوم دین مصطفوی کے تشنگان کو سیراب فرما رہے ہیں جبکہ مخالفین کا وہاں نام و نشان نہیں ملتا اور واں بھچراں کی فضا توحید و رسالت کے نغموں سے گونج رہی ہے اور در و دیوار سے صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صدائیں قلب و جگر کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہیں۔ تکبیر و رسالت کے فلک شگاف نعروں سے واں بھچراں میں ایک تہلکہ مچا ہوا ہے یہ سب کچھ حضرت فقیہ العصر کا فیضان نظر ہے جنہوں نے اپنی زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک دین کی نشر و اشاعت میں صرف کر دی تھی۔

قابل رشک ذکاوت کا عملی دستور

آپ کی علمی قابلیت کا شہرہ ملک کے اطراف و اکناف میں ہو چکا ہے آپ کے جوہر ملکہ اور ذکاوتِ فطری کے اپنے اور پرائے معترف تھے۔ مولوی احمد صاحب کا بیان ہے کہ میں اور چند دیگر ساتھی مولوی غلام یٰسین کے پاس واں بھچراں میں معقول کی منتہی کتاب "حمد اللہ" پڑھتے تھے۔ ایک دن "حمد اللہ" کا ایک مقام مولوی غلام یٰسین سے حل نہ ہو سکا۔ کافی کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا میں اس مقام کو حل کرانے کے لئے حضرت فقیہ العصر علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اسی وقت طلباء کے اسباق سے فارغ ہو کر چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضور حمد اللہ کا ایک مقام سمجھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے پوچھا کون سا مقام ہے۔ میں نے تھوڑا سا اشارہ کیا تو حضرت قبلہ فقیہ العصر نے اس مقام کی ایسی شرح و بسط سے تقریر فرمائی کہ تمام اشکال مندفع ہو گئے۔ میں نے واپس جا کر وہ مقام اپنے استاذ صاحب اور دیگر ساتھیوں کو سمجھایا۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

تردید شرک بحوالۂ منطق

استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق عین المحققین رئیس المدققین حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لے جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا۔ دوران سفر گاڑی میں ہی بحث شروع ہو گئی کہ اگر حضور سید عالم کو کائنات کا علم دائمی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک لازم آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی دائمی ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ شرک لازم نہیں آتا کیونکہ ایک ضرورت ہے اور ایک دوام ہے۔ ان دونوں میں فرق ہے ضرورت کا معنی یہ ہے کہ انفکاک محال اور ناممکن ہو اور دوام کا یہ معنی ہے کہ انفکاک تو نہیں ہوتا عام ازیں انفکاک ممکن ہو یا ناممکن ہو تو اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے علم کا انفکاک ناممکن اور محال ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اگرچہ دائمی ہے لیکن انفکاک ممکن ہے تو اب اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ممکن اور ناممکن نقیضوں جیسا فرق ہے تو مساوات کیسے لازم آئے گا یہ تحقیق سن کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

راقم الحروف کی رائے یہ ہے معقولات اور منقولات میں تلازم ہے یعنی معقولات کے بغیر منقولات کا سمجھنا امر دشوار ہے۔ معقولات، منقولات کے لئے بحیثیت موقوف علیہ کے ہیں جو شخص معقولات کے قواعد و ضوابط سے ناآشنا ہے وہ اپنے انظار و افکار کو خطاء فی الفکر سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

تحقیق المرام

ضرورۃ اور دوام کی مزید توضیح کے لئے ہم قارئین کی خدمت میں ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی تعریف نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

الضرورية المطلقة بانها التي تحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذات الموضوع موجودة

(ضیاء النجوم شرح سلم العلوم ص ۱۴۸، مطبوعہ شرکت علمیہ)

ضروریہ مطلقہ ایسے قضیہ سے موسوم کیا جاتا ہے کہ اس میں حکم کیا جاتا ہے محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا سلب موضوع سے ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

الدائمة المطلقة ماحكم فيها بدوام النسبة مادام ذات الموضوع موجودة (ایضاً ص ۱۵۲)

دائمہ مطلقہ ایسے قضیہ کا نام ہے کہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کی نفی

موضوع سے ہمیشہ ہو جب تک موضوع کی ذات موجود ہے۔

اقول

اللہ تعالیٰ کے علم میں ضرورت مطلقہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ ذیل کی عبارت سے تصریح ہو رہی ہے۔

فلان الشیخ قال فی الاشارات الضرورة قدتکون علی الاطلاق کقولنا اللہ تعالٰی حی۔

شیخ اشارات میں کہتے ہیں کہ ضرورت کبھی مطلقہ ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ حی ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ دوام اور ضرورۃ میں نسبت عموم وخصوص مطلق کی ہے اس نسبت میں مزید وضاحت اس طرح ہے کہ جہاں ضرورت کا تحقق ہوگا وہاں دوام کا بھی ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جہاں دوام کا ہو تو وہاں ضرورت کا بھی ہو الغرض! دوام عام ہے اور ضرورت خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر قضیہ ضروریہ سچا آتا ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے علم پر قضیہ دائمہ سچا آتا ہے۔

قائلین شرک کے تابوت میں آخری میخ

حضور سید عالم ﷺ کا علم دائمی تسلیم کیا جائے تو پھر بھی شرک لازم نہیں آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے اور حضور سید عالم ﷺ کا علم دائمی ہے۔ مثلاً اللہ عالم اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے یعنی علم کا اللہ تعالیٰ سے افتراق اور انفکاک محال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دائمی ہے اگرچہ حضور سید عالم سے علم کا افتراق اور انفکاک محال نہیں ہے۔ فافہم۔

قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مکالمہ

حضرت قبلہ فقیہ العصر مدظلہ العالی اتفاق سے لاہور تشریف لائے اور حضرت قبلہ فقیہ العصر حزب الاحناف تشریف لائے اور انہی ایام میں حزب الاحناف کا سالانہ جلسہ تھا۔ اطراف ملک سے کثیر تعداد میں علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک فتوی تھا جس پر بہت سے علمائے کرام نے تائیداً اپنے اپنے دستخط کئے ہوئے تھے۔ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فتوی حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں بھی پیش کیا کہ آپ بھی اس پر دستخط فرما کر مزید تائید فرمائیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ ایک شخص اعوان (جو کہ ڈاکٹری کے معزز پیشہ سے وابستہ ہے) نے ایک عورت (جو کہ آرائیں قوم سے تعلق رکھتی ہے) کے ساتھ بغیر اجازت ورثاء کے نکاح کرلیا ہے۔ جب قبلہ استاذ

ادنیٰ قوم کی عورت کا اعلیٰ قوم کے مرد سے ہوا ہے۔ یہ نکاح بلا اجازت ورثاء صرف عورت کی اجازت سے ہی نافذ ہو جائے گا۔ ولی کی اجازت تب ضروری ہے جبکہ اعلیٰ قوم کی عورت کا نکاح ادنیٰ قوم کے مرد کے ساتھ کیا جائے۔ قبلہ سیّد صاحب نے فتاوٰی شامی نکال کر اپنے فتوٰی کی تائید میں عبارت پڑھی۔ قبلہ استاذ العلماء فقیہ العصر بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جناب اس عبارت سے ماقبل بھی دیکھو جب ماقبل دیکھا گیا تو بعینہ وہ مضمون مذکور تھا جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ قبلہ سید صاحب یہ دیکھ کر آفرین وتحسین فرمائی اور نیا فتوٰی مرتب فرمایا۔ تمام علماء حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ علمیت وفقاہیت اس کا نام ہے۔ ذلك فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

تحریک پاکستان میں منفرد کردار

تحریک پاکستان میں حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس وقت ضلع سرگودھا کے اکثر افراد یونینسٹ تحریک کے حامی تھے اور مسلم لیگ کا نام بھی نہ سن سکتے تھے ادھر اس علاقہ کے دیوبندی مولوی بھی بوجہ کانگریسی ہونے کے نیز ملک خضر حیات ٹوانہ کے زرخرید ہونے کی وجہ سے پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف دھواں دھار تقریریں کرتے تھے اور قائداعظم کو طرح طرح کی گالیاں دیتے تھے اس نازک موقع پر استاذ العلماء نے ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ مسلم لیگ کی امداد کرنا ضروری ہے امراء طبقہ نے جب یہ بات سنی تو بہت برانگیختہ ہوئے لیکن آپ نے صاف صاف فرما دیا کہ ایک طرف اسلام کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف کفر کا۔ چونکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے اس لئے اس سے کٹنا اسلام سے کٹنا ہے۔ آپ ہر جمعہ کے دن پرزور بیان فرماتے چنانچہ ہزارہا آدمی مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور آخر بزرگان دین کی ہمت اور جفاکشی اپنا رنگ لائی اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کی عظیم اسلامی مملکت پاکستان دنیا کے نقشہ پر ابھرا۔ وللہ الحمد۔

آفتاب علم وحکمت کا آنکھوں سے اوجھل ہونا

حضرت قبلہ فقیہ العصر بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی نصف صدی سے کچھ کم عرصہ تک پاک وہند اور افغانستان سے چل کر آنے والوں کو رشد وہدایت کا درس دیا۔ المختصر غیر محصور افراد سافلہ کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر رشد وہدایت کے روشن شاہراہوں پر گامزن کردیا۔ سینکڑوں کے دامن ظاہری علوم سے بھر دیئے اور ہزاروں کی جھولیاں باطنی علوم کے فیوض وبرکات سے پر کردیں۔

محقق العرب والعجم قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی بیان فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آپ کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری تھا اور چہرہ پر شادابی اور بشاشت کے آثار موجود تھے۔

والحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

مزار پر انوار

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار بندیال شہر کی جنوبی جانب شہر سے متصل مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ عقیدت مندوں کی ارادت وعقیدت کا مرکز ہے۔ ہر سال آپ کی تاریخ وصال ۲۱۔۲۲ محرم الحرام عرس مبارک منعقد ہوتا ہے جس میں ملک بھر کے جلیل القدر علمائے کرام اور صوفیاء عظام تشریف لا کر حضرت قبلہ فقیہ العصر کی دینی خدمات اور مساعی جمیلہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

حلیہ ملیحہ کی منفرد کیفیت

حضرت قبلہ فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ دراز قد تھے۔ جسم میانہ تھا نہ بہت موٹے اور نہ ہی بہت دبلے بلکہ درمیانہ جسم کے مالک تھے۔ چھاتی چوڑی سی اور بدن نہایت مضبوط، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں دراز تھیں۔ رنگ گندمی نہایت ملاحت والا، داڑھی مبارک گھنی، آخری عمر میں جب مہندی لگاتے تو اتنی خوبصورت معلوم ہوتی کہ جیسے طلاء کی تاریں چمکتی ہیں۔

فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

اخلاق حمیدہ اور محاسن وحیدہ کا طرز عمل

حضرت قبلہ استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں نہایت ہی سادگی اور انکساری تھی۔ خدمت خلق عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ طالب علمی کے زمانہ میں اپنی روٹی لینے کے لئے خود شہر میں جایا کرتے تھے۔ مسجد کے امام نے جب آپ کی عادات کریمہ اور ملکی صفات کو دیکھا اور آپ کی ذہانت سے مطلع ہوئے تو آپ کو روٹی لانے سے روک دیا اور آپ کے لئے خود شہر سے روٹی لانے لگے اور اس کام میں فخر محسوس کرنے لگے۔

قابل رشک معمولات کا حسین تناظر

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے تمام عمر نہایت سادگی سے بے لوث خدمت دین اور مجاہدات ریاضات میں گزار دی۔ تمام دن سینکڑوں تشنگان علوم ظاہریہ و باطنیہ کو زلال فیض سے سیراب فرماتے اور خلق خدا کی اصلاح فرماتے۔ مسلمان تو مسلمان ہندو بھی اس سرچشمہ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔

مولوی غلام یسین صاحب کا بیان ہے کہ قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اپنے وجود کی کوئی پرواہ نہیں کی سخت تر مجاہدات و ریاضات کر کے اپنے آپ کو کمزور کر دیا دن میں تدریس و تبلیغ کی عظیم مصروفیت سے لمحہ بھر فرصت نہیں ملتی اور رات کا یہ عالم ہے کہ تمام رات آنکھوں میں گزار دی میں نے

اگر رات تو آرام کی گزارا کریں لیکن آپ نے صرف تبسم فرمانے کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔

فخر الاتقیاء والاصفیا فقیر سلطان علی صاحب خلیفہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم میاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاتحہ خوانی کے لئے شاہ والا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس گرم رہی رات کو میں حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر وفکر میں گزار دی اور [illegible] کے لئے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی کبھی بازو کی ٹیک لگا لیتے تھے کبھی دائیں بازو کی اور کبھی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزاری۔

فقیہ العصر استاذ العلماء کی نرینہ اولاد

اللہ قدوس نے قبلہ فقیہ العرب والعجم کو تین فرزند عطا فرمائے۔

(۱) مولانا صاحبزادہ محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت قبلہ تاج الفقہاء صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔

(۳) حضرت صاحبزادہ علامہ محمد فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت فقیہ العصر کے مندرجہ بالا صاحبزدگان محتاج تعارف نہیں۔ بخوف طوالت یہاں ان کا ذکر نہیں کیا جاتا ہم ان کا تذکرہ اپنے اپنے مقام پر کریں گے۔

کرامات

حضرت قبلہ استاذ العلماء فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کی شخصیت ریاضات و مجاہدات سے عبارت ہے۔ جس طرح اللہ قدوس نے آپ کو علم شریعت کی ترویج واشاعت کے لئے منتخب فرمالیا تھا اسی طرح علم طریقت اور علم حقیقت کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھی آپ ہی کو منتخب فرمایا۔ آپ کی تمام کرامات کو احاطہ تحریر میں لانا انتہائی دشوار امر ہے۔ البتہ کچھ کرامات کا ذکر ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرسکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ فتح خان نامی ایک شخص کو کسی باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ وہ شخص اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا کہ اس نے کتے کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔ جب ظاہری علاج سے کچھ افاقہ نہ ہوا تو اس کے اعزا و اقارب حضرت قبلہ استاذ العلماء فقیہ العصر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گریہ وزاری کرنے لگے کہ حضور فتح خان تو مرنے والا ہے حضرت قبلہ فقیہ العصر اس کے گھر تشریف لے گئے تو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھ کر جوش سے فرمایا کہ اسے کھول دو جب اسے کھولا گیا آپ نے اسے

ایک بھیانک عذاب سے نجات ملی کہتے ہیں کہ بعد میں وہ (۴۵) سال تک زندہ رہا اور فتح خان باؤلا کے نام سے مشہور ہوگیا جس کو تقریباً تمام علاقہ جانتا ہے۔

اسی طرح ایک آدمی کا ایک قیمتی بیل باؤلا ہوگیا اس کے مالک نے حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر دہائی دی۔ عرض کرنے لگا حضور میرا ہزار روپیہ کی قیمت والا بیل ضائع ہونے کو ہے آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ وہ شخص عرض کرنے لگا کہ بیل بڑا سرکش ہے اس پر ستم یہ کہ وہ اب باؤلا بھی ہو چکا ہے اسے یہاں تک لانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ آپ نے اسے تعویذ لکھ کر دیا اور فرمایا کہ یہ اسے کسی طریقہ سے کھلا دینا وہ خود بخود آجائے گا۔ اس شخص نے وہ تعویذ بیل کو کھلا دیا اس کی رسیاں کھول دیں اور اسے قبلہ فقیہ العصر کے آستانہ کی طرف متوجہ کیا وہ بیل خود بخود اس راستہ پر ایسے چل پڑا جیسے ہمیشہ سے چلتا آیا ہو۔ آپ نے اسے ایک درخت کے ساتھ بندھوایا۔ آنکھوں پر پٹی بندھوائی اور تین دن تک اسے روٹی پر کچھ لکھ کر کھلاتے رہے۔ جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ صحیح اور درست تھا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

استاذ العرب والعجم ماہر معقولات و منقولات حضرت قبلہ علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بندیال میں پڑھتا تو حضرت قبلہ فقیہ العصر کو بیماری لاحق ہوئی جس سے آپ کو زبردست تکلیف رہی۔ تقریباً آپ چھ ماہ بستر علالت پر رہے دیگر تمام طلباء اور مدارس میں چلے گئے صرف میں آپ کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تم کو علم نافع عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ استاذی المکرم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں پریشان رہتا تھا کہ درس نظامی میں علوم عالیہ بڑے مشکل ہیں جب کہ پڑھنے کے وقت بصد مشکل سبق سمجھ میں آتا ہے تو بعد از تحصیل کیا ہوگا۔ اس وقت تو سابقہ کتب بالکل بھول جائیں گی لیکن اساتذہ کی دعاؤں کا اثر ہو کر رہا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل عظیم کیا کہ بلا تکلیف علم نصیب ہوا۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

فقیہ العصر کی بادلوں پر حکومت

ہوگئی تھیں۔ آسمان قطرہ برسانے پر نظر نہ آتا تھا۔ لوگوں کے مال مویشی ہلاک ہو رہے تھے۔ قحط کے قدم تقدیر کی دہلیز پر نظر آ رہے تھے۔ سارے گاؤں والے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی قبلہ باران رحمت کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمانے کے بعد اپنے خادم سے کہا کہ کسی چیز سے باہر پانی کے لئے راستہ بنا دے۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑا کر کہا کہ آسمان پر تو کوئی بادل کا ٹکڑہ بھی نہیں میں صبح راستہ بنا دوں گا۔ آپ نے فرمایا میں جو تمہیں کہہ رہا ہوں وہ کرو تمہیں کیا معلوم کہ آنے والی گھڑی میں خدا کیا کرنے والا ہے۔ خادم ابھی راستہ بنانے کے کام سے فارغ نہ ہوا تھا کہ آسمان کی ایک جانب سے گہرا بادل اٹھا اور جل تھل ایک ہوگئے۔ صبح کے وقت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب کس طرح راستہ بناؤ گے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

قبلہ فقیہ العصر کی یادگار جامعہ مظہریہ امدادیہ

حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کوئی نصف صدی سے کچھ کم عرصہ تک بندیال میں سفرگاہ تحقیق کی منزل بنے رہے آپ کے وصال کے بعد رشد و ہدایت کے اس مینار کی روشنی جس کی ضیاء بار شعاعوں سے مسحور ہو کر یمین و یسار سے علم کے متوالے دوڑے دوڑے آتے کچھ کم ہوگئی۔ حضرت قبلہ فقیہ العصر نے اپنے پیچھے دو صاحبزادگان حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب و مولانا محمد فضل الحق کو چھوڑا جن سے علوم کی تکمیل اور تربیت کی ضرورت تھی لہٰذا اہل بندیال نے صاحبزادگان اور دیگر طلباء کی تعلیم کے لئے دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کی بنیاد رکھی اور استاذ العلماء بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید مولانا محمد سعید صاحب (ٹمن ملتان) کے ہاتھوں جامعہ کی تدریسی زندگی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مولانا عبدالغفور حفیظ صاحب بانڈی والے اور علامہ علی محمد صاحب پدھراڑوی نے بھی تدریسی خدمات کو جاری رکھا۔ کچھ عرصہ معقولات کے امام مولانا محمد دین صاحب بدھوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مگر دینی خدمات کے وہ بے غرض تنویریں جن سے اہل بندیال مانوس تھے ابھی تک حاصل نہ ہوئی تھیں۔ آخر ڈھونڈنے والوں کی نگاہیں عصر حاضر کے سب سے بڑے فاضل استاذ الاساتذہ جامع المعقول والمنقول امام المعلمین استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی نور اللہ مرقدہٗ تلمیذ ارشد حضرت استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو ڈھونڈ لائیں۔ الاستاذ المطلق علامہ بندیالوی کی تشریف آوری کے بعد ہر طرف سے تشنگان علوم پروانہ وار ٹوٹ پڑے اور عظمت رفتہ کی یاد ایک بار پھر تازہ ہوگئی۔

وللہ الحمد علی التمام۔

والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام۔

امام المدرسین جامع المعقول والمنقول حضرت قبلہ

علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی وشجرۂ نسب

محقق العرب والعجم حضرت علامہ ملک عطا محمد اعوان بن ملک اللہ بخش اعوان بن غلام محمد اعوان بن محمد چراغ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

تاریخ ولادت

عطاء الملت والدین فاضل بندیال حضرت قبلہ علامہ عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے بارے میں تذکرہ نگار کی رائے یہ ہے کہ آپ ۱۹۱۶ء میں موضع پدھراڑ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کی تعارفی نوعیت

محقق العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے گورنمنٹ پرائمری سکول پدھراڑ میں داخلہ لیا اور اسی سکول میں پرائمری کا امتحان دے کر اعلیٰ پوزیشن میں کامیابی حاصل کی۔

علم ریاضی میں وحیدانہ ملکہ

احقر کا ذاتی تجربہ ہے کہ جب ہم سراجی پڑھتے تھے۔ سراجی کے مسائل مشکلہ (تصحیح مناسخہ وغیرہ) ایسے آسان طریقہ میں حل فرماتے دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ آپ نے ریاضی میں M.A کیا ہوا ہے۔ ملکہ تفہیم آپ میں بہت زیادہ تھا۔ چٹکیوں میں مسائل دقیقہ حل فرمانا آپ کا ہی خاصہ تھا۔

ملک اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ دینی

زبدۃ العلماء رئیس المناطقہ رحمۃ اللہ علیہ کے چار بھائی تھے آپ کے والد گرامی ملک اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش یہی تھی کہ آپ کے تمام بچے حافظ قرآن ہوں۔ الغرض! اسی خواہش کی تکمیل کے لئے انہوں نے وحید العصر فرید الدھر رحمۃ اللہ علیہ کو ضلع جہلم چکوال کے ایک چھوٹے سے دور افتادہ گاؤں ''وسنال'' میں حافظ اللہ بخش بن قاضی سراج احمد کی خدمت میں ۲۸۔۱۹۲۷ء میں بھیجا۔ آپ تین سال کے عرصہ میں حفظ قرآن کریم سے مشرف ہوئے۔

مولانا علی محمد برادر مکرم محقق العرب والعجم

سند الاساتذہ فرید الدھر کے برادر مکرم مولانا علی محمد رحمۃ اللہ علیہ عالم جوانی میں انتقال کر گئے۔ انہوں نے تمام کتب درسیہ آپ سے پڑھیں اور دورۂ حدیث شریف بریلی شریف میں محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔

زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات

۱۹۲۶ء میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضل فرمایا اور مرجع المحققین والمدققین کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضور سند العلماء اس زیارت کا تحدیث نعمت کے طور پر تذکرہ یوں فرماتے ہیں۔

''اس وقت میری عمر صرف دس سال کے قریب تھی جب مجھ پر آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احسان عظیم فرمایا اور اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرواز فرما رہے ہیں مجھے پتہ چلا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور پرواز فرما رہے ہیں، بس میں نے کہا کہ میں بھی اڑنا چاہتا ہوں اور پھر میں نے اڑنا شروع کر دیا۔

آج مجھے جو مقام ملا اور جو شہرت ملی میں سمجھتا ہوں کہ اس خواب کی برکت ہے۔

متعدد جامعات میں دینی تعلیم کے مراحل

جامعہ اولیٰ

بحر علم ''وسنال'' ضلع جہلم سے حفظ قرآن کے بعد وسنال میں ہی مقیم مولانا قاضی محمد بشیر صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتب کریما، پند نامہ، نام حق وغیرہ پڑھیں۔ قاضی صاحب کے علاوہ مولانا محمد امیر صاحب اور مولانا فضل کریم صاحب سے بھی اکتساب فیض کیا۔

جامعہ ثانیہ

اب دل میں مزید دینی تعلیم کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ۱۹۳۳ء میں استاذ العلماء فقیہ العصر فرید الدھر امام العلم والحکمت حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۳۶ھ) کی خدمت میں سات یا آٹھ سال کے عرصہ میں فارسی کی گلستان، بوستان، یوسف زلیخا، سکندر نامہ اور دیگر رسائل فارسی اس طرح پڑھے کہ فارسی دان بن گئے۔ علم صرف میں صرف بہائی، قانونچہ سے شافیہ تک مکمل اس لگن اور محنت شاقہ سے پڑھا کہ علم صرف کے تمام قواعد مستحضر اور تمام رموز صرفیہ سے اس طرح واقف ہو گئے کہ صرف کے امام بن گئے۔ علم نحو میں نحو میر، کافیہ، عبد الرسول اور

الفیہ پڑھیں۔ رضی کافیہ، مغنی اللبیب کے مشکل مسائل ازبر ہو گئے اور ایسے ذہن نشین ہو گئے کہ وقت کے امام النحو بن گئے۔ اصول فقہ میں اصول الشاشی، نور الانوار، حسامی تک اور فقہ میں قدوری سے وقایہ تک یوں پڑھا کہ تمام ابحاث مشکلہ اور جزئیات دقیقہ پر اس طرح حاوی ہو گئے کہ اپنے عصر کے امام الفقہ بن گئے۔ منطق کی قطبی وغیرہ اس انداز سے پڑھی کہ اپنے وقت کے امام العقول بن گئے۔

فقیہ العصر امام العلم والحکمت حضرت قبلہ علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایام بیماری اور حضرت علامہ عطا محمد کی خدمت گزاری

فاضل بندیال حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ بندیال شریف میں سات یا آٹھ سال کے عرصہ تعلیم میں اپنے مربی و مشفق استاذ محترم کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ یہاں تک کہ استاذ الکل بیمار ہو گئے اور چھ ماہ تک اسباق کا سلسلہ منقطع رہا لیکن اس کے باوجود خدمت گزاری کا سلسلہ جاری رہا اور پوری محبت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے۔ کسی دوسری جگہ جانے کا خیال تک نہ کیا۔ آخر خود استاذ العلماء کے فرمانے پر علامۃ الدھر حضرت مولانا مہر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اچھرہ لاہور تشریف لے گئے۔

جامعہ ثالثہ

استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۴۰-۱۹۳۹ء میں علامہ زمان حضرت مولانا مہر محمد صاحب قدس سرہ کی خدمت میں اچھرہ لاہور چلے گئے اور وہاں دو سال تک جامعہ فتحیہ اچھرہ میں علامۃ العصر سے مختصر المعانی، مطول ملا حسن، قاضی مبارک، حمد اللہ شرح عقائد، خیالی اور امور عامہ وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ استاذ الکل مولانا مہر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف پڑھیں۔ انہوں نے آپ کو اس قدر محنت سے پڑھایا کہ سلطان العلوم بنا دیا۔

محبت استاذ میں وحیدانہ کردار

حضرت محقق العرب والعجم اپنے مشفق اور مربی استاذ محترم کے حکم پر اچھرہ پڑھتے تو رہے مگر نیازمندی کا عالم یہ تھا کہ تعطیلات کے موقع پر پہلے بندیال شریف اپنے مربی اور مشفق استاذ کی خدمت میں حاضری دیتے پھر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتے حالانکہ گھر بندیال شریف سے پہلے خوشاب سے راستے میں پڑتا تھا اور پھر دو تین دن خدمت استاذ میں قیام فرماتے اور بے شمار مسائل ضروریہ پر گھنٹوں گفتگو فرماتے اور اپنی مکمل تسلی و تشفی کے بعد ہی گھر کے لئے عازم سفر ہوتے۔

حضرت سلطان العلوم کے دل میں اللہ تعالیٰ نے وافر مقدار میں اپنے اساتذہ کی بڑی محبت اور عقیدت

رکھ دی اسی محبت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان تدریس کا بدر منیر بنا دیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

تحدیث نعمت

حضرت قبلہ محقق العرب والعجم تحدیث نعمت کے طور پر یوں فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ اپنے استاذ کی خدمت کرتا اور دعائیں لیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کئی ساتھی ایسے تھے جو میرے خیال میں مجھ سے زیادہ لائق تھے مگر آج ان کا کوئی نام نہیں اور ہر سو عطا محمد بندیالوی اور عطا محمد بندیالوی کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے جو کام لیا اور مجھے جتنی شہرت ملی ہے یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد بندیالوی کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت در حقیقت بندیال کی ہی عظمت ہے

علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور شہرت کا باعث بندیال ہے جبکہ آپ کی یہ شہرت اور عظمت آپ کے مربی اور مشفق استاذ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے اور آپ کے مربی استاذ کی محنت شاقہ نے آسمان علم و حکمت کا آفتاب مہتاب بنا دیا۔

قابل رشک ذہانت اور فطانت

حضرت محقق العرب والعجم جن دنوں میں اچھرہ میں زیر تعلیم تھے تو وہاں امتحان لینے کے لئے اس وقت کے دو بہت بڑے فاضل کو بلایا گیا ان میں سے ایک پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر سید محمد طلحہ اور دوسرے دیوبند کے مشہور مدرس مولوی رسول خان تھے۔ جن کا نام سن کر طلباء کانپ جاتے تھے۔ ان دونوں حضرات نے فاضل بندیال علامہ بندیالوی سے مطول کا امتحان لیا اور خاص علمی بحث جو کیف قار اور اجزاء پر مشتمل تھی امتحان کے بعد آپ کی علمی قابلیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آپ نے ایک ہونہار اور سریع الفہم طالب ہونے کا ثبوت دیا۔

جامعہ رابعہ

دو سال اچھرہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد چھ ماہ تک موضع انھی ضلع گجرات میں مولانا علامہ غلام رسول صاحب سے اکتساب فیض کیا اور آپ سے منطق اور فلسفہ کی کچھ کتابیں پڑھیں۔

جامعہ خامسہ

میں شمس بازغہ اور شرح عقائد خیالی پڑھیں۔

جامعہ سادسہ

جامعہ نعمانیہ کے بعد بھیرہ ضلع سرگودھا میں فاضل اجل مولانا علامہ غلام محمود رحمۃ اللہ علیہ سے تصریح اور شرح چغمینی وغیرہ پڑھیں۔

الحاصل حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ دس سال کے عرصہ میں نادر روزگار اساتذہ سے کسب فیض کر کے آسمان علم و فضل کے آفتاب مہتاب بن گئے۔

فرائض تدریس

تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد دنیائے تدریس کے تاجدار نے ۴۱-۱۹۴۰ء میں تدریس کا آغاز کیا۔ آپ ایسے جامع الصفات صاحب فطانت و ذہانت اور سرچشمہ برکات تھے کہ کسی دارالعلوم کے محتاج نہ تھے بلکہ عالم اسلام کا ہر دارالعلوم تدریس میں آپ کا محتاج تھا۔

آپ نے مختلف مدارس عربیہ میں تشنگان علم کو سیراب کیا اور اپنے فیض کے موتی بکھیرے۔

مقامات تدریس

المقام الاوّل

حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ فتحیہ اچھرہ لاہور سے اپنی فقید المثال تدریس کا آغاز کیا۔ اور پہلے سال ہی ملا حسن، قاضی حمد اللہ، توضیح تلویح و تنقیح جیسی کتب غامضہ سمیت تیرہ اسباق زیر تدریس رکھے جس سے آپ کے علمی کمالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے محقق مدرس سالہا سال تجربہ تدریس کے بعد بھی ان مذکورہ کتب کو بآسانی نہیں پڑھا سکتے۔ مگر آپ کی تدریس کا یہ عالم تھا کہ سبق کی تقریر کو سن کر اور مشکل مقامات کو بالکل آسان ہوتا دیکھ کر تلامذہ عش عش کر اٹھتے۔ مدرسہ فتحیہ میں تدریس کے زمانہ میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے آپ سے تفسیر بیضاوی اور اقلیدس وغیرہ پڑھیں۔

المقام الثانی

۱۹۴۳ء میں لاہور میں ہی سید المفسرین حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر جامعہ حزب الاحناف میں تدریس پر فائز ہوئے اور ایک سال تک طلباء کو

اسی دوران شارح بخاری حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی صاحب نے آپ سے بیضاوی شریف ہدیہ سعیدیہ اور مختصر المعانی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

المقام الثالث

دارالعلوم حزب الاحناف کے بعد ۱۹۴۴ء میں حضرت ملک المدرسین مدرسہ اسلامیہ ''رانیا'' ضلع حصار ہندوستان تشریف لے گئے اور وہاں ایک سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

المقام الرابع

۴۶-۱۹۴۵ء میں مفسر قرآن حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری کے والد گرامی پیر محمد شاہ صاحب کی دعوت پر آپ جامعہ محمدیہ غوثیہ تشریف لے گئے اور تین سال تک تعلیم کے فرائض سرانجام دیئے۔

ان دنوں پیر محمد کرم شاہ فاضل عربی کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے اشارات ابن سینا کے کچھ اسباق پڑھے اور نور الانوار کے چند مقامات پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

المقام الخامس

بھیرہ شریف میں تدریس کرنے کے بعد حضرت قبلہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام والمسلمین پیر طریقت حضرت علامہ مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر سیال شریف کے لئے رخت سفر باندھا اور دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام تشریف لے گئے اور وہاں آٹھ سال تک مسند تدریس پر فائز رہے۔

المقام السادس

آٹھ سال تک سیال شریف میں خدمت دین کے بعد حضرت استاذ العلماء محقق العرب والعجم جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف اسلام آباد میں ایک سال تک مسند تدریس کو زینت بخشی۔

المقام السابع

گولڑہ شریف کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف ضلع خوشاب تشریف لائے اور تقریباً (۲۳) سال کے عرصۂ دراز تک یہاں اپنے استاذ گرامی مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان علم و حکمت کو جاری رکھا۔

علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا وقار بندیال ہی کا وقار ہے

بندیال کی مقدس زمین میں وافر مقدار میں برکت رکھ دی ہے۔ جس نے بھی بندیال شریف میں حضرت قبلہ فاضل بندیال کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے وہی محقق استاذ بن گیا۔ آج شرق وغرب جنوب وشمال میں علم وحکمت کے چراغ روشنیاں دے رہے ہیں یہ سب اسی فاضل بندیال علامہ عطامحمد بندیالوی کا فیض ہے مگر راقم کا یہ نظریہ ہے کہ اصل میں یہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی اکتساب کی تجلیات ہیں۔

المقام الثامن

بندیال شریف میں عرصہ دراز سے لوگوں کے دلوں کو روشن کرنے کے بعد رشد وہدایت کا مینار وڑچھ شریف کو روشن کرنے کے لئے وڑچھ شریف ضلع خوشاب تشریف لائے اور دو سال تک وڑچھ شریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ وڑچھ کے بعد استاذ العرب والعجم پھر واپس بندیال تشریف لائے پھر کچھ عرصہ تک منصب تدریس پر فائز رہے۔

المقام التاسع

بندیال شریف میں دوبارہ تدریس کے دوران مولانا غلام نبی صاحب نے خوب اصرار کیا اور استاذ الاساتذہ کو کراچی لے گئے۔ کراچی میں تین سال تک دارالعلوم جامعہ حامدیہ میں علوم وفنون کا فیضان جاری رکھا۔

المقام العاشر

کراچی کے بعد استاذ العرب والعجم مکھڈ شریف ضلع اٹک تشریف لے گئے اور وہاں تین سال علوم وفنون پڑھاتے رہے۔

المقام الحادی عشر

مکھڈ شریف میں تین سال تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف میں الحافظ الشیخ پیر سید جلال الدین شاہ صاحب کی مسند پر شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز رہتے ہوئے تین سال تک تشنگان علوم وفنون کو سیراب فرمایا۔

جامعہ محمدیہ رضویہ میں آپ سے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی فاضل بغداد یونیورسٹی نے زانوئے تلمذ تہہ کر کے علوم وفنون کی کتب متعدد پڑھ کر اپنے ذہن کو خوب جلا بخشی۔

جامعہ محمدیہ بھکھی شریف میں تین سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد مرکز علم وحکمت بندیال شریف میں دوبارہ تشریف لائے۔ بندیال کے جس آفتاب علم وحکمت سے روشنی

حاصل کر کے عالم اسلام کے اذہان وافکار کو جلا بخشے گئے تھے اب پھر محقق العرب والعجم فاضل بندیال بندیال میں تشریف لا کر بحر علم وحکمت سے تشنگانِ علوم کو سیراب کرنے لگے۔

سند الحدیث والفقہ

۱۹۴۸ء میں حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی (بابوجی) کے ساتھ بغداد شریف حاضر ہوئے اسی موقع پر جامع امام اعظم بغداد شریف کے خطیب حضرت علامہ مولانا شیخ عبدالقادر آفندی رحمۃ اللہ علیہ سے سند حدیث اور فقہ حاصل کی۔

سیرت میں منفرد

فاضل بندیال سید المحققین تاج المدققین اخلاق میں وحدت رکھتے تھے تواضع میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ امام المناطقہ ہونے کے باوجود آپ نے مناطقہ کی طرح خشکی اور کرختگی کے جراثیم کو اپنے قریب تک آنے کی راہ نہ دی بلکہ تواضع وانکساری، عاجزی کو جزو لاینفک بنا رکھا تھا۔

علم وفضل کے کوہ ہمالہ ہونے کے باوجود عجب خود بینی اور ریاکاری سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے تھے۔ آپ میں کثیر علم وفضل کے باوجود خودستائی، خودنمائی اور بوئے کبر نہ تھی بلکہ عظیم علمی جلالت کے باوجود انتہائی سادہ زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ نہ آپ نے کبھی علامہ کہلوانے کا شوق پالا نہ لیڈر بننے کا ڈول ڈالا۔ اگلی صف میں بیٹھنے کے عادی نہ تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ علامہ غزالی زماں رازی دوراں سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ آپ کے پیچھے بیٹھنے میں عزت محسوس کرتے تھے۔ آپ نے کبھی نہ چاہا کہ دنیا ان کے گھٹنے چھوئے، آپ کے ہاتھ چومے البتہ مولانا احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نامور لوگ آپ سے ملتے وقت آپ کے سامنے جھکنا اپنی سعادت سمجھتے تھے اور آپ کے ہاتھ چومتے تھے۔ سند المحققین حضرت علامہ عبدالحق بندیالوی صاحب کو بھی پاؤں چومتے دیکھا گیا۔

استاذ العرب والعجم علامہ عطامحمد بندیالوی کی نظر میں علماء کی عظمت

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ علماء کو خاطر میں نہیں لاتے ان کے شبہ کے ازالہ کے لئے ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں ہم عصر علماء کی بہت عظمت ہے۔ آپ اپنے ہم عصر علماء کو اچھے الفاظ سے یاد فرماتے تھے۔ احقر الناس اسفل العباد بھکھی شریف پڑھنے کے بعد بندیال شریف محقق العصر وفرید الدھر علامہ عطامحمد

بندیالوی کے پاس زانوئے تلمذ تہہ کرنے کے لئے حاضر ہوا کچھ سال پڑھنے کے بعد راقم الحروف جامعہ کے صحن میں کھڑا تھا اتفاق سے حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ پہلے کہاں پڑھتے رہے ہیں نے عرض کیا حضور دو سال بھکھی شریف پڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمانے لگے وہاں کیا پڑھ کر آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور سلم العلوم تو جلال الملت والدین حضرت قبلہ پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہے اور دیگر اسباق دوسرے اساتذہ کے پاس تھے۔

فرمانے لگے کہ سلم العلوم کیسے پڑھاتے تھے میں نے عرض کیا حضور خوب سیر حاصل بحث اس طرح کرتے کہ سلم العلوم کے مخفی گوشے آپ کے بیان سے عیاں ہو جاتے۔ پھر فرمانے لگے مولانا محمد نواز صاحب قبلہ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا حضور وہ پڑھاتے تو ہیں مگر ان کی بینائی کچھ کمزور ہو چکی ہے جس کی وجہ سے کتاب آنکھوں کے قریب لے جا کر پڑھاتے ہیں مجھے فرماتے ہیں ''اب ان کو کتاب دیکھنے کی کیا ضرورت رہ گئی ہے طالب علم عبارت پڑھیں اور آپ تقریر فرمائیں۔ بس یہی کافی ہے''۔

آپ کا یہی جملہ ان لوگوں کے لئے کافی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہمعصر علماء اور مدرسین کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

سادگی میں انفرادیت

سادگی میں اپنی مثال آپ ہی تھے جو شخص بھی آپ کے علم و فضل کے بارے میں سنتا آپ کے طرز تدریس میں انفرادیت کے بارے میں اسے معلوم ہوتا تو اس کے دل میں شوق دیدار پیدا ہوتا۔ اب وہ ذہن میں خیالی تصویر بناتا کہ آپ ایسے ہوں گے، اونچی مسند پر بیٹھے ہوں گے وغیرہ مگر جب آپ کا دیدار کرتا تو یکسر مختلف پاتا۔

کچھ ایسا ہی پروفیسر معین نظامی صاحب کے ساتھ ہوا آپ لکھتے ہیں۔

''میں نے بکثرت آپ کی علمیت و فضیلت کا سن کر دل و دماغ میں آپ کی ایک خیالی تصویر بنا رکھی تھی کہ ایک لمبا تڑنگا موٹا تازہ پہلوان نما عالم دین سرمہ اور عطر لگائے ہوئے عمامہ و عباء میں ملبوس...... مگر آپ کو دیکھ کر خیالی تصویر تو بیچاری کرچی کرچی ہو گئی۔ سننے کو جی نہیں چاہتا تھا کہ یہ ہیں امام المعقول والمنقول حضرت علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی جن کا ذکر کرتے کرتے دادا جان (حضرت علامہ مولانا سدید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ) تھکتے نہیں تھے۔

میانہ قد اور پورے بدن پر غیر ضروری گوشت کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا سادہ سے کپڑوں

میں ملبوس تھے چونکہ سردیوں کا موسم تھا اس لئے ایک کھلی سی گرم ٹوپی نے آپ کے آدھے کان ڈھانپ رکھے تھے۔ پہننے کے لئے کوئی عام سی چپل تھی نہ سرمہ نہ عطر نہ عمامہ نہ قبا، نہ رعونت۔ وہ علم و فضل کا ایک چلتا پھرتا ہیولی تھے اور بس۔

ہاں! مجھے آپ کی ذہین و فطین آنکھوں کی چمک، لب و لہجے کے استحکام، قوت فیصلہ کی استواری، صاف گوئی اور ایثار نے بہت متاثر کیا۔

حضرت امام المدرسین انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے ابتدائی دور میں جب آپ گولڑہ شریف عرسوں پر جاتے تھے تو اپنا بستر ساتھ لے کر جاتے تھے وجہ یہ بتاتے کہ جو بستر لنگر سے ملے گا وہ کسی اور زائر کے کام آسکتا ہے میں پیر خانے پر بوجھ کیوں بنوں؟ کپڑے کی سادہ ٹوپی سر پر رکھتے تہبند استعمال کرتے، کھانے میں جو کچھ مل جاتا بخوشی کھا لیتے۔ اپنے پیر خانے میں کبھی بھی پنکھے اور باتھ روم والے یا ایئر کنڈیشنر کمرے کا مطالبہ نہیں کیا۔ فرمایا کرتے تھے حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب ہجوم زائرین زیادہ ہوا اور لنگر میں آجکل کی سہولتیں میسر نہ تھیں تو بعض اوقات اپنا بستر باغ میں زمین پر بچھا لیتا اور رات گزار لیا کرتا تھا۔

استغناء نفس کی انفرادی نوعیت

حضرت استاذ الاساتذہ توکل و غناء اور صبر و استقلال کے پیکر تھے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار اور جاگیردار آپ کے عقیدت مند تھے لیکن آپ نے پرتعیش زندگی گزارنے کی بجائے للّٰہیت کے جذبے سے سرشار ہو کر درویشانہ زندگی کو ترجیح دی۔ سینکڑوں علماء کے استاذ ہونے کے باوجود انداز عمر بھر طالبعلمانہ رکھا۔ علمی اور دینی حلقوں میں آپ کی شہرت بوئے گل کی طرح پھیلی ہوئی تھی مگر آپ زندگی بھر ایک سادہ دور دراز گمنام پہاڑی علاقہ میں رہے مگر یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ کی تدریس کے چراغ شرق و غرب میں جلتے رہے اور قیامت تک یہی چراغ جلیں گے بجھیں گے نہیں۔

حضرت محقق الملت والدین ہمیشہ تشہیر سے بچتے رہے۔ آپ کو نام سے نہیں کام سے لگاؤ رہا نہ ظاہر پر مرتے تھے نہ جلسوں میں برستے تھے نہ عباء اوڑھتے نہ کلاہ پہنتے تھے سادہ پوش اور سادہ دل تھے ظاہری لبادہ یا لباس کو عزت کا معیار قرار نہ دیا۔

استاذ العلماء کے شاگرد حافظ محمد ناظر سیالوی استاذ گرامی کی شان استغناء کا آنکھوں دیکھا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز غزالی زمان رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہ بندیال شریف استاذ العرب والعجم کے پاس تشریف لائے فرمایا میں جامعہ عباسیہ بہاولپور (بہاولپور

روپے تنخواہ پیش کرے گی۔ گاڑی، بنگلہ اور دیگر ضروریات کا انتظام واہتمام ہوگا۔ آپ اس پیشکش کو قبول فرمائیں اور بہاولپور یونیورسٹی کی اس ملازمت کے لئے مان جائیں۔

واضح رہے کہ اس وقت (غالباً ۱۹۶۳ء) استاذ گرامی کی ماہانہ تنخواہ صرف ۳۵۰ روپے تھی۔ رات بھر قبلہ کاظمی شاہ صاحب کا اصرار رہا۔

آپ نے جواب میں فرمایا: قبلہ شاہ صاحب! میں دو وجوں سے یہ پیشکش قبول کرنے سے معذور ہوں۔

(۱) اپنے مربی و مشفق استاذ کبیر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ویران کرنے کی ہمت نہیں۔

(۲) میرے اساتذۂ کرام نے بھی گھنٹیوں پر کبھی نہیں پڑھایا۔ (مراد یہ تھی کہ پریڈ ختم ہونے پر گھنٹی بجتی ہے اور کلاس ختم ہو جاتی ہے چاہے سبق مکمل ہو یا نہ ہو) اور میں بھی گھنٹیوں پر نہیں پڑھانا چاہتا۔ جب تک بات مکمل نہ ہو جائے اور طلباء مطمئن نہ ہو جائیں چاہے ۳ گھنٹے صرف ہوں یا زیادہ میں سبق نہیں چھوڑتا۔

صبح میں استاذ العلماء کی خدمت میں اخبار بینی کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا حضور رات والی ملاقات کا کیا بنا۔ آپ نے تمام تفصیل ارشاد فرمائی۔ میں نے عرض کیا، آپ مان جاتے۔ ہم بھی اس بہانے گاڑی میں سفر کرتے کار میں گھومتے پھرتے۔ دس ہزار روپے تنخواہ بھی آپ کو ملتی بنگلہ بھی ہمیں دیکھنا نصیب ہوتا اور اس برکت سے ہمیں جامعہ بہاولپور کی سند بھی مل جاتی۔ انتہائی ناراضگی سے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

(۱) یہ میرے استاذ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت ہے کہ یہاں بندیال کی نسبت بہاولپور کی سند سے زیادہ اہم ہے۔

(۲) اگر آدمی پیسوں کا سوچنے لگے تو دین کا کام تو پھر ہو گیا۔ اللہ اکبر! ساڑھے تین سو روپے کے مقابلہ میں دس ہزار روپے کو خاطر میں نہ لائے۔ طعام و قیام کی سہولتوں اور آمد و رفت کی آسانیوں کو نہ دیکھا۔ الحاصل محقق العرب والعجم کو دوسرے مدارس میں بڑی تنخواہوں اور سہولتوں کی پیشکش ہوتی تھی مگر آپ نے اپنے مربی اور مشفق استاذ کی مسند کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا اور استاذ گرامی کی نسبت کو قائم رکھا۔ سبحان اللہ ایسے لوگ شان استغنائی میں اپنے انظار و افکار کی معراج سمجھتے ہیں۔

عین ممکن ہے کہ آپ کا بھی یہی نظریہ ہو جو کہ بقول شاعر اس طرح ہے۔

چڑیوں کی طرح دانے پہ گرتا ہے کس لئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے فاضل بندیال آفتاب علم وحکمت حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ جب کسی خاص بندے کا انتخاب فرمایا کرتا ہے تو اس پر اپنی خصوصی رحمت سے استغناء، ذکاوت، فطانت، ملکہ بیان، محنت، فلاح، عزت، شہرت، خودداری، زہد و تقویٰ، علم وحکمت، صبر و قناعت، امامت، دیانت، اطاعت اور عبادت کے ابواب مفتوح فرما دیتا ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

بیعت اور مرشد گرامی سے عقیدت اور محبت میں انفرادیت

فاضل بندیال آفتاب علم وحکمت حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث زمان علامہ دوراں فاتح قادیان آفتاب گولڑہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں زمانہ طالب علمی آغاز جوانی میں بیعت کی۔

استاذ العرب والعجم فرماتے ہیں۔

''میں دوسرا پارہ پڑھتا تھا جب مجھے گولڑہ شریف میں حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف بیعت حاصل ہوا۔

بیعت کے بعد شیخ کی محبت دل میں اس قدر جوش مارنے لگی کہ سال میں کئی کئی دفعہ گولڑہ شریف حاضر ہوتے اور اپنے شیخ کی زیارت کرتے دل کو سکون پہنچاتے اور روحانی ارتقاء حاصل کرتے۔

آفتاب گولڑہ کی وفات کے بعد آپ کے اکلوتے فرزند ارجمند زینت السادات حضرت پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جی سرکار سے تجدید بیعت فرمائی تجدید بیعت کی وجہ یہ بیان فرماتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت بابو جی سرکار کو محض صاحبزادہ یا سجادہ نشین تصور کیا جائے بلکہ ان کا پورا پورا ادب واحترام اور عقیدت دل میں باقی رہے۔

تجدید بیعت کے لئے آپ نے بارہا حضرت بابو جی سرکار سے گزارش کی مگر حضرت ہر مرتبہ انکار فرماتے اور ارشاد فرماتے کیا بڑے حضرت کی بیعت ختم ہو گئی ہے۔

آخر آپ کے دل کی حسرت پوری ہوئی اور ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء بروز جمعہ کو آپ نے سفر بغداد کے موقع پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر التجاء کی کہ حضرت بابو جی سرکار مجھے بیعت فرمائیں۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت زینت السادات نے فخر سادات کے مزار اقدس کے قریب آپ کو اور محمد خان کناریاں ضلع گجرات کو شرف بیعت عطا فرمایا۔

شیخ سے والہانہ محبت کا حسین تناظر

آفتاب گولڑہ کی محبت آپ کے دل میں ایسی تھی کہ سال میں کئی مرتبہ آستانہ پر حاضری دیتے

اور ہر سال عرس کے موقع پر بلاناغہ تشریف لے جاتے تھے ایک موقعہ پر فرمایا۔

''بیعت کا اولین مقصد زمرۂ اولیاء کے ساتھ عقیدت وتعلق کا ٹکٹ حاصل کرنا ہے جس طرح ٹکٹ چیکر گاڑی سوار کا ٹکٹ دیکھ کر اسے کچھ نہیں کہتا اسی طرح انشاء اللہ العزیز قبر اور میدان حشر میں دامن اولیاء سے وابستگی کا ٹکٹ دیکھ کر عذاب قبر کے فرشتے ہمیں کچھ نہیں کہیں گے۔

سفر بغداد شریف

۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ میں حضرت پیر سید غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے مریدین کے جم غفیر کے ساتھ بغداد مقدس کا سفر کیا۔ حضرت قبلہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک سفر تھے۔

درس وتدریس سے والہانہ محبت

آپ نے سفر بغداد کے دوران بھی اپنے مشن درس وتدریس کو ترک نہ فرمایا۔ راستے میں حضرت شاہ محمد عبدالحق سجادہ نشین گولڑہ شریف نے آپ سے فلسفہ کی مشہور ومعروف کتاب میبذی اور منطق کی سلم العلوم پڑھیں۔

استاذ العرب والعجم فرماتے ہیں۔

''میں ہر ایک سبق کی تقریر پانچ چھ دفعہ صاحبزادہ عالی جاہ کی خدمت میں عرض کرتا پھر اتنی ہی دفعہ آپ اس کا اعادہ فرماتے پھر بندہ سبق کی تقریر کرتا جاتا تھا اور سجادہ نشین گولڑہ شریف ایک کاپی پر قلم بند کرتے جاتے تھے۔

امام المدرسین کا فوٹو کے بارے میں نظریہ

۲۷ مارچ کو کراچی میں ایک مشکل پیش آگئی جس کا تذکرہ حضرت ملک المدرسین نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

''آج حضرت قبلہ عالم مدظلہ العالی کا ارشاد ہوا کہ بغیر فوٹو کے عراق شریف کو جانا مشکل ہے لہٰذا ابھی فوٹو والا آئے گا۔ یہ بات سن کر طبیعت پر بڑا بوجھ پڑا کیونکہ ہم اس ذات گرامی کے دربار پر حاضر ہو رہے ہیں جس کو محی الدین کا لقب اس لئے عطا ہوا ہے کہ آپ نے شریعت مصطفویہ سے ہر ایک بدعت کو دور کر کے از سر نو دین کو زندہ کیا۔ اب اگر ہم ارتکاب بدعت کر کے آپ کے دربار پر حاضر ہوں تو بظاہر سوئے ادب ہے۔

جبکہ آپ نے ایک شرعی مسئلے کے پیش نظر فوٹو نہیں کھچوائی تھی، اس لئے پیر صاحب نے بھی اصرار نہیں فرمایا، بلکہ فرمایا: ''تصویر نہ بناؤ آئندہ دیکھا جائے گا''۔

چنانچہ یہ بغیر تصویر کے ۱۰ اپریل کو بغداد شریف پہنچ گئے۔ سیدنا غوث اعظم کے دربار کے خادم نے کہا کہ آپ کے پاسپورٹ پر تصویر نہیں ہے لہٰذا تصویر بنائیں۔

امام المعقول والمنقول یہ سن کر پریشان ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے یوں دعا کی۔

''اے اللہ! تو ہی عصیان سے بچانے والا ہے، اپنے محبوب سبحانی کے صدقے اس بلا کو اپنے عاجز بندے کے سر سے ٹال''۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ جلیلہ اور مرشد گرامی کی نظر عنایت سے مشکل آسان ہوگئی اور فوٹو سے مستثنیٰ قرار دے دیئے گئے۔ بغداد شریف، نجف شریف، کربلا معلی اور دیگر مزارات مقدسہ پر حاضری دی اور ۲۰ مئی کو واپس سیال شریف پہنچ گئے۔ آپ ان دنوں وہیں مدرس تھے۔

مرشد گرامی کی شفقت اور محبت

حضرت پیر سید غلام محی الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ملک المدرسین پر بڑی شفقت فرماتے تھے آپ کے علمی مقام کے صحیح قدرداں تھے اور آپ کی رائے کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سفر بغداد شریف میں ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو حضرت کی موجودگی میں فوٹو کا مسئلہ زیر بحث آگیا۔ حضرت استاذ الاساتذہ نے فرمایا کہ ''تصویر حرام ہے اگرچہ کسی امر مسنون کو ادا کرنے کے لئے ہی بنوائی جائے، کیونکہ فقہاء کا قاعدہ ہے کہ اگر سنت اور بدعت اس طرح جمع ہو جائیں کہ بدعت سے بچے بغیر سنت ادا نہ کی جائے۔ تو سنت ترک کردی جائے اس پر مجلس میں حاضر پیر بھائی بہت برہم ہوئے۔ حضرت ملک المدرسین فرماتے ہیں کہ: ''ہمارے حضرت دام ظلہ نے ان کو فرمایا یہ شرعی مسئلہ ہے اس میں رائے کو دخل نہیں ہے''۔

آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب

محقق العرب والعجم علامہ عطاء محمد بندیالوی علم صرف ونحو، منطق وفلسفہ، معقول ومنقول، ریاضی، تفسیر، اصول، حدیث اور اصول حدیث کی گتھیاں سلجھانے والے عالم اور اسلام کے عظیم شاہکار تھے۔

جانشین فقیہ العصر علامہ محمد عبدالحق بندیالوی، زید مجدہ فرماتے ہیں۔ قبلہ حضرت استاذی المکرم کو حضرت والدی مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت ومحبت تھی اور حضرت والدی بھی آپ کو لیاقت وشرافت وذہانت، متانت اور تابعداری و وفاداری بہت ہی عزیز جانتے تھے اور بے پناہ شفقت فرماتے تھے۔ بندہ جب سیال شریف آستانہ عالیہ کے مدرسہ ضیاء شمس الاسلام میں حضرت

والدی کے وصال باکمال کے بعد زیر تعلیم تھا تو حضرت استاذی المکرم کے پاس قاضی مبارک میر زاہد رسالہ قطبیہ اور امور عامہ جیسے اسباق شروع تھے۔ میں ان میں شامل تھا۔ ایک دن دوران سبق محبت بھرے لہجے میں استاذی المکرم نے فرمایا "اب تم بفضلہٖ تعالیٰ اتنا سمجھ کر پڑھتے ہو کہ اوپر سے کوئی مولوی آئے اور سنے تو یہ سمجھے گا کہ تم دوسری دفعہ یہ کتابیں پڑھ رہے ہو اور یہ تمہیں تمہارے عظیم والد کی دعا ہے اور مزید فرمایا:

"مجھے بھی انہی کی دعا ہے کہ دوران بیماری جب تمام ساتھی بندیال چھوڑ کر چلے گئے تو میں اکیلا حضرت کی خدمت کے لئے ٹھہر گیا تقریباً چھ ماہ بغیر اسباق کے ٹھہرا رہا۔ استاذ صاحب نے دل سے دعا کی اور میرا خواندہ ناخواندہ برابر ہوگیا۔ یعنی جو کتابیں میں نے نہیں پڑھیں میں سمجھتا ہوں میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ:

"حقیقت ہے اس وقت کئی ساتھی ایسے تھے جو میرے خیال میں مجھ سے لائق تھے مگر آج کہیں ان کا نام تک نہیں اور ہر جگہ عطا محمد بندیالوی، عطا محمد بندیالوی ہو رہی ہے۔ یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد بندیالوی کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے"۔

حضرت استاذی المکرم علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام ہم جیسے کم مایہ لوگ کما حقہ نہیں سمجھ سکتے اتنا عرض کروں گا کہ میرے والد ذی وقار کے علاوہ میرے کئی نامور اساتذہ تھے جن سے میں نے اکتساب علم کیا۔ جن میں علامہ علی محمد پدھراڑوی برادر خورد حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی تلمیذ رشید علامہ یار محمد بندیالوی حضرت علامہ محب النبی بھوئی گاڑ، حضرت علامہ عبدالغفور بانڈی، حضرت علامہ نور محمد ملھوانی اٹک اور حضرت علامہ محمد سعید ٹمن ملتانی جیسی شخصیات شامل تھیں۔ اپنی جگہ پر یہ تمام ہستیاں قابل فخر اور ماہر ترین اساتذہ میں سے تھے مگر بلا مبالغہ حضرت استاذی المکرم کا طرز استدلال طریقہ تدریس حسین و دلنشین انداز محققانہ بیان اپنی مثال آپ ہوتا دیگر اساتذہ کے مقابلہ میں اگر زمین و آسمان کا فرق بھی کہہ دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ عام طور پر نامور علماء حضرات استاذیم کو صرف معقولی مدرس تصور کرتے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت جس طرح علم معقول میں ماہر ترین تھے اسی طرح تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے بعض دفعہ اظہار خفگی فرماتے تو ارشاد ہوتا:

"کہ لوگ مجھے صرف معقولی سمجھتے ہیں وہ میرے پاس آکر فقہ پڑھیں، اصول فقہ پڑھیں اور تفسیر پڑھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ کیا میں صرف معقولی آدمی ہوں؟"۔

میرے محترم استاذ علامہ عبدالغفور بانڈی والے میری دعوت پر بندیال شریف تشریف لائے تو بندہ نے ان سے شرح جامی نور الانوار وغیرہ اسباق پڑھے فرمانے لگے۔

"میں تمہارے والد علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی بہت سنا ہے۔ شاگردی کا شرف تو حاصل نہیں کر سکا البتہ ہری پور کے مضافات میں ایک صوفی صاحب کھناں والے بہت بڑے عالم اور درویش گزرے ہیں وہاں ایک مرتبہ ان سے شرف ملاقات کرنے گیا تو ان کے کتب خانہ میں ایک مبسوط قلمی شرح عبدالرسول کی دیکھی تو میں نے عرض کیا کہ حضرت صوفی صاحب عبدالرسول کی تو شرح آج تک نہیں آئی یہ آپ نے کہاں سے لی ہے تو فرمایا: "یہ میرے بندیال والے استاذ مرحوم علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبدالرسول پر دوران تدریس فرمائی ہوئی تحریریں ہیں جو میں نے ضبط کر کے خود جمع کر لی تھیں۔

ان سے بندہ نے شرح جامی پڑھی تھی۔ دوبارہ حضرت استاذی المکرم سے پڑھی تو سبحان اللہ! جو مبارتی فوائد اور اغراض جامی اور دیگر نکات حضرت استاذی المکرم نے اپنے درس میں شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمائے ان کا عشر عشیر بھی حفیظ بانڈی والے استاذ مرحوم بیان نہیں فرماتے تھے۔ آستانہ عالیہ مکھڈ شریف خانقاہ شاہ محمد علی مکھڈوی کے سجادہ نشین اور میرے سسر حضرت فاضل یگانہ مولانا مولوی حافظ احمد دین صاحب چشتی تونسوی نور اللہ مرقدہٗ جس سال حج کے لئے تشریف لے گئے تو مجھے حکم دیا کہ میری واپسی تک تم نے مکھڈ شریف قیام کرنا ہے چونکہ بندہ ابھی تحصیل علم کر رہا تھا اور تکمیل باقی تھی تو میری تعلیم کی خاطر آپ نے علامہ نور محمد ملھوانی نزد میرا شریف کی میرے اسباق کے لئے مدرسہ میں بطور مدرس متعین فرما گئے جو کہ ادب میں مولانا اعزاز علی دیوبندی انھی (گجرات) والے کے شاگرد تھے اور حدیث میں علامہ انور کشمیری کے شاگرد تھے۔ بڑے صاحب ملکہ مدرس تھے اکثر بلا مطالعہ پڑھاتے تھے اور طریقہ کار یہ رکھتے تھے کہ طلباء مطالعہ کر کے آئیں خود مقام بیان کریں اور اگر پورا نہ بیان کر سکیں تو استاذ صاحب اوپر سے دوبارہ خود تقریر فرما دیتے۔ میں نے ان سے شرح عقائد خیالی پڑھی۔ مقامات اور ہدایہ اخیرین کے اسباق بھی پڑھے میں بڑی محنت سے مطالعہ کر کے تیاری کے ساتھ جاتا جہاں کہیں خیالی کا کوئی مقام رک جاتا تو پورا زور لگاتے مگر بندہ کی تسلی نہ ہوتی بات وہیں تک رہتی جتنا میں نے خود سمجھا ہوتا۔

بعد ازاں میں نے وہی شرح عقائد خیالی حضرت استاذی المکرم سے پڑھی وہ مقامات مشکلہ آپ بیان کرتے تو قربان جاؤں میں آپ کی لیاقت علمی اور خداداد ملکہ تدریس، انداز بیان، فصاحت و بلاغت، علوم وفنون کے اس بحر بے کنار کے منہ مبارک سے موتی جھڑتے، علمی نکات اور

قواعد کے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہوتے اور پھر طالب علم کے دل میں تقریر کا اتار دینا یہ حضرت استاذی المکرّم کا ہی طرۂ امتیاز تھا۔

جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

سبحان اللہ! حضرت استاذی المکرّم کا پر بہار، شگفتہ چہرہ پروقار عینک اور پیشانی سے انوار جڑتے نظر آتے تھے۔ آپ کی وہ پرکشش حالت تبسم! ''ہاں بھائی آگے چلو......'' حضرت مولانا محمد دین بدھو والے جو حمداللہ پڑھانے میں بہت مشہور تھے، خواجہ قمرالدین سیالوی، پیر محمد کرم شاہ بھیروی، صاحبزادہ سید حامد علی شاہ گجراتی اور علامہ سید عبدالقادر شاہ راولپنڈی جیسے لوگوں نے آپ سے حمداللہ پڑھا۔ بڑے ذوق وشوق سے جید علماء ان سے حمداللہ پڑھتے بغیر مطالعہ کے پڑھانا آپ کا ہی وصف تھا۔ میں نے ان کو بندیال دعوت دے کر حمداللہ پڑھا چونکہ میں محنت سے مطالعہ کر کے حاضر ہوتا سوال کرتا تنگ آ کر فرماتے ایک ہوتا ہے غبی جس کو مقام سمجھ نہیں آتا ایک ہوتا ہے غوی جو جان بوجھ کر سوال کرتا ہے تم غوی ہو سمجھ کر بھی سوال کرتے رہتے ہو۔ میں کہتا حضرت اپنی تسلی کے لئے پوچھتا ہوں، ان کی طبیعت بہت ذکی تھی مگر جب بعدازاں میں نے وہی حمداللہ حضرت استاذ الکل سے پڑھا تو کیا بات؟ علامہ بدھوی کا اجمالی بیان کہاں اور حضرت عطامحمد بندیالوی کا تفصیلی بیان کہاں؟ یہ فرق صرف وہی شخص جان سکتا ہے جس نے دونوں حضرات کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیے ہوں میرے تمام اساتذہ اپنی جگہ فاضل یگانہ تھے مگر استاذی المکرّم قبلہ ان تمام ستاروں میں آفتاب مہتاب کی مانند تھے۔ بقول محبوب قوال ۔

نئیں ریساں میرے ڈھولن دیاں

انداز تدریس کے طرق مختلفہ کی تعارفی نوعیت

دور حاضر میں مدرس کی پانچ انواع ہیں۔

النوع الاول

بعض مدرسین ایسے ہیں جو کتاب نہ خود سمجھتے ہیں اور نہ ہی سمجھانے پاتے ہیں۔ ایسے لوگ قوم و ملت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ان کو چاہئے کہ تدریس چھوڑ کر گاجریں فروخت کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالیں۔

النوع الثانی

کتاب خود تو سمجھنے پاتے ہیں مگر سمجھانے سے قاصر ہیں کیونکہ قوت بیانی نہیں رکھتے۔

دعوت فکر

ان انواع کے لوگوں کو چاہئے کہ منصب تدریس پر فائز نہ ہوں اور ناظم حضرات کے لئے جائز نہیں کہ ایسے لوگوں کی تقرری کریں۔

النوع الثالث

بعض مدرسین ایسے ہیں کہ کتاب کو خود بھی سمجھتے ہیں اور سمجھانے کا جوہر بھی رکھتے ہیں مگر سستی اور غفلت کی وجہ سے محنت کر کے پڑھاتے نہیں ایسے لوگوں کا تدریس کرنا تضیع اوقات ہے ان کو چاہیے کہ متبادل کام کرنے میں تدبر فرمائیں۔

النوع الرابع

بعض مدرسین ایسے ہیں جو کتاب کے ہر مقام کو سمجھتے ہیں اور سمجھانے کا جوہر بھی رکھتے ہیں مگر حرص و ہوس کے جال میں پھنس کر کام نہیں کرتے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ طلباء ہم سے گھر آ کر پڑھیں تاکہ ہمیں کچھ پیسے مل جائیں۔ ایسے لوگ قوم وملت کے خائن ہیں۔

النوع الخامس

بعض ایسے علوم وفنون کے شاہین ہیں جو ہر کتاب کے ہر مقام کا نظر غامض سے مطالعہ فرماتے اور ملکہ تفہیم بھی وافر مقدار میں رکھتے ہیں اور شب و روز طلباء کو محنت شاقہ سے پڑھانے کے عادی ہیں۔ واللہ یہ لوگ ہی اساتذہ ہیں بس اور بس۔

راقم کا ذاتی تجربہ

احقر الناس اسفل العباد جب اپنے مربی ومشفق استاذ کے پاس زانوئے تلمذ تہہ کر رہا تھا۔

بعض مقامات مطول قاضی حمداللہ' امور عامہ اور شمس بازغہ کے رات کو مطالعہ کرنے کے باوجود بھی سمجھ نہیں آتے تھے اور اس وقت تصور میں آتا کہ نامعلوم یہاں استاذ محترم کس طرح سے تقریر فرمائیں گے مگر صبح کو جب استاذی المکرّم کتاب پڑھانا شروع فرماتے تو تمہیدی مقدمے باندھ کر ایسے وجیدانہ انداز سے پڑھاتے کوئی دشواری اور الجھن باقی نہ رہتی۔

آپ کتاب کے ہر مقام کے مخفی گوشوں پر اس طرح سیر حاصل بحث کرتے اور مصنفین اور شارحین کی اغراض کو اس طرح بیان کر دیتے کہ ہر مشکل مقام عیاں ہو جاتا تھا۔

کبھی ایسا معلوم ہوتا کہ صاحب کتاب کی تحریر کے دوران آپ بھی ان کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ کے مشورہ کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر تحریر فرماتے تھے۔

طریقۂ تدریس میں انفرادیت

حضرت امام المدرسین طالب علم کو تقریر دہرانے کا حکم فرماتے اگر وہ دہرا نہ سکتا تو دوبارہ تقریر کا اعادہ فرماتے اور طالب علم کو دہرانے کا حکم فرماتے ضرورت ہوتی تو تین بار چار بار بھی تقریر دہراتے جب تک طالب علم استاذ گرامی کے الفاظ میں تقریر نہ دہرالیتا آپ آگے عبارت نہ پڑھنے دیتے۔

عبارت سننے کا وحیدانہ طرز عمل

دور حاضر کے موجودہ مدرسین کی حالت یہ ہے طالب علم جب عبارت پڑھتا ہے تو توجہ سے عبارت نہیں سنتے بلکہ بعض اساتذہ تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ طالب علم عبارت پڑھتا ہے اور اسی اثناء میں وہ مطالعہ کرتے ہیں استاذ العرب والعجم عبارت بڑی ہی خصوصی توجہ سے سنتے تھے۔ معمولی سے معمولی غلطی پر بھی اس قدر گرفت فرماتے کہ طالب علم نظر عمیق سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

اگر کتاب میں کاتب کی غلطی ہوتی ہے تو اتنی سرزنش فرماتے کہ انسان کے چودہ طبق روشن ہو جاتے اور فرماتے کسی اور مطبوعہ کی کتاب دیکھ لیتے

تدریس میں بے مثل دیانت داری

بعض اوقات طالب علم سبق کی تقریر دوہرا بھی لیتا مگر آپ اپنے تجربہ اور فراست سے سمجھ لیتے تھے کہ طالب علم نے سبق نہیں سمجھا اور واقعتاً طالب علم نے سمجھا نہیں ہوتا تھا۔ آپ تقریر کا اعادہ کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ طالب علم نے سبق سمجھ لیا ہے۔ بعض اوقات طلباء سمجھتے کہ ہم نے سبق اچھی طرح سمجھ لیا ہے مگر استاذ گرامی دوسرے دن فرماتے ''تم نے کل فلاں مقام کی تقریر نہیں سمجھی تھی'' چنانچہ تقریر دوبارہ شروع کر دیتے، تقریر سننے کے بعد طلباء کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا کہ واقعی ہم نے سبق نہ سمجھا تھا۔ جب استاذ گرامی کو یقین ہو جاتا تھا کہ طالب علم اچھی طرح سبق سمجھ چکا ہے تو انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے اور آگے عبارت پڑھنے کا حکم فرماتے۔

آپ کے بارے میں مشہور مقولہ کما حقہ درست ہے۔

''سلطان المدرسین علم پڑھاتے نہیں پلاتے تھے''۔

وصف وحیدہ کی تعارفی نوعیت

طلباء کے سامنے ان کی تعریف نہیں کرتے چاہے وہ کتنا ہی لائق وفائق کیوں نہ ہو۔ خاص طور پر جو طالب علم ان کی زیادہ خدمت کرتے۔ اس کی بہت کم رعایت فرماتے۔ اس کا اثر یہ ہوتا کہ طلباء میں خواہ مخواہ غرور پیدا نہیں ہوتا جذبہ محنت بہت زیادہ بڑھ جاتا۔ رئیس الاذکیا علامہ مولانا اشرف

کے طلباء کی علمی قابلیت کا جائزہ لیا تو ایک موقع پر بطور خوش طبعی فرمایا:

''باہر جا کر پتہ چلا کہ ہم بھی علامہ ہیں ورنہ یہاں (بندیال میں) استاذ صاحب نے ہمیں احساس ہی آنے نہیں دیا کہ ہمیں بھی کچھ آتا ہے''۔

عام انداز تدریس اور فاضل بندیالوی کی تدریس میں تقابلی جائزہ

مطول کے سبق کا طریقۂ تدریس

ہم قارئین کی خدمت میں مطول کے ایک سبق میں فاضل بندیالوی علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقۂ تدریس بیان کرتے ہیں جسے ناظرین دیکھ کر ضرور مفروح و مسرور ہوں گے اور دیگر مدرسین اور امام المدرسین کی طریقۂ تدریس میں بخوبی موازنہ فرمائیں گے۔

يسمى ذلك الوصف المذكور فصاحة ايضا كما سمى بلاغة وفى هذا اشارة الى دفع التناقض المتوهم من كلام الشيخ عبدالقاهر فى دلائل الاعجاز فانه ذكر فى مواضع منه ان الفصاحة صفة راجعة الى المعنى والى ما يدل عليه باللفظ دون اللفظ فى نفسه وفى بعضها ان فضيلة الكلام للفظه لالمعناه حتى ان المعانى مطروحة فى الطريق يعرفها الا عجمى والعربى والقروى والبدوى ولا شك ان الفصاحة من صفاته الفاضلة فتكون راجعة الى اللفظ دون المعنى فوجه التوفيق بين الكلامين انه اراد بالفصاحة معنى البلاغة كما صرح به وحيث اثبت انها من صفات الالفاظ اراد انها من صفاتها باعتبار افادتها المعنى عند التركيب وحيث نفى ذالك اراد انها ليست من صفات الالفاظ المفردة والكلم المجردة من غير اعتبار التركيب وحينئذ لاتناقض لتغاير محلى النفى والاثبات هذا خلاصة كلام المصنف.

امام المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تدریس

قولہ یُسمی ذالک الوصف المذکور فصاحۃ الخ ماتن کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ وصف مذکور (کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا) جسے بلاغت کہتے ہیں بسا اوقات اسے فصاحت کا نام بھی دیتے ہیں۔

غرض شارح

اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ ماتن جو فالبلاغة سے لے کر فصاحة ایضاً تک کلام چلائی ہے اس سے ماتن کی غرض یہ ہے کہ دلائل الاعجاز میں شیخ کی کلام میں چند تناقض متوہم ہیں (متوہم اس لئے کہا ہے کہ واقع میں تو کوئی تناقض نہیں ہے) تو ان کو رفع کرنا مقصود ہے۔ شیخ کی کلام میں تین قسم کے تناقض ہیں۔ تناقضات کی تفصیل اس طرح ہے کہ شیخ نے دلائل الاعجاز میں ایک جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنیٰ کی صفت ہوتی ہے (ای ما یدل علیه باللفظ سے بھی معنیٰ مراد ہے) اور لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ کلام کی فضیلت (فضیلت کا معنیٰ فصاحت ہے) لفظ کی وجہ سے ہوتی ہے معنیٰ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ معنیٰ تو راستوں میں پھینکا گیا ہوتا ہے۔ یعنی عجمی عربی قروی بدوی سب جانتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے مافی الضمیر کو کسی نہ کسی طرح سے تو ظاہر کرتے ہیں اب یہاں دو تناقض آ گئے۔

التناقض اول

پہلا تناقض یہ ہے کہ ایک جگہ شیخ نے کہا ہے کہ فصاحۃ معنیٰ کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنیٰ کی صفت نہیں ہے۔

التناقض الثانی

دوسرا تناقض یہ ہے کہ ایک جگہ کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت ہوتی ہے۔

ضمناً یہ بھی سمجھ لیجئے کہ عبارت میں عربی اور عجمی کے لفظ آ گئے ہیں ان کا مفہوم بھی سمجھ لیجئے۔ عجمی اس کو کہتے ہیں کہ جو فصیح نہ ہو اگرچہ وہ عربی ہو۔ عربی اس کو کہتے ہیں جو فصیح ہو خواہ وہ عرب سے ہو یا غیر عربی ہو۔ ایک اَعراب ہوا کرتے ہیں اور دوسرا عرب ہوتا ہے۔ اعراب تو ان کو کہتے ہیں جو عربی جنگلوں میں رہتے ہیں اور عرب ان کو کہتے ہیں جو شہروں میں رہتے ہیں۔ عام ازیں کہ وہ چھوٹے شہر ہوں یا بڑے ہوں قوله فلا شك ان الفصاحة الخ۔ اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ شیخ نے کہا کہ کلام کی فضیلت فصاحت کی وجہ سے ہوتی ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ کلام کی فضیلت تو بلاغت کی وجہ سے ہوتی ہے تو یہ بھی ایک طرح کا تعارض ہے۔ فوجهه التوفيق بين الكلامين الخ۔ اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ بتانا چاہتے ہیں کہ ماتن نے شیخ کی کلام میں تناقض کیسے اٹھائے لیکن شارح دو تناقض رفع کرے گا اور ایک چھوڑ دے گا۔ شارح پہلے

مراد بلاغت ہے تو اب تیسرا تعارض اٹھ گیا جبکہ تیسرا تناقض یہ تھا کہ شیخ نے کہا کہ کلام کی فضیلت فصاحت سے آتی ہے حالانکہ ہم کو معلوم ہے کہ کلام کی فضیلت بلاغت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے تو یہ تعارض اٹھ گیا کیونکہ فصاحة سے مراد بلاغة ہے۔ اس کے بعد شارح فرماتے ہیں کہ جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت ہے تو اس سے مراد ہے کہ لفظ کی صفت باعتبار معنیٰ کے ہے اور جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحة لفظ کی صفت نہیں ہے تو مطلب ہے کہ مجرد لفظ اور مجرد کلمات کی صفت نہیں ہے۔ اب دوسرا تناقض اٹھ گیا جبکہ دوسرا تناقض یہ تھا کہ ایک جگہ شیخ نے کہا ہے کہ فصاحة لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ لفظ کی صفت ہے کیونکہ نفی اور کی ہے اور اثبات اور کا ہے۔ ایک تعارض چھوڑ گیا اور وہ یہ ہے کہ پہلے کہا ہے کہ فصاحت معنیٰ کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنیٰ کی صفت نہیں تو یہ تناقض اس طرح رفع ہوا کہ جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحۃ معنیٰ کی صفت ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معنیٰ کو فصاحت میں دخل ہے اور جہاں شیخ نے کہا کہ فصاحة معنیٰ کی صفت نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ نفس معنیٰ کی صفت نہیں ہے بلکہ الفاظ کو بھی دخل ہے۔

فاضل بندیال علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مدرسین کے طریقۂ تدریس میں فرق

محقق العرب والعجم علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ تدریس میں اور عام مدرسین کے انداز تدریس میں بہت فرق ہے۔ علامہ بندیالوی ہر کتاب کے ہر مقام کا جس انداز سے حل فرماتے تھے اور مصنف کی اغراض جس وحیدانہ انداز سے بیان فرماتے تھے ایسا انداز دیگر مدرسین میں کہاں میسر اگر فاضل بندیالوی اور دیگر مدرسینؒ کی تدریس میں زمین و آسمان کا فرق بھی کہا جائے تو کوئی استبعاد نہیں ہوگا۔

استاذ الفضلاء فاضل بندیال کے ملفوظات شریفہ

الملفوظ الاول

الحمد للہ ایک سو سے زیادہ میرے شاگرد اس وقت شیخ الحدیث، مفتی صدر مدرس کے مناصب پر فائز ہیں۔

الملفوظ الثانی

آپ فرماتے ہیں کہ میری تجویز یہ ہے کہ مدارس میں بھرتی نہیں بلکہ وہی طلبہ لئے جائیں جو

الملفوظ الثالث

علم جدید ہو یا قدیم ضرور حاصل کرنا چاہیے علم نور ہے اور اس کے حصول میں تاخیر ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

الملفوظ الرابع

دنیا داری میں میرے استاذ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا خواجہ محمد سعد اللہ سیالوی تھے۔

الملفوظ الخامس

میری عمر صرف دس سال کے قریب تھی مجھ پر آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احسان عظیم فرمایا، کرم کیا اور اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرواز فرما رہے ہیں مجھے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور پرواز فرما رہے ہیں۔ بس میں نے کہا کہ میں بھی اڑنا چاہتا ہوں۔ میں نے خیال کیا اور پھر اڑنا شروع کر دیا۔ مجھے جو مقام ملا اور جو شہرت ملی میں سمجھتا ہوں کہ اسی خواب کی برکت ہے۔

الملفوظ السادس

الحمد للہ جب ثانی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں بغداد شریف حاضر ہوا تو جامع امام اعظم کے خطیب اور نامور عالم دین حضرت الشیخ عبدالقادر آفندی نے مجھے حدیث پاک وفقہ میں سند عطا فرمائی۔

الملفوظ السابع

انگریزی تعلیم حاصل کرنے والا اگر ڈپٹی کمشنر بھی لگ جائے تو کمشنر کے آنے پر تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور سلام کرے گا کمشنر وزیر کی آمد پر تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا وزیر صدر اور وزیر اعظم کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے مگر صحیح عالم دین کسی کی تعظیم کے لئے نہیں جھکتا سب وزیر اور صدر اس کی تعظیم کے لئے جھکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص علم دین کی تحصیل ہی مکمل نہ کر سکے اور بے قدری کی شکایت کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

الملفوظ الثامن

میں ہدایہ شریف ساتھ ہی در مختار تک فقہ پڑھی بھی اور پڑھائی بھی لیکن بندیال میں حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتے ہوئے جتنا عبور مجھے اس وقت جزئیات فقہیہ پر تھا

الملفوظ التاسع

لوگ مجھے صرف معقولی سمجھتے ہیں وہ میرے پاس آ کر فقہ پڑھیں، اصول فقہ اور تفسیر پڑھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ کیا میں صرف معقولی ہوں۔

الملفوظ العاشر

مجھے اپنے استاذ علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہے۔ دوران بیماری جب سارے ساتھی بندیال چھوڑ کر چلے گئے تو میں اکیلا حضرت کی خدمت کے لئے ٹھہر گیا۔ تقریباً چھ ماہ بغیر اسباق کے ٹھہرا رہا استاذ صاحب نے دل سے دعا کی اور میرا خواندہ ناخواندہ برابر ہو گیا یعنی جو کتابیں میں نے نہیں پڑھی تھیں میں سمجھتا ہوں میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے اس وقت کئی ایسے ساتھی تھے جو میرے خیال میں مجھ سے لائق تھے مگر آج ان کا کہیں نام تک نہیں ہے اور ہر جگہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ عطا محمد بندیالوی ہو رہی ہے۔ یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد بندیالوی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

الملفوظ الحادی عشر

میں تقریباً پچاس سال سے تدریس کر رہا ہوں تلامذہ یوں تو بھیڑ کی بھیڑ ہیں مگر مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں پچاس سال میں پچاس مدرسین ضرور تیار کئے ہیں جن میں مولانا اللہ بخش (واں بھچراں) شیخ الحدیث مولانا غلام رسول، علامہ غلام رسول سعیدی، مولانا اشرف سیالوی، مولانا محمد رشید کشمیری، مولانا عبدالحکیم شرف قادری وغیرہ شامل ہیں۔

الملفوظ الثانی عشر

الحمد للہ میں صرف دو واسطوں سے قائد تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں کیوں کہ میرے استاذ محترم حضرت علامہ یار محمد بندیالوی حضرت مولانا ہدایت اللہ جون پوری کے شاگرد تھے اور وہ براہ راست قائد تحریک آزادی محدث خیر آبادی کے شاگرد ہیں۔

الملفوظ الثالث عشر

میرا پیغام یہ ہے کہ علماء درس نظامی کی تصحیح کریں۔ مناسب تبدیلیاں عمل میں لائیں جس مدرسہ سے ان کا تعلق ہے اس کے طلباء کو فرمانبرداری اور ادب سکھائیں۔ اپنا کردار درست کریں اور بچوں کی اصلاح پر توجہ دیں۔ اپنے بیٹے، بھائیوں، بھتیجوں اور دوست احباب کے بچوں کو علم دین کی طرف راغب کریں اور اس سب کچھ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو کیونکہ جو دنیا کے حصول کو مقصد بنائے گا اس کو دنیا تو مل جائے گی لیکن یہ مقصد ٹھیک نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

خوشنودی ہی اصل مقصود حیات ہونا چاہئے۔

یاد رہے کہ یہ ارشادات آپ کے تلامذہ کے ذریعہ آپ پر لکھے گئے مضامین آپ کی اپنی تصانیف اور آپ کے انٹرویو سے حاصل کئے گئے ہیں۔

علمی گلدستے

محقق العرب والعجم فاضل بندیال نے اپنی تمام توجہ اور توانائی علوم دینیہ کی تدریس پر صرف کی اس لئے تصنیف کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دے سکے لیکن اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ملک میں جب بھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا آپ کتاب وسنت کی روشنی میں قوم کی راہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے۔ مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) سیف العطاء علی اعناق من طغی و اعرض عن دین المصطفیٰ۔ (۲) رؤیت ہلال کی شرعی تحقیق۔ (۳) قوالی کی شرعی حیثیت۔ (۴) عقیدۂ اہل سنت۔ (۵) اسلام میں عورت کی حکمرانی۔ (۶) مغربی جمہوری پارلیمانی نظام اور اسلام۔ (۷) دیت المرأة عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ (۸) مسئلہ حاضر و ناظر۔ (۹) صرف عطائی فارسی منظوم۔ (۱۰) درس نظامی کی ضرورت اور اہمیت۔ (۱۱) تحقیق وقت افطار۔ (۱۲) مسئلہ سود۔ (۱۳) امامت کبریٰ اور اس کی شرائط۔ (۱۴) کون سا حکمران اسلامی نظام نافذ کرسکتا ہے۔ (۱۵) سفر نامہ بغداد۔ (۱۶) فاروق اعظم اور تحریم متعہ۔ (۱۷) رمضان میں فرض تنہا پڑھنے والا وتر باجماعت ادا کرسکتا ہے۔ (۱۸) تقریظ انوار قمریہ۔ (۱۹) ابتدائیہ محمد جہان تاباں۔ (۲۰) تاثرات توضیح البیان۔ (۲۱) فیوضات حسینیہ۔ (۲۲) مسئلہ کذب پر ایک مبسوط فتویٰ۔

الانهار لبحر العطاء

(تلامذہ محقق العرب والعجم)

محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ ان کو اس مختصر کتاب میں لانا امر دشوار ہے مگر ذیل میں بنظر اختصار مقتدر شخصیات علمیہ کے اسماء گرامی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) امام المحققین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفہیم البخاری وتفسیر رضوی فیصل آباد۔ (۲) حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فیوض الباری شرح بخاری

لاہور۔ (۴) حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ سجادہ نشین سیال شریف۔ (۵) حضرت پیر سید عبدالحق گولڑوی مدظلہ سجادہ نشین گولڑہ شریف۔ (۶) حضرت علامہ محمد فضل حق بندیالوی مدظلہ بندیال شریف۔ (۷) علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری ضلع سرگودھا۔ (۸) حضرت علامہ پیر طریقت محمد اشرف قادری مدظلہ کھرپڑ شریف پتوکی۔ (۹) حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی مدظلہ سرگودھا۔ (۱۰) حضرت مولانا غلام رسول سعیدی شارح مسلم دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔ (۱۱) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۱۲) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں ضلع میانوالی۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا فضل محمد رحمۃ اللہ علیہ (برادر خورد حضرت محقق العرب والعجم) (۱۴) حضرت علامہ پیر محمد چشتی مہتمم دارالعلوم جامعہ معینیہ غوثیہ پشاور۔ (۱۵) حضرت علامہ مولانا فضل سبحان قادری مہتمم دارالعلوم قادریہ مردان۔ (۱۶) حضرت علامہ مقصود احمد قادری خطیب مسجد داتا گنج بخش لاہور۔ (۱۷) حضرت علامہ مولانا غلام محمد چشتی صدر مدرس دارلعلوم خیر المعاد ملتان۔ (۱۸) حضرت علامہ سید غلام حبیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ دارا پور شریف ضلع خوشاب۔ (۱۹) حضرت علامہ نور سلطان قادری مہتمم جامعہ انوار باہو بھکھر۔ (۲۰) حضرت علامہ مولانا جمال الدین شاہ کاظمی مہتمم جامعہ قمر العلوم فریدیہ کراچی۔ (۲۱) حضرت علامہ ڈاکٹر محمد زبیر نقشبندی مہتمم رکن الاسلام حیدرآباد۔ (۲۲) حضرت علامہ مولانا محمد مظہر الحق بندیالوی بندیال شریف۔ (۲۳) حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ۔ (۲۵) حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد مہتمم جامعۃ الحبیب حبیب آباد پتوکی۔ (۲۶) حضرت علامہ مولانا مجاہد کبیر محمد نذیر نقشبندی آزاد کشمیر۔ (۲۷) حضرت علامہ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی سابق مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور۔ (۲۸) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ نظامیہ لاہور۔ (۲۹) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مہتمم دارلعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور۔ (۳۰) حضرت علامہ گل احمد عتیقی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۳۱) حضرت علامہ عطا محمد متین شادیہ میانوالی۔ (۳۲) حضرت علامہ محمد اسماعیل حسنی مہتمم جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔ (۳۳) حضرت علامہ عبدالرحمن حسنی مدرس جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔ (۳۴) حضرت علامہ مولانا فتح محمد باروزئی سبی بلوچستان۔ (۳۵) حضرت علامہ مولانا محمد نذیر مدرس غوثیہ وارث القرآن ممتاز آباد ملتان۔ (۳۶) حضرت علامہ مولانا یار محمد کچی فورٹ عباس۔ (۳۷) حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی۔ خویدم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ (۳۸) حضرت علامہ مولانا

خوشنودی ہی اصل مقصود حیات ہونا چاہئے۔

یاد رہے کہ یہ ارشادات آپ کے تلامذہ کے ذریعہ آپ پر لکھے گئے مضامین آپ کی اپنی تصانیف اور آپ کے انٹرویو سے حاصل کئے گئے ہیں۔

علمی گلدستے

محقق العرب والعجم فاضل بندیال نے اپنی تمام توجہ اور توانائی علوم دینیہ کی تدریس پر صرف کی اس لئے تصنیف کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دے سکے لیکن اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ملک میں جب بھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا آپ کتاب وسنت کی روشنی میں قوم کی راہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے۔ مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) سیف العطاء علی اعناق من طغی و اعرض عن دین المصطفیٰ۔ (۲) رؤیت ہلال کی شرعی تحقیق۔ (۳) قوالی کی شرعی حیثیت۔ (۴) عقیدۂ اہل سنت۔ (۵) اسلام میں عورت کی حکمرانی۔ (۶) مغربی جمہوری پارلیمانی نظام اور اسلام۔ (۷) دیت المرأۃ عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ (۸) مسئلہ حاضر و ناظر۔ (۹) صرف عطائی فارسی منظوم۔ (۱۰) درس نظامی کی ضرورت اور اہمیت۔ (۱۱) تحقیق وقت افطار۔ (۱۲) مسئلہ سود۔ (۱۳) امامت کبریٰ اور اس کی شرائط۔ (۱۴) کون سا حکمران اسلامی نظام نافذ کرسکتا ہے۔ (۱۵) سفرنامہ بغداد۔ (۱۶) فاروق اعظم اور تحریم متعہ۔ (۱۷) رمضان میں فرض تنہا پڑھنے والا وتر باجماعت ادا کرسکتا ہے۔ (۱۸) تقریظ انوار قمریہ۔ (۱۹) ابتدائیہ محمد جہان تاباں۔ (۲۰) تاثرات توضیح البیان۔ (۲۱) فیوضات حسینیہ۔ (۲۲) مسئلہ کذب پر ایک مبسوط فتویٰ۔

الانہار لبحر العطاء

(تلامذہ محقق العرب والعجم)

محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ ان کو اس مختصر کتاب میں لانا امر دشوار ہے مگر ذیل میں بنظر اختصار مقتدر شخصیات علمیہ کے اسماء گرامی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) امام المحققین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفہیم البخاری وتفسیر رضوی فیصل آباد۔ (۲) حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی سجادہ نشین فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فیوض الباری شرح بخاری

لاہور۔ (۴) حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ سجادہ نشین سیال شریف۔ (۵) حضرت پیر سید عبدالحق گولڑوی مدظلہ سجادہ نشین گولڑہ شریف۔ (۶) حضرت علامہ محمد فضل حق بندیالوی مدظلہ بندیال شریف۔ (۷) علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری ضلع سرگودھا۔ (۸) حضرت علامہ پیر طریقت محمد اشرف قادری مدظلہ کھرپڑ شریف پتوکی۔ (۹) حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی مدظلہ سرگودھا۔ (۱۰) حضرت مولانا غلام رسول سعیدی شارح مسلم دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔ (۱۱) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۱۲) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں ضلع میانوالی۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا علی محمد رحمۃ اللہ علیہ (برادر خورد حضرت محقق العرب والعجم) (۱۴) حضرت علامہ پیر محمد چشتی مہتمم دارالعلوم جامعہ معینیہ غوثیہ پشاور۔ (۱۵) حضرت علامہ مولانا فضل سبحان قادری مہتمم دارالعلوم قادریہ مردان۔ (۱۶) حضرت علامہ مقصود احمد قادری خطیب مسجد داتا گنج بخش لاہور۔ (۱۷) حضرت علامہ مولانا غلام محمد چشتی صدر مدرس دارالعلوم خیر المعاد ملتان۔ (۱۸) حضرت علامہ سید غلام حبیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] شریف ضلع خوشاب۔ (۱۹) حضرت علامہ نور سلطان قادری مہتمم جامعہ انوار باہو بھکھر۔ (۲۰) حضرت علامہ مولانا جمال الدین شاہ کاظمی مہتمم جامعہ قمر العلوم فریدیہ کراچی۔ (۲۱) حضرت علامہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی مہتمم رکن الاسلام حیدرآباد۔ (۲۲) حضرت علامہ مولانا محمد مظہر الحق بندیالوی بندیال شریف۔ (۲۳) حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ۔ (۲۵) حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد مہتمم جامعۃ الحبیب حبیب آباد پتوکی۔ (۲۶) حضرت علامہ مولانا مجاہد کبیر محمد نذیر نقشبندی آزاد کشمیر۔ (۲۷) حضرت علامہ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی سابق مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور۔ (۲۸) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ نظامیہ لاہور۔ (۲۹) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور۔ (۳۰) حضرت علامہ گل احمد عتیقی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۳۱) حضرت علامہ محمد متین شادیہ میانوالی۔ (۳۲) حضرت علامہ محمد اسماعیل حسنی مہتمم جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔ (۳۳) حضرت علامہ عبدالرحمٰن حسنی مدرس جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔ (۳۴) حضرت علامہ مولانا فتح محمد باروزئی سبی بلوچستان۔ (۳۵) حضرت علامہ مولانا محمد نذیر مدرس غوثیہ [illegible] القرآن ممتاز آباد ملتان۔ (۳۶) حضرت علامہ مولانا یار محمد کھچی فورٹ عباس۔ (۳۷) حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی۔ خویدم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ (۳۸) حضرت علامہ مولانا

ضلع خوشاب میں نماز جنازہ کا اعلان ہوا تو ملک کے کونے کونے سے علماء و مشائخ تشریف لانے لگے اور اتنا جم غفیر ہوگیا کہ لوگوں کی قطاریں لگ گئیں۔ ۶۰ سال تک اس آفتاب علم و حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے دور دور سے چلے آرہے تھے۔ ساڑھے دس بجے جنازہ لایا گیا اور سینکڑوں علماء و مشائخ موجود تھے اور سوا گیارہ بجے آپ کے شاگرد رشید حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی کو اپنے مشفق استاذ گرامی کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

قوالی کی شرعی حیثیت

مصنف

امام المناظرہ استاذ العرب والعجم

علامہ

عطا محمد بندیالوی

مکتبہ جمال کرم

۹ - مرکز الاویس ○ دربار مارکیٹ ○ لاہور

تاج الفقہاء بدر العلماء امام العلم والحکمت

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف ' خوشاب

تاریخ پیدائش اور مسکن

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی ۱۹۳۱ء میں موضع بندیال تحصیل و ضلع خوشاب میں استاذ العلماء والفضلاء فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔

حلیہ مبارک

سرو قد دھرا بدن سرخ سفید رنگ وجیہ چہرہ خوبصورت داڑھی سر پر پگڑی خوش گفتار خوش کردار خوش رفتار۔

شجرہ نسب

جامع معقول و منقول حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی قطب شاہی اعوان ہیں۔ فاضل موصوف کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ علامہ محمد عبدالحق بن علامہ یار محمد بن میاں سلطان بن شاہنواز۔

شرافت خاندانی کا اجمالی پہلو

حضرت صاحبزادہ والاشان کے آباؤ اجداد کے ہر فرد کو خاندانی شرافت کی بنا پر بڑی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ فاضل موصوف کے والد گرامی عارف باللہ حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی بہت بڑے عالم، عاشق رسول، کامل ولی، علوم عقلیہ و نقلیہ میں وحید الدہر اور علم فقہ میں فقیہ العصر تھے۔ آپ کے دادا میاں سلطان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک حق گو اور نہایت متقی شخص تھے اور دادا کے والد میاں شاہنواز صاحب تو روحانیت میں ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ جن کے کشف و کرامات زبان زد خاص و عام ہیں اور یہ بات حد تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ بعض جنات بھی ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

تعلیم و تربیت کا منفرد طرز عمل

فاضل موصوف حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی ابتدا ہی سے کھیل کود کی طرف کم توجہ دیتے تھے۔ سکول کے زمانہ میں نہایت شوق و ذوق سے پڑھتے اور جماعت میں ممتاز

مقام رکھتے۔ ہر استاذ آپ کو قابل ہونے کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھتا۔ کم عمر ہونے کے باوجود شوق کا یہ عالم تھا کہ ہر روز تمام لڑکوں سے پہلے سکول جاتے، شاذ و نادر ہی کبھی ایسا ہوتا کہ کوئی لڑکا آپ سے پہلے سکول آتا۔

ابتدائی کتب فارسیہ

عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ والد گرامی قبلہ فقیہ العصر سے فارسی کتب کریما نام حق، بوستان، گلستان، یوسف زلیخا، سکندر نامہ کے علاوہ نصاب ضروری چہار گلزار فارسی، آمدن نامہ اور جواہر ترکیب وغیرہ پڑھ کر فارسی کی ترکیب بھی پڑھی۔

قابل رشک محبت کا عملی دستور

فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے لخت جگر پر خاص نظر عنایت تھی۔ رات کو صاحبزادہ صاحب کی چارپائی والد صاحب کے قریب ہوتی۔ اور رات کے پچھلے حصہ میں آپ کو بیدار کیا جاتا اور نصاب ضروری اور دیگر اسباق یاد کرتے۔ فقیہ الدھر فرمایا کرتے بڑا بابرکت وقت ہے دن میں دس مرتبہ اس وقت میں ایک دفعہ پڑھنا برابر ہے۔

فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے لخت جگر سے کمال درجہ کی محبت تھی ساتھ ہی صاحبزادہ مدظلہ العالی کو بھی اپنے والد گرامی سے والہانہ محبت تھی۔ حضرت قبلہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ اللہ قدوس نے مجھے جو کچھ عنایت فرمایا ہے وہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ عنایت کا صدقہ ہے "ورنہ میں تو کچھ بھی نہ تھا"۔

والہانہ محبت کا اجمالی پہلو

حضرت علامہ فقیہ العصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے محمد عبداللہ صاحب بیمار تھے اور وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے اور صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت فقیہ العصر صاحب بندیال میں تھے۔ کچھ دن گزرے تو فرمانے لگے میں عبدالحق کے لئے اداس ہو گیا ہوں۔ اس جملہ کو سن کر گھر والوں نے عرض کی کہ بیمار تو بڑے ہیں اور آپ اداس چھوٹے کے لئے ہیں جو کہ محض تیمارداری کے لئے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑے کو صحت دے وہ میرا لخت جگر ہے لیکن محمد عبدالحق صاحب کے ساتھ میری محبت ایسی ہے جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے تھی۔ آخر یہی محبت رنگ لائی، آپ کی نگاہ دور بین تھی کہ کل یہی صاحبزادہ میرا جانشین ہونے والا ہے اور میرے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور رہتی دنیا تک میرا

حضرت فقیہ العصر کی آخری دعا کی تعارفی نوعیت

فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت تھا اور زندگی کے آخری ایام میں حضرت قبلہ صاحبزادہ عبدالحق آپ کو قضائے حاجت کے لئے چارپائی سے نیچے لائے اور پھر سہارا دے کر اوپر لے جاتے تو آپ فرماتے۔ "خدا تجھے علم نافع عطا فرمائے" قبلہ صاحبزادہ فرماتے ہیں اسی دعا کا اثر ہے کہ گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ نے درس نظامی کی استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اپنے زمانہ کے فاضل العرب والعجم سے تکمیل کرادی اور دار العلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کو وہ شہرت حاصل ہوگئی جو مدتوں سے کام کرنے والے مدارس کو [illegible] ہوسکی۔

تکمیل علم کے لئے اسباب وھبیہ

حضرت فقیہ العصر علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۹۴۷ء میں انتقال ہوگیا۔ ابھی تک قبلہ صاحبزادہ کی کافی کتابیں رہتی تھیں اگرچہ استاذ العلماء کی توجہ باطنی کے اثر سے آپ کا حافظہ بڑے غضب کا لیکن پھر بھی تکمیل باقی تھی۔ چونکہ ابھی آپ نوعمر تھے ایک چھوٹا بھائی تین بہنیں والدہ صاحبہ لوگوں کا آنا جانا، تعویزات، فتوے، فیصلہ جات، بے دینوں سے مقابلہ۔ ان وجوہ کی بنا پر آپ گھر سے ایک لمحہ کے لئے باہر نہیں جاسکتے تھے لیکن گھر پر تعلیم کا انتظام بڑا مشکل تھا۔ انہی حالات میں اللہ قدوس نے اپنا فضل و کرم فرمایا کہ علامہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد استاذ العلماء مولانا محمد سعید صاحب (ملتان خورد والے) آئے اور فاضل موصوف سے رسائل منطق، اصول شاشی اور کنز الدقائق وغیرہ پڑھیں اس کے بعد مولانا علامہ علی محمد صاحب جو کہ علامہ عطا محمد بندیالوی کے برادر اصغر تھے نہایت ذکی الطبع اور ماہر تھے ان سے شرح وقایہ اور میر ایسا غوجی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے لئے عالم اسلام کے شہرت یافتہ اساتذہ کا انتخاب فرمایا اسی دوران اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے عالم اسلام کے فاضل جلیل استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بندیال تشریف لائے اور ان سے شرح تہذیب قطبی جامی وغیرہ کتابیں ایک سال میں پڑھیں۔

دوسرے سال شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کے اصرار پر سیال شریف چلے گئے اور حضرت پیر صاحب سیالوی کے حسب فرمان حضرت [illegible] صاحبزادہ صاحب بھی علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سیال شریف چلے گئے۔ دوسرے

صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے سنا تھا کہ علامہ محمد دین بدھو والوں کو حمد اللہ پڑھانے کی خاص مہارت حاصل ہے اور وہ خود فرماتے ہیں کہ حمد اللہ پڑھانے کا مزا تب آتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حمد اللہ پڑھتے اور خدا فرماتا کہ واہ محمد دین حمد اللہ اس طرح پڑھایا جاتا ہے جس طرح تو نے پڑھایا ہے۔ پھر شیخ المحققین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے ان کی خدمت میں عریضہ لکھا اور وہ تشریف لے آئے اور آپ نے رسالہ قطبیہ، میر زاہد امور عامہ اور حمد اللہ جیسے اسباق علامہ محمد دین بدھو والے سے پڑھے۔ بعد میں قبلہ صاحبزادہ نے استاذ العرب والعجم سند المدققین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی اور آپ مستقل طور پر جامعہ بندیال میں رونق افروز ہوگئے۔

علم ادب علم معقول کی باقی ماندہ کتابیں آپ سے پڑھیں۔ ذیل میں ہم ان کا تذکرہ کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

علم معانی و بیان کی مختصر المعانی اور مطول و علم تفسیر میں تفسیر جلالین، بیضاوی شریف، علم ریاضی میں تصریح، اصولِ فقہ میں حسامی توضیح تلویح، علم عقائد میں شرح عقائد جلالی، شرح عقائد خیالی بمعہ شرح عقائد مثالی پڑھیں اور اس کے علاوہ شرح چغمینی وغیرہ جیسے اسباق پڑھے۔ علم فقہ میں ہدایہ اولین واخیرین اور درمختار، علم نحو میں جامی، عبدالغفور اور تکملہ جیسی کتب پڑھیں۔

قبلہ صاحبزادہ زید مجدہ نے بعض کتب کا دوبارہ سماع بھی فرمایا اور علم حدیث کا دورہ دو سال میں آپ سے ہی مکمل کیا۔

حضرت علامہ قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے صرف چند مہینے درمیان میں مکھڈ شریف رہ کر حضرت علامہ نور محمد ملوالی والوں سے (جو کہ حدیث میں مولانا انور کشمیری کے اور ادب میں مولانا اعزاز علی دیوبندی کے شاگرد تھے) مقامات کا کچھ حصہ ہدایہ اولین اور اخیرین کا اور کچھ حصہ شرح عقائد خیالی کا پڑھا۔

انکشاف حقیقت کا اجمالی پہلو

علامہ نور محمد مائل بہ دیوبندیت تھے۔ مگر معتدل مزاج آدمی تھے اور لطف کی بات یہ کہ صاحبزادہ سے کئی مرتبہ زور دے کر کہتے تھے کہ آپ میرے گھر آئیں۔ میں علماء دیوبند کی کتابوں نیز قرآن و حدیث سے دلائل کافیہ شافیہ آپ کو لکھوا دوں گا جس سے یہ ثابت ہوگا کہ اہل سنت کے معتقدات رکھنے والا شخص ہرگز مشرک یا کافر نہیں ہے لیکن حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب ان کے پاس نہ

اساتذہ کرام فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

علم فارسی: کریما، نام حق، شیخ عطار، بدائع منظوم، گلستان، بوستان، نصاب ضروری، زلیخا، سکندر نامہ نیز کتب قانون جواہر الترکیب، چہار گلزار وغیرہ۔

علم صرف: صرف بہائی، قانونچہ کھیوالی، صرف کی ایک مبسوط قلمی کتاب (مولانا محمد امیر دامانی کی تصنیف تھی) پڑھی۔ زرادی، زنجانی، مراح الارواح، فصول اکبری، شافیہ وغیرہ۔

علم نحو: نحو میر، نظم مائۃ، شرح مائۃ، ہدایۃ النحو کافیہ الفیہ وغیرہ۔

علم فقہ: منیۃ المصلی، نور الایضاح، قدوری وغیرہ۔

فتاوٰی نویسی: فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوٰی نویسی کا طریقہ قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کو بڑی توجہ اور محنت سے سکھایا۔ چونکہ بندیال شریف علم و عرفان کا مرکز رہا۔ دور دراز سے لوگ مسائلِ شرعیہ کے لیے رجوع کرتے۔ سارا تحریری کام صرف مولانا محمد عبدالحق صاحب فرماتے۔

علامہ محمد سعید صاحب ٹمن ملتان والے

علامہ محمد سعید جو کہ استاذ الاساتذہ فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور قیام بندیال شریف کے دوران زمانہ طالب علمی میں قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی نے ان سے چند اسباق پڑھے۔

حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب نے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔

علم منطق: صغریٰ، اوسط، کبریٰ، جدیدہ قدیمہ ایساغوجی۔

علم اصول فقہ: اصول الشاشی۔

علم نحو: عبدالرسول۔

علم فقہ: کنز الدقائق۔

علامہ علی محمد صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ

برادر خورد علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی

حضرت قبلہ صاحبزادہ زید مجدہ نے ان سے درج ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

علم منطق میں ایساغوجی، میر ایساغوجی، قال اقول، مرقات۔

علم فقہ میں شرح وقایہ اولین۔

علم نحو میں کافیہ وغیرہ کا سماع کیا۔

علامہ عبدالغفور صاحب آف حفیظ بانڈی ضلع ہزارہ

اس زمانہ میں علامہ عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ونحو میں مہارت مسلمہ مانی جاتی ہیں۔

علم نحو میں شرح جامی۔

اصولِ فقہ میں نورالانوار۔

فقہ میں شرح وقایہ آخرین۔

اس کے علاوہ بعض کتب صرف ونحو کا سماع بھی فرمایا۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

استاذ العرب والعجم شیخ المعقول والمنقول

حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء والفضلاء استاذی المکرم حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی اپنے مربی ومشفق استاذ استاذی المکرم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت اور عقیدت میں منفرد ہیں اور اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حضرت قبلہ استاذی المکرم صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی جب اپنے مربی اور مشفق استاذ کا تذکرہ اوران کی طرز تدریس بیان کرنا شروع کرتے تو آپ کی آنکھیں اشک بار اور پرنم ہو جاتی ہیں اور گھنٹوں تک آپ کی اوصاف حمیدہ ومساعی جمیلہ بیان فرماتے جاتے ہیں نہ تھکتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ تذکرہ باللسان اور محبت بالجناں میں آپ کی نظیر اور مثیل ممتنع ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔

علم نحو میں عبدالغفور، تکملہ۔

علم منطق میں شرح تہذیب، قطبی، میرقطبی، ملاحسن، ملا جلال، میرزاہد رسالہ قطبیہ، میرزاہد امور عامہ، حمد اللہ (پہلے علامہ محمد دین صاحب بدھو والوں سے پڑھا دوبارہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا) قاضی مبارک۔

اصولِ فقہ میں حسامی، توضیح تلویح۔

فقہ میں ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین (دوبارہ پڑھے) درمختار، فتاویٰ نویسی کا طریقہ اور شرعی فیصلہ کا انداز بھی سیکھا

علم معانی میں مختصر المعانی، مطول۔

علم میراث میں سراجی۔

علم ادب میں سبع معلقہ، دیوان حماسہ وغیرہ۔

علم ریاضی میں تصریح شرح چغمینی۔

علم مناظرہ میں رشیدیہ۔

علم فلسفہ میں میبذی، صدرا، شمس بازغہ۔

علم عقائد میں شرح عقائد خیالی (یہ دوبارہ پڑھی جبکہ پہلے مولانا نور محمد صاحب ملوانی والوں سے پڑھی تھی، شرح عقائد جلالی۔

علم تفسیر میں تفسیر جلالین، تفسیر بیضاوی۔

علم حدیث میں دوسال میں دورۂ حدیث شریف (ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، بخاری وغیرہ) مکمل کیا۔

سماع

شرح تہذیب، بیضاوی، مطول، جلالین، شرح جامی، مشکوٰۃ شریف کا سماع بھی فرمایا۔

حضرت علامہ نور محمد صاحب ملوانی ضلع اٹک

علم ادب میں مقامات،

علم فقہ میں ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین۔

علم عقائد میں شرح عقائد خیالی اوراس کے علاوہ میرزاہد ملا جلال، حمد اللہ اور صدرا کا سماع بھی فرمایا۔

حضرت علامہ محمد دین صاحب بدھو والے (اٹک)

حضرت علامہ محمد دین صاحب، آف بدھو ضلع اٹک جو کہ علم معقول میں امام سمجھے جاتے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے حاذق العلماء حکیم شاہ محمد صاحب [illegible]روی اور حضرت علامہ پیر محمد زبیر شاہ آف چکوال جیسی عظیم شخصیات کے استاذ تھے۔

علم منطق میں میرزاہد رسالہ قطبیہ، میرزاہد امور عامہ پڑھا جبکہ اس سے پہلے استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ چکے تھے اور حمد اللہ پڑھا نیز میر ایساغوجی، ملا قطبی، میر قطبی کا بھی سماع کیا۔

شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی رمضان المبارک میں دورۂ تفسیر پڑھاتے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد شہباز مرحوم کو ساتھ لے کر ۱۳ شعبان کو دورہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حافظ آباد اسٹیشن پر اترے اور وزیر آباد کی گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ اسٹیشن پر مولانا محمد بشیر حافظ آبادی گولڑوی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اصرار کیا کہ میرے ساتھ گھر چلیں۔ جناب مولانا محمد بشیر صاحب بندیال شریف میں کچھ عرصہ پڑھتے رہے۔ صاحبزادہ صاحب کا بڑا احترام کرتے تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے فرمایا میں تو شیخ القرآن صاحب کے پاس دورۂ تفسیر میں شمولیت کے لئے جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا قبلہ ہزاروی صاحب آج رات ہمارے ہاں آ رہے ہیں چنانچہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ حضرت مولانا محمد بشیر صاحب کے ہاں تشریف لے گئے جب رات کو حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے مولانا محمد بشیر صاحب نے صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کا اٹھنے کا انداز فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ قبلہ ہزاروی صاحب نے صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کے لئے دورہ شروع کرایا ہے آپ جیسے فاضل کو پڑھانے کے میں قابل کہاں ہوں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ نے اصرار فرمایا تو قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے دورۂ قرآن شریف قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس پڑھا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ القرآن کے خطاب میں اتنا اثر ہوتا تھا کہ میں نے ۹/۱۰ سال کے لڑکوں کو روتا دیکھا ایسا معاملہ دیکھ کر میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ ہر جمعہ ہزاروی صاحب کے پاس پڑھا کروں گا۔

دستار فضیلت

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے دو سال میں دورۂ حدیث مکمل کرنے کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے اور وہاں سے دستار فضیلت حاصل کی اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور خصوصی دعا کروائی۔

تدریس میں خداداد ملکہ

حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بدستِ خود دستار بندی کروائی اور سند حدیث عطا کی۔

اس سال دورۂ حدیث میں مولانا محمد حنیف سیالوی (قائد آباد)' حضرت علامہ غلام محمد تونسوی (ملتان) حضرت شیخ احمد (چنیوٹ)' مولانا شاہ نواز سیالوی مرحوم (مہروکے) بھی بندیال سے ہم چار ساتھی اکٹھے دستار فضیلت میں گئے۔

نوٹ: شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی کی دستار بندی بھی اسی سال ہوئی۔

اللہ قدوس نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو تدریس کا زبردست ملکہ عطا فرمایا ہے اور طلباء کی کثیر تعداد نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے اور کر رہے ہیں اور ان طلباء میں سے اکثر اہل سنت کی مرکزی درسگاہوں میں چوٹی کے استاد، صدر مدرس، شیخ الحدیث اور مفتی ہیں اور بعض بیرون ملک بھی تدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ملک المدرسین حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی ایک طویل عرصہ تک دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ میں مصروف تدریس رہے۔ انتہائی قابل اور محنتی طلباء آپ سے پڑھتے رہے ان میں سے اکثر طلباء کچھ اسباق ملک المدرسین علامہ عطا محمد صاحب سے پڑھتے اور کچھ اسباق استاذ العلماء علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے پڑھتے ملک المدرسین علامہ عطا محمد صاحب کے ساتھ بیٹھ کر پڑھانا اور پھر آپ کے شاگردوں کو پڑھانا ہر مدرس کا کام نہیں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے نہ صرف طلباء کو پڑھایا بلکہ انہیں مکمل مطمئن بھی کیا۔ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد صاحب بندیال میں تدریس کے دوران کچھ عرصہ کے لئے وڑچھ تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب آپ کی جگہ پر انتہائی کامیابی کے ساتھ پڑھاتے رہے۔ اس وقت علامہ غلام نبی صدر مدرس جامعہ عطاء العلوم گکھڑ منڈی، علامہ محمد یعقوب ہزاروی، صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی، علامہ عبدالرشید گولڑوی مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی، علامہ عطا محمد گولڑوی صاحب سابق مدرس جامعہ نظامیہ لاہور' مولانا محمد اکرم سیالوی (کراچی)' علامہ عطا محمد گولڑوی حاصل پوری جیسی قابل ترین شخصیات حضرت صاحبزادہ صاحب سے قاضی حمد اللہ، بیضاوی، شرح عقائد، صدرا، شمس بازغہ اور عبدالغفور جیسے منتہی اور ادق اسباق پڑھتے تھے۔

تدریس کا تقابلی جائزہ

جن دنوں میں استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی وڑچھ میں پڑھاتے تھے اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی ان سے حمد اللہ وغیرہ جیسے اسباق

پڑھتے تھے۔ سعیدی صاحب نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا سبق سنا اور بعد میں طلباء کو بتایا کہ بعض مقامات کی تقریر استاذیم علامہ عطامحمد رحمۃ اللہ علیہ زیادہ فرماتے ہیں اور بعض مقامات کی تقریر حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زیادہ فرماتے ہیں۔ اس وقت کے پڑھنے والے طلباء کا بیان ہے کہ استاذیم علامہ عطامحمد صاحب نے حمداللہ میں (۲۰) خیبے بیان کئے اور حضرت قبلہ استاذیم صاحبزادہ نے (۴۰) خیبے بیان کئے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اسی طرح تدریس کے تقابلی جائزہ پر اور طلباء کے بھی کثیر تعداد میں تبصرے ہیں مگر ہم بخوف طوالت اسی کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

ازالۃ الشبہ

قارئین قضایا مذکورہ میں نظر وفکر کر کے یہی نتیجہ اخذ کریں گے کہ پھر تو قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی استاذ العرب والعجم المحقق والمدقق رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے فوقیت حاصل کر گئے اور یہ ان کی تعظیم اور توقیر کے خلاف ہے تو جواباً یہی عرض کیا جائے گا کہ درحقیقت یہ فیضان فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا اور استاذ العلماء حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی کا ہے کہ آج عرب وعجم میں شہرت بھی اور عظمت بھی ہے شرق وغرب میں آپ کے نعرے لگ رہے ہیں۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

راقم الحروف کا ناقدانہ تبصرہ

بندہ ناچیز کو بھی اس بات کا فخر ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب زید مجدہ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے ہیں۔ المختصر ہم قاضی مبارک حضرت قبلہ استاذی المکرم استاذ الاساتذہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے پاس پڑھتے تھے تقریباً ایک ماہ پڑھنے کے بعد اسی سال ہی استاذی المکرم رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھنا شروع کیا۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زید مجدہ کا طرز تدریس منفرد تھا آپ کی تقریر میں اس قدر روانگی اور تسلسل پایا جاتا تھا کہ غبی تو بجائے خود متوسط اور ذکی بھی گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے تھے اور حفظ اور ضبط کرنے سے قاصر رہ جاتے تھے۔ سرعت روانگی کی اس کیفیت پر داد دیتے ہوئے شخص عدیل ان قضایا ملفوظہ کے نطق پر مضطر ہو جاتا ہے ''کہ یہ خداداد نعمت کا قدرتی کرشمہ ہے''۔ بدر العلماء حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف کو اللہ تعالیٰ نے جوہر تفہیم کا مخزن بنا دیا اور نطق ظاہری اور باطنی سے اس قدر نواز دیا کہ قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ سے

المختصر قاضی مبارک کی تقریرات میں تسلسل اور روانگی کے اعتبار سے حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ مشکل مقامات کی سیر حاصل تقریر کرنے میں اور کتاب کے مخفی گوشوں کی عقدہ کشائی کرنے میں اور تحقیق وتدقیق کے سمندر میں غواصی کرنے میں حضرت قبلہ علامہ عطامحمد بندیالوی بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

میدان مناظرہ کے شہسوار

قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے وافر مقدار میں جوہر حفظ وضبط سے نوازا ہوا ہے۔ آپ ذہانت اور فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ کی حاضر جوابی کا یہ عالم ہے کہ زمانہ طالب علمی میں بھی کسی بدمذہب کو سامنے آنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ خود فرماتے ہیں کہ یہ سب میرے والد فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ بچپن میں ہی میں آپ نے وہابی اور دیوبندی مسلک کے بڑے بڑے مشہور علماء سے مناظرے کئے اور بحثوں میں حصہ لیا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ ابھی کم عمر تھے کہ موضع شادیہ پر ملک غلام محمد ولد خان بیگ جنجوعہ کی والدہ کی فاتحہ خوانی پر تشریف لے گئے۔

مولوی غلام حسین فاضل دیوبند سے مناظرہ

فاتحہ خوانی کے بعد شادیہ کے ماموں خیل قوم کے لوگوں نے عرض کیا کہ جناب مولوی غلام حسین وہابی ہے جس کو ملک فتح شیر پھتوخیل اور ملک لعل خان وغیرہ جامع مسجد میں بطور امام ٹھہرانا چاہتے ہیں اور مشہور کیا ہوا ہے کہ مولوی غلام حسین صحیح العقیدہ ہوگیا ہے۔ آپ اتفاقاً تشریف لے آئے ہیں آپ ہماری اس مصیبت سے جان چھڑا دیں ورنہ وہ اگر ٹھہر گیا تو ہمارے عقیدہ کو سخت نقصان پہنچائے گا۔

آپ نے فرمایا ہاں اسے میرے پاس لے آئیں اس سے بات کریں گے۔ اتفاق سے ایسا ہوا کہ اس مجلس میں مولوی غلام حسین بھی آگیا کیونکہ اسے صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر ملی۔ اس وقت حاجی فتح شیر جنجوعہ اور لعل خان جنجوعہ کے علاوہ اور بھی کافی معززین شہر موجود تھے۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت نے زمین وآسمان اور جو کچھ اس میں ہے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے پیدا کیا ہے اور جو کوئی چیز کسی کے لئے بناتا ہے اس کو دکھاتا بھی ہے اور دیتا بھی ہے تو اللہ کریم نے چونکہ زمین وآسمان اپنے محبوب کے لئے بنائے ہیں اور ان کا ملاحظہ بھی اپنے محبوب کو کرایا ہے اور ان کا علم بھی اپنے محبوب کو دیا ہے تمہاری اس کے متعلق کیا

رائے ہے۔ مولوی صاحب کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر یوں گویا ہوئے کہ علم محیط خدا کا خاصہ ہے۔ صاحبزادہ نے فرمایا کہ آپ وہ بات کریں جو عوام الناس بھی سمجھیں تو مولوی غلام حسین نے کہا یہ عقیدہ رکھنا شرکِ عظیم ہے یہ سن کر ملک بہادر خان جنجوعہ نے کہا ہمارا وہی عقیدہ ہے جو فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ مولوی غلام حسین اس عقیدے کو شرک کہنے والا جھوٹا ہے۔ مولوی غلام حسین نے وہاں سے چل نکلنے میں عافیت سمجھی۔ جب باہر گیا تو ساتھیوں نے لعن طعن کی کہ تم اتنے بڑے فاضل بنتے ہو اور اپنے آپ کو فاضل دیوبند کہتے ہو لیکن اس نوعمر لڑکے نے تمہیں ذلیل و رسوا کر دیا ہے اور تمہارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے اگر تم میں کچھ لیاقت ہے تو اپنی کتابیں لاؤ اور اس کو لاجواب کر دو۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ مولوی غلام حسین چند کتابیں لے کر کانپتا ہوا آ گیا اور آتے ہی کہا کہ تم کچھ اور کہتے ہو اور ہماری کتابیں کچھ اور کہتی ہیں اور بخاری شریف کی ایک حدیث پڑھنا شروع کی۔

لیکن قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کے رعب و دبدبہ اور بزرگان دین کی دعاؤں کے اثر سے اس پر رعشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ عبارت پڑھنے کی کوشش کرتا لیکن لرزتی کانپتی زبان سے الفاظ کیسے صحیح ادا ہو سکتے تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے اہل مجلس سے پوچھا کہ تم نے کچھ سمجھا کہ مولوی صاحب کیا پڑھ رہے ہیں۔ تمام نے بیک زبان کہا کہ ہم نے تو ایک لفظ بھی نہیں سمجھا اس پر طرہ یہ کہ مولوی صاحب کے حامی حضرات نے بھی اعتراف کیا کہ ہم نے کچھ نہیں سمجھا تو صاحبزادہ نے فرمایا یہی ہے تمہارا فاضل دیوبند کہ عبارت کا تلفظ بھی صحیح طور پر نہیں جانتا۔ چہ جائیکہ معانی و مفہوم۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بات وہ کہنا چاہتا ہے میں وہ سمجھ گیا اور مولوی صاحب کو خاموش ہونے کو کہا اور مجمع کو سمجھایا کہ یہ بخاری شریف سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا واقعہ یعنی منافقین کی تہمت والا واقعہ پڑھ رہا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کائنات کا علم ہوتا تو مائی صاحبہ کے متعلق پہلے ہی علم ہو جاتا کہ آپ بری الذمہ ہیں۔

صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا مولوی صاحب آدھا واقعہ نہ پڑھو پورا واقعہ پڑھو بخاری شریف میں لکھا ہے کہ ابھی تک قرآن کریم کی برات والی آیت نہیں اتری تھی لیکن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا "واللہ ما اظن علی اھلی الا الخیر. اللہ کی قسم مجھے اپنے اہل پر بغیر خیر کے اور کوئی گمان نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل از نزول آیات قرآنی فرمایا کہ مجھے اپنے اہل پر خیر کا گمان ہے اور تم کہتے ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم نہ تھا اور شک تھا

[illegible] لاجواب ہوا تو پھر ایک اور حدیث پڑھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ بڑا پریشان ہوا آخر میں [illegible] کہا کہ حضور (نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا آخری وقت تھا اور ایک صحابی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو اس صحابی نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں اپنا نام بتاؤ اگر آپ کو تمام کائنات کا علم ہوتا تو نام کیوں پوچھتے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فرمایا مولوی صاحب ہوش قائم رکھو پوچھنا ہر وقت عدم علم پر دلالت نہیں کرتا۔ قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ما تلک بیمینک یا موسی. اے موسیٰ علیہ السلام [illegible] میں کیا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کو علم نہ تھا۔ یہاں پر تو یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ کسی کے دروازے پر جاؤ تو اپنا نام بتا دیا کرو یہاں سے عدم علم کیسے ثابت ہوتا ہے۔ جب علمی جواب نہ بن سکا تو لڑائی کے لئے آگے بڑھا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کب رہنے والے تھے۔ فرمایا شرم کر جب جواب نہیں آیا تو لڑنے پر اتر آیا ہے۔ خبردار! آگے بڑھا تو چھڑی سے جسم ادھیڑ لوں گا۔ مجھے جانتا نہیں میں کون ہوں؟ مولوی صاحب کے تو گویا ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے مبہوت ہو کر سر نیچے کر کے بیٹھ گیا۔

ملک غلام محمد اور محمد خان اٹھے اور مولوی صاحب کا بازو پکڑ کر باہر دھکیل دیا۔ اور کہا کہ جب علمی جواب نہیں آیا تو لڑتے ہو شرم کرو۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

علم معقول میں مہارت

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی اتفاقاً معروف حکیم عبدالرحیم خان آف میانوالی کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں پر ایک مولوی موجود تھا جو کہ حکیم صاحب کی مسجد کا امام تھا فاضل دیوبند تھا۔ اس نے دوران گفتگو یوں کہا کہ تم بریلوی حضرات انبیاء علیہم السلام کے علم غیب کے قائل ہو حالانکہ قرآن کریم میں ہے کہ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ فرما دیجئے اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آسمانوں اور زمینوں میں کوئی غیب نہیں جانتا بغیر اللہ کے اور تم انبیاء علیہم السلام کے علم غیب کے قائل ہو۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون سا قضیہ ہے؟ مولوی صاحب نے کہا یہ امر کا صیغہ ہے۔ قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فرمایا: میں تم سے علم معقول کی بات پوچھ رہا ہوں اور تم جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے علم صرف کا جواب دے رہے ہو کہ یہ امر کا صیغہ ہے۔ حکیم عبدالرحیم خان کہنے لگے کہ اس کو کیا کہتے ہو یہ تو جاہل ہے حالانکہ یہ اس پارٹی کے مشہور مولوی تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ وہ بے چارہ تو کم علم نکلا

حالانکہ میں اس کو سمجھانا یہ چاہتا تھا کہ آیت قل لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔ جس کو تم نے بطور دلیل پیش کیا یہ منطق کی اصطلاح میں قضیہ سالبہ کلیہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق دیوبندیوں کا بھی عقیدہ یہ ہے کہ وہ بعض غیب جانتے ہیں یعنی بعض الغیب یعلمه الانبیاء۔ یہ صیغہ موجبہ جزئیہ ہے اور موجبہ جزئیہ تو سالبہ کلیہ کی نقیض ہوا کرتا ہے کتنی جہالت سے ایک طرف سالبے کلیے کے قائل دوسری طرف موجبے جزئیے کے قائل ہو یہ تو اجتماع نقیضین آ گیا جو کہ محال ہوتا ہے جب تک یہاں ذاتی اور عطائی کا فرق نہ کرو گے (یعنی اللہ قدوس کا علم ذاتی اور انبیاء علیہم السلام کا علم عطائی) اجتماع نقیض برقرار رہے گا جو کہ محال ہے۔

المختصر حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ کے مناظرات بہت ہیں۔ بخوف طوالت ہم نے یہاں چند ایک کا تذکرہ کر دیا ہے۔

تحریک پاکستان میں حصہ

جب تحریک پاکستان چل رہی تھی تو موضع بندیال میں فقیہ العصر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی کے علاوہ ملک احمد خان بندیال اور ملک محمد اکبر بندے خیل ملک الٰہی بخش بندیال، سلطان خیل، ملک خان مرحوم جو کہ دوسرے ملک صاحبان کے برعکس مسلم لیگ کا ساتھ دے رہے تھے۔ باقی سب ملک صاحبان کا ساتھ دے رہے تھے اور ملک خضر حیات ٹوانہ یونینسٹ پارٹی کا ہر دل و جان سے فدا تھا اور اس پر لطف یہ کہ بندیال کے وہابی اور دیوبندی مولوی صاحبان بھی اپنے ملک صاحبان کو خوش کرنے کے لئے یونینسٹ پارٹی کا ساتھ دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ یہ کوئی ملکی آزادی نہیں بلکہ پگڑیوں کا جھگڑا ہے اور جبکہ وہابی اور دیوبندی مولوی یونینسٹ پارٹی سے پیسے لے کر آدھی سرگل نور پور تھل وغیرہ جیسے قریبی قصبات میں ان کے حق میں تقریریں کر رہے تھے۔ موضع بندیال میں بندیال فیملی آباد ہے اور طویل عرصہ سے اس علاقہ میں جاگیردارانہ نظام ہے اور بندیال اور اس کے قرب و جوار میں اس وقت ان کی زبردست قسم کی ڈکٹیٹر شپ قائم تھی اور اس وقت ان کے خلاف آواز بلند کرنا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنے کے برابر تھا۔ قبلہ فقیہ العصر کا ضلع سرگودھا اور ضلع میانوالی میں بالخصوص اور دوسرے قریبی اضلاع میں بالعموم زیادہ اثر تھا اور لوگوں کی اکثریت مرید اور معتقد تھی اس لئے آئے دن لوگ آپ سے فتویٰ لینے آتے تھے کہ ہم یونینسٹ پارٹی کو ووٹ دیں یا مسلم لیگ کو اس وقت آپ کی صحت انتہائی کمزور تھی اور زیادہ تر فتاویٰ آپ صاحبزادہ محمد عبدالحق

کو ووٹ دینا مسجد کو ووٹ دینا ہے اور یونینسٹ پارٹی کو ووٹ دینا مندر کو ووٹ دینا ہے۔ موضع گولیوالی کا ایک شخص ملک صاحبان کے پاس آیا ان میں سے ایک ملک صاحب نے اس گولیوال کے اس شخص سے پوچھا کہ آپ ووٹ کس کو دیں گے۔ اس نے کہا ہم تو ووٹ اس امیدوار کو دیں گے جس کے متعلق فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب بندیالوی فرمائیں گے۔ فتویٰ یہ دیا کہ ووٹ مسلم لیگ کو دو۔ ملک صاحب نے سوچا کہ ہم حضرت فقیہ العصر کے معتقدین سے ہیں آپ ضرور ہم پر التفات فرماتے ہوئے ہمارے امیدوار کے حق میں فرمائیں گے۔ اس لئے ملک صاحب نے کہا ٹھیک ہے کہ تم حضرت فقیہ العصر سے پوچھ لینا۔ وہ شخص حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہمیں فتویٰ لکھ دیں کہ ہم ووٹ کس کو دیں آپ نے حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے فرمایا کہ انہیں فتویٰ لکھ دیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فتویٰ لکھ دیا اس فتویٰ کے متعلق جب ملک صاحب کو علم ہوا تو انتہائی غضب ناک اور برہم ہوا اور صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو تو اس نے کہا کہ آپ نے یونینسٹ پارٹی کے خلاف فتویٰ لکھا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا کیا لکھا ہے آپ نے فرمایا جو کچھ مجھے والد صاحب نے لکھنے کا حکم دیا ہے میں نے وہی کچھ لکھا ہے۔ اس پر اس نے کہا آپ ہمارے خلاف کوئی ایسی بات تو لکھی ہے کہ بتاتے نہیں آپ نے فرمایا اگر آپ خواہ مخواہ پوچھنا ہی چاہتے ہیں تو پھر سنیں میں نے لکھا ہے۔ یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ ترجمہ: اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا الیهود و النصاری اولیاء۔ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ خضر ٹوانہ مسلمانوں کو چھوڑ کر انگریزوں کے ساتھ مل گیا ہے اور اس نے انگریزوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے لہٰذا خضر حیات ٹوانہ کو ووٹ نہیں دینا چاہیے۔ جب یہ بات ملک صاحب نے سنی تو کہا ملک خضر حیات ٹوانہ نے آپ کے بھائی کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا ہے اور آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان ملک صاحبان (دیوبندی ملک صاحبان) کے مولوی صاحبان (دیوبندی وہابی مولوی) ان کی امداد کر رہے ہیں اور آپ ہماری جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ یہ سن کر صاحبزادہ نے فرمایا دنیاوی بات ہوتی تو ہم خضر ٹوانہ کی امداد کرتے یہ مذہبی بات اور مسلم لیگ اسلام کے پرچم کو بلند کرنا چاہتی ہے اور یونینسٹ انگریز کی جماعت ہے جو ہندوؤں کے مفادات کے لئے کام کر رہی ہے۔ آپ ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔ بس صرف یہی کہیں گے کہ شہر چھوڑ دو ہمیں شہر چھوڑنا منظور ہے لیکن خدا اور رسول کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ملک صاحب کے سامنے آج تک کسی نے حق بات ان

چارپائی سے اٹھا اور دوسری چارپائی پر جا بیٹھا۔ لیکن بزرگوں کا روحانی تصرف حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کے شامل حال تھا اس لئے اسے کچھ کہنے کی جرات نہ ہوسکی۔ صرف ملک سرفراز خان جنجوعہ جو وہاں موجود تھا اس سے کہا: کیوں جنجوعہ شکر ہے تو بیٹھا ہے میں نے صاحبزادہ کو کچھ کہا ہے اس نے کہا نہیں۔ اسی دوران صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اٹھ کر تشریف لے آئے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

بیعت وخلافت

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فخر المشائخ حضرت خواجہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کے خلیفہ مجاز تھے اور حضرت محمد حسین صاحب الہ آبادی حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مجاز تھے اور حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ شریف کی رہائش کے دوران جب غوث زمان پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے ملاقات کی تو حضرت قبلہ حاجی صاحب نے پیر مہر علی شاہ صاحب کو سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت وخلافت مرحمت فرمائی تھی۔ صاحبزادہ کے دل میں شوق پیدا ہوا اور اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے قلبی لگاؤ کے پیش نظر عزم مستحکم فرما لیا کہ میں بھی اپنے بزرگوں سے ربط اور تعلق قائم کرلوں لہٰذا اسی جذبہ کے پیش نظر صاحبزادہ قبلہ کا ارادہ ہوا کہ شمس المشائخ پیر طریقت حضرت قبلہ بابوجی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرکے سلسلہ چشتیہ صابریہ کے ساتھ وابستہ ہو جاؤں۔ المختصر صاحبزادہ استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد صاحب کے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ بابوجی نے تین دن ٹھہرایا اور جب قبلہ بابوجی تیسرے دن اپنے مکان سے غوث زمان پیر مہر علی شاہ کے روضہ مبارک کی طرف روانہ ہوئے بحر العلوم علامہ عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر لوگ بھی ساتھ تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ کو حضرت بابوجی نے مخاطب کرکے فرمایا مجھے میرے والد بزرگوار پیر مہر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ پھر فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس شرط پر لوگوں کو بیعت کروں گا کہ ذمہ داری آپ اٹھائیں تو جواب میں پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ذمہ داری تو ذمہ داری والوں کی ہے آپ بیعت کیا کریں۔ چنانچہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر قبلہ بابوجی رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ قبلہ کو بیعت کیا اور کچھ اوراد وغیرہ ارشاد فرمائے اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا

وظائف کیا کریں۔

اظہار ذی شان

ایک بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ آج کل کے بعض پیران عظام کی طرح حضرت قبلہ بابوجی رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک کو خلافت عطا نہ فرماتے تھے بلکہ صاحبزادہ قبلہ مدظلہ العالی کے علاوہ آپ کا شاید کوئی اور خلیفہ ہو۔ حالانکہ آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی جس میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء بھی تھے۔

شادی

مکھڈ شریف میں بہت بڑا آستانہ ہے ہزاروں سے متجاوز مریدین ومعتقدین ہیں۔ تونسہ شریف سے خلافت ہے اور حضرت خواجہ محمد علی صاحب مکھڈوی کی شخصیت تو وہ تھی جنہیں پہلی دفعہ ہی خواجہ شاہ سلیمان تونسوی نے خرقہ خلافت سے نوازا اور حضرت فخر المشائخ خواجہ احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکھڈ شریف کی دو بہنوں کا نکاح حضرت خواجہ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ تونسوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے پوتوں سے ہے اور آپ کی بھتیجی کا نکاح خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کی اولاد میں میاں عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ ہے اور مکھڈ شریف وہ آستانہ عالیہ ہے جہاں خواجہ شمس العارفین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ دس سال رہ کر علوم دینیہ پڑھتے رہے۔ حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ موضع تراپ کے قریب ایک دریا سوہاں بہتا ہے اس میں کسی پراچہ کی ایک بس ڈوب گئی۔ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن بس نکالنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر مایوس ہوکر انہوں نے خواجہ احمد دین رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اگر بس نکل آئے تو لنگر شریف کا نذرانہ ہے۔ تین ماہ گزر چکے تھے آپ دریا کے کنارے تشریف لے گئے اور دعا فرمائی دنیا منتظر رہی تھی کہ اب کہاں ملے گی لیکن دنیا یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئی کہ دوسری صبح وہی ڈوبی ہوئی اس دریا کے کنارے کھڑی تھی اور چل کر مکھڈ لائی گئی۔ اس کرامت کے بیشمار عینی شاہد اب بھی موجود ہیں بلکہ اس گاڑی کا ڈرائیور تادم تحریر زندہ ہے اور حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی کی شادی پیر شریف کے سجادہ نشین کی بہن کے ساتھ ہوئی تھی۔

المختصر حضرت خواجہ احمد دین صاحب مکھڈوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکھڈ شریف کے ہاں حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے رشتہ دار رشتہ مانگنے کے لئے گئے تو انہوں نے فقیہ العصر کے غائبانہ تعارف اور حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کے تقویٰ، شرافت اور تبحر علمی کے متعلق اپنے مرید خاص حکیم فضل دین کے بیان کی وجہ سے ہاں کردی۔ حالانکہ اس وقت اس رشتہ کے لئے میرا

شریف کے سجادہ نشین کے لڑکے کے لئے بھی کوشش ہو رہی تھی لیکن حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی نے حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو ترجیح دی اور پھر سفر حج کے لئے گئے تو باوجود اپنے بڑے صاحبزادہ کے ہوتے ہوئے صاحبزادہ کو اپنے قائم مقام کے طور پر مکھڈ شریف ٹھہرا گئے۔

حضرت خواجہ احمد دین کی صاحبزادی انتہائی پارسا عبادت گزار خاتون تھیں۔ نوافل، تلاوت اور اوراد ان کا معمول تھا۔ اللہ قدوس نے ان کے بطن سے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کو سات لڑکے اور تین لڑکیاں عطا فرمائیں۔

علمائے کرام ومشائخ عظام سے ملاقاتیں اور تاثرات

محقق العصر عین العلماء استاذ الاساتذہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں عالم اسلام کے ممتاز علماء ومشائخ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ہر ذی شان کو ذیل کے تاثرات سے ان کی علمی وجاہت اور مذہبی عظمت کا خود بخود علم ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دفعہ خواجہ فقیر محمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بارو (لیہ) صاحب نے پیلپلاں میں سنی کانفرنس کرانے کا پروگرام بنایا اور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت قبلہ خواجہ صاحب کی ایک نشست کی صدارت رکھنے کا پروگرام بنایا۔

خواجہ فقیر محمد صاحب نے جناب صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو کانفرنس کی دعوت دی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے فرمایا کانفرنس کی صحیح کامیابی تب ہوگی جب شیخ الاسلام ایک نشست کی صدارت فرمائیں۔ خواجہ فقیر محمد صاحب نے فرمایا کہ شیخ الاسلام کے ساتھ ہماری واقفیت نہیں آپ انہیں دعوت دیں۔ چنانچہ صاحبزادہ قبلہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سیال شریف تشریف لے گئے۔ اتفاق سے شیخ الاسلام سیال شریف میں نہیں تھے آپ نے حضرت خواجہ فخر الدین سیالوی صاحب سے عرض کیا کہ آپ میری طرف سے شیخ الاسلام کو عرض کریں چنانچہ پیلپلاں کانفرنس میں خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی تشریف لے گئے اور صاحبزادہ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ ''میں جلسہ والوں کے لئے نہیں آیا بلکہ آپ کی خاطر آیا ہوں''۔ ایک دفعہ صاحبزادہ صاحب شہر سے جنوب کی طرف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ شیخ الاسلام کی گاڑی کھڑی ہے اور آپ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کی طرف جا رہے ہیں۔ صاحبزادہ کو دیکھ کر فرمانے لگے میں وال بھچراں گیا تھا خیال آیا کہ استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتا جاؤں۔ مزار پر حاضری دے کر [illegible] تشریف لائے اور خصوصی دعا فرمائی۔

حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین تونسہ شریف

ایک دفعہ کندیاں جلسہ تھا۔ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اور استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد صاحب کو بھی دعوت تھی۔ حضرت خواجہ خواجگان نظام الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف آئے تھے۔ جب عطاء الملت والدین حضرت علامہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کا تعارف کرایا تو خواجہ نظام الدین اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو گلے لگا لیا۔ اور فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کی بے حد تعریف فرمائی۔

سید الاصفیاء خواجہ حافظ سدید الدین رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف

فخر العلماء بدر المشائخ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی سیال شریف میں علامہ عطا محمد بندیالوی مدظلہ العالی سے درس نظامی کی کتب پڑھتے تھے تو شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی بڑی شفقت فرماتے تھے جب بھی کوئی معزز مہمان آستانہ عالیہ پر تشریف لائے تو چائے یا کھانے پر قبلہ صاحبزادہ صاحب کو ضرور بلاتے تھے۔ ایک دفعہ سید الاصفیاء حافظ خواجہ سدید الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف تشریف لائے تو چائے پر صاحبزادہ صاحب کو بلا بھیجا تو صاحبزادہ خواجہ حافظ تونسوی کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے خصوصی دعا بھی کروائی۔

حضرت خواجہ سدید الدین سجادہ نشین مرولہ شریف
کی بندیال شریف تشریف آوری

حضرت خواجہ سدید الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ معظم آباد اپنے پوتے غلام معین نظامی کو درسہ میں داخلہ دلوانے کے لئے بندیال شریف تشریف لائے۔ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو انتہائی شفقت اور محبت سے ملے اور بڑی دیر تک جامعہ مظہریہ امدادیہ کی دینی خدمات کو سراہتے رہے اور صاحبزادہ کی مذہبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے رہے۔

اسی دوران سید الاتقیا خواجہ احمد دین مکھڈوی
سجادہ نشین مکھڈ شریف

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی شادی حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی کی

محبت اور شفقت فرماتے اور جب حج پر تشریف لے گئے تو باوجود اپنے بڑوں کے صاحبزادہ قبلہ کو ہی اپنا نائب مقرر کر کے گئے۔ حضرت خواجہ احمد دین مکھڈوی بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ ایک دفعہ قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے مزید توجہ روحانی کے لئے عرض کیا تو قبلہ خواجہ صاحب نے مثنوی روم اور امام غزالی کی کتب کے مطالعہ کا مشورہ عنایت فرمایا۔

سید الاتقیاء حضرت خواجہ میاں مظفر علی

آف چاہ میانہ میانوالی سے ملاقات

چاہ میانہ میں میانہ خاندان کئی پشتوں سے اولیاء کا خاندان چلا آ رہا ہے۔ میاں مظفر علی صاحب اور ان کے والد گرامی اپنے وقت کے کامل اولیاء میں سے تھے۔ مظفر علی صاحب کی زندگی میں ایک دفعہ قبلہ صاحبزادہ صاحب کسی موقع پر تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے میاں مظفر علی صاحب سے ملاقات کی اور وہاں میاں صاحب کے لڑکے میاں فیروز صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب نے تکلیف کی اگر آپ تشریف نہ بھی لاتے تو ہم نے کوئی محسوس نہیں کرنا تھا۔ میاں مظفر علی نے فرمایا تم نے غلط کہا صاحبزادہ کا اپنا گھر ہے انہوں نے بڑی نوازش کی ہے کہ تشریف لائے۔ پھر فرمایا صاحبزادہ صاحب! میرے والد صاحب کا سو (۱۰۰) سال کی عمر میں وصال ہوا اور انہوں نے اپنی زندگی میں مجھے دو وصیتیں کی تھیں ایک یہ کہ میرا جنازہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھوانا اور دوسرا جس قرآن مجید پر میں پوری زندگی تلاوت کرتا رہا ہوں یہ میری پوری زندگی کا ساتھی ہے اس کو میرے ساتھ قبر میں دفن کرنا۔ چنانچہ جب میرے والد محترم کا انتقال ہوا تو جنازہ کے لئے آپ کے والد ذی وقار کو بلایا گیا میں نے انہیں وصیتیں عرض کیں اور قرآن کے ساتھ دفن کرنے کے متعلق پوچھا تو فقیہ العصر نے مسکرا کر فرمایا کہ بزرگوں کی وصیتوں کے متعلق مسئلے نہیں پوچھا کرتے اور مجھے دستار آپ کے والد گرامی نے باندھی۔ اب میری وصیت یہ ہے کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں۔ صاحبزادہ قبلہ نے عرض کی آپ کی نظر شفقت ہے ورنہ میں اس قابل کہاں؟ صاحبزادہ صاحب نے دعا کے لئے عرض کیا تو انتہائی طویل دعا مانگی اور زبردست روئے۔ اسی وقت اتفاق سے ملک ممتاز بھچر آ گئے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے میاں صاحب کو رلا دیا۔ اس سے خوب معلوم ہو گیا اس ولی کامل کی نظر میں صاحبزادہ کا کتنا لحاظ تھا۔ الختصر جب میاں مظفر علی صاحب کا وصال ہوا تو صاحبزادہ صاحب قبلہ جنازہ پڑھانے گئے۔ استاذیم علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا آج سے چالیس

آج پھر چاہ میانہ پر چالیس سال کے بعد آیا ہوں۔

حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

ایک دفعہ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی ملک ممتاز احمد بھچر (ایم پی اے) واں بھچراں ملنے گئے۔ چند احباب کے ساتھ حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے خصوصی کرم نوازی فرمائی اور حضرت قبلہ صاحبزادہ کی بڑی عزت افزائی فرمائی۔ دعاؤں سے نوازا ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا:

"یا شفیق یا رفیق نجنی من کل فیق"۔ 70 دفعہ عشاء کے بعد اوّل آخر درود شریف۔

حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تونسہ شریف

حضرت خواجہ صاحب کے بندیال شریف میں ملک محمد امیر، ملک محمد منیر، ملک احمد یار مرید تھے جب بھی ان کے ہاں تشریف لاتے صاحبزادہ قبلہ ان سے ملاقات اور زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔ کھڑے ہو کر گلے لگاتے اور بڑی شفقت کا اظہار فرماتے۔ جمعہ بھی صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں ادا فرماتے۔

ایک مرتبہ صاحبزادہ نے چائے کے لئے دعوت دی تو بڑی کرم نوازی فرمائی کہ دارالعلوم میں تشریف لائے اور خصوصی کرم نوازی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

حضرت باواجی عبدالغفور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ دریا شریف (اٹک) سے ملاقات

ایک دفعہ گولڑہ شریف عرس کے موقع پر باواجی کی ملاقات حضرت قبلہ صاحبزادہ سے ہوئی آپ نے زبردست اصرار فرمایا کہ آپ دریا شریف تشریف لائیں مگر صاحبزادہ قبلہ کسی مجبوری کے باعث نہ جا سکے آپ نے معذرت کی۔ حضرت باواجی محفل سماع میں حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس بیٹھے رہتے۔

سید الاتقیا میاں سلطان اکبر بالا شریف ضلع میانوالی

میاں سلطان اکبر اپنے دور کے ولی تھے ایک دفعہ بندیال شریف تشریف لائے اور جمعہ کے اجتماع میں حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کا وعظ سنا جس کا موضوع یہ آیت تھی:

تو بعد از جمعہ فرمایا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ہر جمعہ کو ایسی عارفانہ اور عالمانہ تقریر سنتے ہیں۔

اور دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کی عمارت دیکھ کر فرمایا آپ نے تو دارالعلوم کو لاہور کا مدرسہ بنا دیا یہ عمارت کس نے بنا کے دی۔ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ رب العزت کے فضل سے اور بزرگوں کی دعا سے یہ عظیم عمارت بنی کسی فرد واحد کا کوئی کمال نہیں۔

حضرت علامہ مولانا اکبر علی چشتی صاحب میانوالی

مولانا اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین اور میرا شریف کے خلفاء میں سے تھے۔ ایک دفعہ صاحبزادہ قبلہ کی ان سے اتفاقاً میانوالی میں ملاقات ہوئی۔ اس سے کچھ عرصہ قبل صاحبزادہ مولوی محمد امیر دیوبندی کو مناظرہ میں شکست فاش دے چکے تھے۔ حضرت مولانا اکبر علی نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے بدمذہب کو بڑا ذلیل کیا۔ بڑی خوشی ہوئی اور صاحبزادہ صاحب کو بے شمار دعائیں دیں۔

زینت الاولیاء میاں محمد عبداللہ صاحب

سجادہ نشین میرا شریف

فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی کے انتقال کے بعد بندیال تشریف لائے تعزیت کی۔ صاحبزادہ سے بڑی محبت سے ملے اور خصوصی دعا فرمائی۔

محدث اعظم حضرت علامہ سردار احمد قادری

صاحب فیصل آباد

صاحبزادہ صاحب ابھی دورۂ حدیث شریف کرنا تھا کسی محدث کی تلاش میں حضرت محدث اعظم کے پاس حاضر ہوئے کہ کسی محدث کو حکم دیں حضرت محدث اعظم انتہائی شفقت اور خصوصی توجہ سے ملے اور فرمایا میرے پاس آ جائیں۔ صاحبزادہ نے گھریلو مجبوری بتائی تو فرمایا پھر شیخ الحدیث محب النبی صاحب کو لے جائیں وہ نہ آ سکے۔ دورۂ حدیث گھر پڑھنے کے بعد دستار بندی کی غرض سے گئے جو حضرت محدث اعظم کا آخری سال تھا۔ پھر جب دستار فضیلت کے لئے تشریف لے گئے تو زیارت سے دوبارہ مشرف ہوئے۔

مفتی اعظم پاکستان علامہ سید احمد لاہور

حضرت علامہ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مناظرہ کی دعوت دینے تشریف لے گئے۔ علامہ سید احمد صاحب انتہائی شفقت اور محبت سے پیش آئے اور معذرت فرمانے لگے کہ میں نے ریاست الور جانا ہے صاحبزادہ نے فرمایا جناب بندیال اہل سنت کا مرکز ہے اور اہل سنت کی عزت و وقار کا مسئلہ ہے تو آپ نے فرمایا اچھا پھر میں ریاست الور نہیں جاؤں گا ضرور بندیال آؤں گا۔ اور تشریف لائے مگر وہابی مناظرہ سے بھاگ گئے۔

تاج الفقہاء کا فقہی مقام

استقراء اور تمثیل میں خداداد ملکہ

فقیہ العرب والعجم استاذ الاساتذہ علامہ محمد عبدالحق بندیالوی دامت فیوضہم کا فقہی مقام محتاج تعارف نہیں۔ جزئیات فقیہ میں بطریق استقراء اور تمثیل استنباط اور استخراج کرنے میں خداداد ملکہ رکھتے ہیں۔ مسائل کی جزئیات کو دیکھ کر کلی پر اور جزئی کو دیکھ کر جزئی پر حکم لگانا ان کی شناخت اور علامت بن چکا ہے۔ تدریسی خدمات کے علاوہ علاقہ بھر کے فیصلے اور فتاوی تاج الفقہاء فقیہ ابن فقیہ قبلہ صاحبزادہ صاحب ہی صادر فرماتے ہیں آپ کی علمی وجاہت، ہیبت اور دبدبہ کی یہ نوعیت ہے کہ فریقین فیصلہ شرعیہ سن کر تسلیم کرنے میں سعادت اور خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔

اخلاص و محبت کا منفرد پہلو

بیشمار دفعہ فریقین میں سے کوئی ایک فیصلہ کے بعد رقم دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ ہرگز نہیں لیتے اور فرماتے ہیں کہ ہم فتوی فروش نہیں ہیں بلکہ ہم فیصلہ محض رضائے الٰہی کے لئے کرتے ہیں اور احتیاط کا یہ عالم تھا کہ اس وقت وہ دارالعلوم کے لئے رقم دینا چاہیں تو پھر بھی نہیں لیتے۔

غایۃ التحقیق والتوفیق کی تعارفی نوعیت

فقیہ ابن فقیہ کے فتاوی کی یہ خصوصیت ہے کہ انتہائی تحقیق کے بعد فتوی دیتے ہیں پھر اپنے یا پرائے کسی بھی عالم کی یہ جرات ہرگز نہیں ہوتی کہ فتوی کو غلط ثابت کر سکے۔ بیشمار مواقع پر مخالف فریق والے دوسرے مولویوں کو لائے انہوں نے الگ فتوی دیا لیکن جب استاذ الاساتذہ قبلہ صاحبزادہ صاحب نے جا کر بحث و مناظرہ کا چیلنج دیا تو وہ اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی بساط لپیٹ کر چل دیئے۔

آسمان تحقیق و تدقیق کے افق پر شمس بازغہ کا طلوع

فیصلہ تھا اس میں شاہ صاحب اس کے ساتھ فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے مسئلہ اس طرح تھا کہ ایک شخص کی عورت تھی اس عورت کا پہلے خاوند سے لڑکا تھا وہ لڑکا شادی شدہ تھا لڑکے نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں عورت کے خاوند نے اپنی عورت کے لڑکے کی مطلقہ سے حلالہ کرنے کے لئے نکاح پڑھایا اور بعد میں طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد لڑکے نے نکاح کر لیا۔ اب اس میں پیچیدگی یہ تھی کہ آیا اپنی بیوی کے لڑکے کی عورت کے ساتھ اس نے جو نکاح کیا وہ اس کی محرمہ تو نہیں ہے اگر محرمہ ہوتی تو نکاح ہوتا اور نہ ہی تحلیل ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب قبلہ نے عورت اور گواہوں کو بلایا اور مکمل تحقیق کی ثابت یہ ہوا کہ اس لڑکی کے ساتھ اس شخص نے حلالہ کے لئے جو نکاح پڑھایا وہ عدت کے اندر تھا یعنی تین حیض نہیں گزرے تھے کہ اس نے نکاح پڑھا لیا تو نہ نکاح ہوا اور نہ تحلیل ہوئی۔ اس تمام فیصلہ میں عبداللہ شاہ مرحوم حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بیٹھے رہے اور فیصلہ سے انتہائی متاثر ہوئے اور کہنے لگے جس طرح آپ نے عورت کے بیان لئے گواہوں کے بیان لئے گواہوں پر جرح کی۔ مدعی کے بیان لئے فیصلے میں انتہائی تحقیق وتدقیق اور معاملے کی چھان بین سے کام لیا ہے۔ مجھے اتفاق ہوتا رہتا ہے سیشن کی عدالت مجسٹریٹ کی عدالت ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں کسی کیس میں بھی معاملہ پر اتنا غور وخوض اور اتنی تحقیق وجستجو نہیں دیکھی۔

فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی دینی خدمات، فتاویٰ اور فیصلے شمار میں نہیں آسکتے مگر ہم بخوف طوالت ان سب کا تذکرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

علمی سندات وشجرات
علماء ومشائخ بندیال شریف
از...... شیخ علی احمد سندیلوی
ناشر: اخوان المؤمنین پاکستان ۱۵۰ راوی روڈ نزد دربار(؟) لاہور 04237115743

باب الالف

شانِ اہلسنت فاضل ذی شان

علامہ احمد دین صاحب زید مجدہٗ

عربی ٹیچر

فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب نیک سیرت اوصاف حسنہ سے متصف ہیں۔ آپ کی شخصیت اپنے علاقہ میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ گلستان اسلام کے پاسبان ہیں دین متین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ دین کی پیروی کو اپنی عادت ثانیہ بنا چکے ہیں۔ اپنے اساتذہ کی خدمت کو اپنی حیات کا مقصد اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ چہرے پر علم وعمل کے آثار چمکتے نظر آتے ہیں۔ مذہب حق اہل سنت و جماعت کے ممتاز ترجمان ہیں۔ فاضل موصوف مسجد میں ہوں یا مدرسہ میں دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے انتھک محنت کے عادی بن چکے ہیں۔ فاضل موصوف ۱۹۵۵ء میں بمقام شاہوالہ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لئے آپ کے والد گرامی جناب محترم علی محمد صاحب نے اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کر دیا اور فاضل موصوف نے درس نظامی کی کتابیں بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی تعلیم شاہوالہ میں حاصل کی۔ قرآن پاک حافظ محمد رمضان سے پڑھا۔ جامعہ شاہوالہ میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خاں صاحب سے فارسی سے لے کر کافیہ تک بڑی محنت سے کتابیں پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب سے "الفیہ، جامی، ...یال وغیرہ پڑھیں اور جامع المعقول والمنقول رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا حسن، قاضی، حمد اللہ، اور امور عامہ مطول اور حسامی وغیرہ پڑھیں اور نو سال تک جامعہ بندیال میں ان کے ساتھ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

دورۂ تفسیر

علامہ موصوف دورۂ تفسیر کے لئے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ اویسیہ بہاولپور تشریف لے گئے اور محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

دورۂ حدیث

درس نظامی کی تکمیل کے بعد فاضل موصوف نے مظہر الاسلام جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب سے دورۂ حدیث شریف پڑھا۔

سلسلۂ بیعت

فاضل موصوف نے علم شریعت کی تحصیل کے بعد بیعت کے لئے آستانہ عالیہ بھور شریف میں حاضر ہو کر بھور شریف کے پیر صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

دینی اور مذہبی خدمات

فاضل موصوف اپنے علاقہ میں دینی اور مذہبی خدمات کے لئے ہمہ وقت کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اسی محنت کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں نے انہیں جماعت اہل سنت کا ضلعی صدر منتخب کرلیا ہے۔

فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

عصری تعلیم کی خدمات

علامہ احمد دین صاحب زید مجدہ علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں اور سکول میں طلباء کی تعلیم وتربیت میں انتھک محنت فرما رہے ہیں۔ ہزاروں طلباء انہی کی صحبت میں رہ کر ملک کے اطراف واکناف میں قوم کے بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔

فیض القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
فی اسانید الی مسانید الامام الاعظم
از...... شیخ علی احمد سندیلوی، لاہور

نزاکت اہلِ سنت فاضل ذی شان

حضرت علامہ احمد یار صاحب

خطیب مصری شاہ لاہور

حضرت علامہ مولانا احمد یار صاحب زید علمہ ذکی سریع الفہم انسان ہیں شرافت کے لباس میں ملبوس اور نظافت کے زیور سے آراستہ اور خاموش طبع نیک طینت اور منکسر المزاج ہیں۔ فاضل موصوف موضع چاندنی نزد واں بھچراں ۱۹۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی خدا یار صاحب اپنے علاقہ کے ممتاز شخص تھے اور محبت دینی اور جذبہ اسلام سے بہرہ ور تھے۔

ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ احمد یار زید علمہ نے قرآن پاک ناظرہ اپنے گاؤں چاندنی میں حضرت میاں محمد صاحب سے پڑھا جلد ہی ناظرہ قرآن مجید مکمل کرلیا۔

عصری تعلیم

سکول کی تعلیم مڈل تک واں بھچراں میں مکمل کی اور حفظ قرآن کے لئے عالم اسلام کی مشہور دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظفریہ واں بھچراں میں داخلہ لیا اور وہاں حفظ مکمل کیا۔ تحفیظ القرآن کے بعد بالآخر علوم اسلامیہ کے لئے کمربستہ ہوگئے۔

علوم اسلامیہ کی تعلم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لیا۔ صرف کی کتابیں حضرت علامہ مولانا خادم حسین صاحب سے پڑھیں۔

شمس العلوم جامعہ رضویہ

جامعہ نظامیہ رضویہ میں کتب صرف پڑھنے کے بعد شمس العلوم جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد اکرام سیالوی صاحب سے صرف بہائی میزان الصرف اور نور الانوار پڑھیں۔ حضرت علامہ مولانا نظام الدین صاحب سے قانونچہ کھوالی، صرف بہزاں، نحو میر، شرح مائۃ عامل پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فاضل موصوف علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے ملک کے اطراف واکناف میں پہنچے اور علوم [illegible]

اسلام کی دینی اور روحانی درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین اساتذہ سے علوم وفنون کی تحصیل کی۔ جامعہ کے قابل ترین استاذ حضرت علامہ غلام محمد اختر سے شرح مائۃ عامل ہدایۃ النحو پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سیالوی سے کافیہ پڑھا۔

فخر المدرسین جامع معقول ومنقول محقق ابن محقق حضرت صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے قدوری پڑھی۔ جامعہ بندیال شریف میں دو سال پڑھنے کے بعد مزید ترقی علم کے لئے علوم اسلامیہ کا شاہین اور جامعات کا متلاشی تھا۔ بالآخر جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور میں آکر داخلہ لیا جامعہ کے قابل ترین اساتذہ کی خدمت میں رہ کر بڑی محنت سے علوم وفنون حاصل کیے۔ مفتی محمد اشرف صاحب بندیالوی سے جلالین، بیضاوی، جامی مختصر المعانی، ہدایہ اولین کا دوسرا حصہ، فخر المدرسین حضرت علامہ محمد یونس صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے شرح تہذیب، اصول شاشی پڑھیں۔ ہدایہ اولین کا پہلا حصہ، تفسیر جلالین، نور الانوار پڑھیں۔ حضرت علامہ صاحبزادہ محقق ابن محقق رضائے مصطفیٰ صاحب زید عمرہ سے مشکوٰۃ شریف، ریاض الصالحین اور حسامی پڑھیں۔ میدان تدریس کے مشہور بدر المدرسین حضرت علامہ مفتی گل احمد عتیقی زید مجدہ سے ہدایہ آخرین کا پہلا حصہ اور قطبی پڑھیں۔

فاضل عریف استاذ العلماء

علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب

شیخ الجامعہ ہجویریہ لاہور

علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب خاموش طبع نیک سیرت اور شریف النسب شخص ہیں۔ گفتار اور رفتار میں سادگی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا کہ یہ عالم آدمی ہیں مگر جب منصب تدریس پر بیٹھ جائیں تو گفتار میں اس قدر کشش ہوتی ہے کہ ہر شخص معتقد ہو جاتا ہے اور اسلوب بیان میں اس قدر عمدگی اور قوت بیان میں اس قدر شائستگی ہے کہ ہر شخص آپ کی تدریس سے آسانی سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔

تاریخ پیدائش ومسکن

علامہ موصوف ۱۹۵۱ء میں موضع بالا شریف ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی ملک [illegible] صاحب اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے اور اسلامی ذہن رکھتے تھے گھر میں بھی اسلامی ماحول تھا اس لئے آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو دین متین کی نشر واشاعت کے لئے وقف کر دیا۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ۱۹۶۰ء میں کندیاں میں حضرت استاذ القراء قاری محمد رمضان صاحب [illegible] العالی سے حفظ کیا۔ بعد از تحفیظ قرآن درس نظامی کی تعلیم کے لئے جامعہ مظفریہ واں بھچراں میں داخلہ لیا۔ وہاں کے شیخ الجامعہ فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں [illegible] تلمذ تہہ کئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر دو سال میں ابتدائی کتب مکمل کیں۔ ۱۹۶۳ء میں [illegible] القراء قاری محمد یوسف دینہ کھوکھا جہلم والے کی معیت میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا اور [illegible] کیا حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی کی خدمت میں رہ کر ایک سال میں کافیہ، شرح تہذیب، [illegible] الیمن اور نور الایضاح وغیرہ پڑھیں۔ فاضل موصوف کو علوم اسلامیہ کا مزید جذبہ [illegible] اس سلسلہ کو آگے چلانے کے لئے اور اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے عالم اسلام کی عظیم دینی [illegible] مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور ملک المدرسین استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق [illegible] علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] میں وزجمے شریف میں پڑھا رہے تھے۔ آپ سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل کی۔

ہم سبق علماء

علامہ موصوف کے ساتھ پڑھنے والے علماء کرام کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ پیر غلام حبیب شاہ صاحب وڑچھ شریف۔ (۲) حضرت علامہ غلام محمد شاہ صاحب وڑچھ شریف۔ (۳) حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب۔ (۴) حضرت علامہ محمد مقصود قادری صاحب خطیب داتا صاحب۔ (۵) حضرت علامہ عطا محمد متین صاحب۔ (۶) حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مظفر گڑھ۔

بندیال واپسی

حضرت قبلہ علامہ بندیالوی صاحب وڑچھ شریف سے بندیال واپس تشریف لے آئے۔ علامہ موصوف اور ان کے ہم سبق ساتھی بھی قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب کے ساتھ بندیال آ گئے۔

علامہ موصوف نے تمام علوم متداولہ کی تکمیل عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں محقق العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی صاحب اور الاستاذ المطلق حضرت قبلہ علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کی۔

سند فراغت

فاضل موصوف نے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد ۱۹۷۳ء میں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سے سند فراغت حضور خواجہ غریب نواز شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی کے دست مبارک سے حاصل کی۔ اسی سال ہی علامہ محمد اقبال مصطفوی جامعہ قادریہ رضویہ بھولے دی جھگی میں داخلہ لے کر بحرالعلوم حضرت قبلہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر زبدۃ التوقیت پڑھی۔

تدریسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ موصوف نے ۱۹۷۳ء میں آستانہ عالیہ سیال شریف میں تدریس کی ابتداء کی اور ۱۹۷۴ء میں دارالعلوم نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف میانوالی میں بھی تدریس کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے بعد فاضل موصوف مختلف جامعات میں تدریس کے عہدہ پر فائز رہے۔ ذیل میں ان جامعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مدرسہ گانگویہ میانوالی۔ (۲) مدرسہ رکن الاسلام حیدرآباد۔ (۳) جامعہ حامدیہ رضویہ کراچی۔

(۴) جامعہ قمرالاسلام سلیمانیہ کراچی۔ (۵) جامعہ حامدیہ لیہ۔ (۶) جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد۔

بعد ازیں تا حال جامعہ نور القرآن دربار حضرت نور شاہ ولی اور دربار حضرت نور بخش توکلی میں

امتیازی خصوصیت

علامہ موصوف فطرتاً ذکی اور سریع الفہم شخص ہیں آپ کی ذکاوت اور فطانت کا مشاہدہ فرما کر بحرالعلوم حضرت مفتی سید محمد افضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

اساتذہ

(۱) محقق العرب والعجم حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۲) استاذ العرب والعجم رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی سید محمد افضل حسین مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۴) حضرت علامہ مولانا محب النبی صاحب بہاری۔ (۵) فخر العلماء سند المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد اللہ بخش صاحب۔ (۶) عمدۃ الاذکیا شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۷) حافظ محمد رمضان صاحب آف کندیاں۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں سے شمار ہوتے ہیں اور کاشتکار ملک گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

دینی اور سیاسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ موصوف ان دنوں میں جامع مسجد دربار حضرت نور شاہ ولی فیصل آباد میں خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کر رہے ہیں اور ۱۹۷۰ء سے اب تک جمعیت العلماء پاکستان کے زیر سایہ بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

علامہ موصوف نے جامعہ بندیال میں سات سال میں تمام علوم متداولہ پڑھے اور طالب علمی کے دوران بڑی محنت فرما کر اعلیٰ درجہ کے فاضل استاذ بن کر فارغ ہوئے۔

بیعت

حضرت قبلہ مصطفوی صاحب زید مجدہ کا سلسلۂ بیعت امام المحققین سند المدققین حضرت قمرالدین سیالوی آستانہ عالیہ سیال شریف سے قائم ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

[illegible]

انیس الفضلاء

علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدہٗ

فاضل ذی شان حضرت علامہ حافظ اللہ بخش حفظہ اللہ تعالیٰ سیرت اور صورت میں انتہائی شریف ہیں۔ خاموش طبع رہتے ہیں اور سادگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور افعال و کردار میں اسلاف کی یادگار ہیں منصب تدریس کے سپہ سالار ہیں۔

فاضل موصوف کے والد گرامی کا نام گرامی جناب قبلہ حافظ میاں محمد صاحب ہے آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے انتہائی معزز شخص ہیں اور حسن اخلاق میں مثالی کردار رکھتے ہیں۔

حضرت علامہ حافظ اللہ بخش صاحب ۱۹۵۱ء میں چاہ شریحاں والا نزد لکھیوالی ضلع سرگودھا تحصیل ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول دینی تھا۔ والدین کی تربیت کا اثر تھا اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل و دماغ اور عقل و ذہن کو بچپن سے ہی گلستان علوم اسلامیہ کی خوشبو سے معطر کر دیا تھا۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے حفظ موضع لکھیوالی شریف تحصیل ساہیوال میں جناب قبلہ حافظ عبدالحق صاحب سے کیا۔

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام آستانہ عالیہ سیال شریف میں داخلہ لیا۔ اس جامعہ میں تین سال تک زیر تعلیم رہے اس تین سال کی مدت میں بڑے بڑے فاضل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ مولانا عبداللہ صاحب فاضل بریلی شریف سے ہدایۃ النحو اور فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا قاری غلام احمد صاحب سے فارسی کی کتابیں اور قدوری پڑھیں۔

جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں

فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ قدوس نے عالم اسلام کے مرکزی مقامات اور فاضل اساتذہ کا انتخاب کیا ہوا تھا جس وجہ سے مختلف مدارس اور اساتذہ کے پاس جا کر تعلیم مکمل فرمائی۔ آستانہ عالیہ سیال شریف سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد واں بھچراں میں جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کافیہ تک کتب درسیہ پڑھیں۔ آپ کے ہم سبق

ہے۔ فالحمد علی ذٰلک حمداً کثیراً۔

جامعہ نعمانیہ لیہ

واں بھچراں میں کتب درسیہ کی تحصیل کے بعد جامعہ نعمانیہ لیہ میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ صوفی حامد علی صاحب سے شرح وقایہ اور ہدایہ پڑھیں اور رئیس المدرسین حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی سے شرح تہذیب صغریٰ کبریٰ اور جامی پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

مختلف مرکزی مدارس سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آستانہ عالیہ بندیال شریف میں حاضر خدمت ہوئے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی شہرت یافتہ دینی اور مذہبی درسگاہ آستانہ عالیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ جامعہ ہذا کے صدر مدرس استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ سے بیضاوی شریف، ملا حسن، مسلم الثبوت تکملہ میبذی، واہ آخرین، مشکوٰۃ شریف، مقامات حریری اقلیدس وغیرہ پڑھیں اور محقق العصر شیخ الجامعہ رئیس المدرسین سند المحققین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے قطبی پڑھی۔

تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو

جامعہ ضیاء شمس الاسلام

عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ ضیاء شمس الاسلام میں تدریسی خدمات (۲۰) سال تک سرانجام دیتے رہے اس مدت مدید میں فاضل موصوف کو ہدایہ، مشکوٰۃ شریف، قطبی، شرح تہذیب اور فارسی کی کتابیں پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

جامعہ محمدی شریف

اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ محمدی شریف میں دس سال تک فاضل عربی کی کتابیں مقامات حریری وغیرہ پڑھاتے رہے۔

خطابت

محمدی شریف میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے اور دارالافتاء میں فتویٰ نویسی

بدرالعلوم

حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اللہ وسایہ صاحب فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد صاحب کے منظور نظر تھے اور آپ کی زندہ کرامت تھے دینی خدمات کا جذبہ رکھتے تھے اور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی عملی تصویر تھے۔ ہمہ وقت دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے مستعد رہا کرتے تھے۔ آپ مہر و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب محمد جہانگیر دینی اور مذہبی آدمی تھے۔ اپنے علاقہ کے معزز آدمی کہلاتے تھے۔

سلسلۂ بیعت

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا تھا کہ آپ فقیہ العصر فخر الاماثل سند الاسلام پیر طریقت حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔

حضرت فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی نور اللہ مرقدہٗ کی چشم فیض جس فرد اور شخص حقیر پر پڑی تو وہ شخص علم کا آفتاب مہتاب بن گیا اور اس نے اشاعت دین کے لئے اس قدر عمل کیا کہ وہ اپنے وقت کا علم و حکمت کا امام بن گیا۔

میرے آقا نعمت شمس العلماء حضرت قبلہ علامہ یار محمد بندیالوی کا گلستان علم و حکمت تا قیامت مہکتا رہے اسی گلستان کے گلدستے شرق و غرب میں روحانی و علمی طور پر لوگوں کے ظاہر و باطن کو معطر کر رہے ہیں اور اسی آفتاب علم و حکمت کی شعاؤں سے لوگ منور ہوتے رہیں گے۔

جو متعلم بھی کسی جامعہ سے اپنی علمی پیاس نہ بجھا سکا اور کسی استاذ سے مطمئن نہ ہو سکا اسے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف سے راحت قلب نصیب ہوئی۔

حضرت مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا کہ انہوں نے فقیہ العرب والعجم آفتاب بندیال حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ آپ کی نگاہ کرم نے کرم فرما کر بحر علم و حکمت سے سرفراز فرمایا۔

منقول ہے کہ آپ کے والد گرامی جناب محمد جہانگیر حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو ان کو گنہگار نہ کر مقصود تیرا پورا ہو جائے گا یعنی وہ علم پڑھ جائے گا۔ اور اسی طرح ہوا کہ میرے آقائے نعمت حضرت قبلہ فقیہ العصر کی زندہ کرامت تھے۔ آپ کی نگاہ فیض نے انہیں اس قدر نوازا کہ فقہ میں مہارت تامہ ہوگئی اور جس قسم کی کتاب ہوتی عبارت پڑھ لیتے اور مطلب اخذ کر لیتے۔

تصانیف

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ نے ذبح قربانی اور عقیقہ کے بارے میں مبسوط کتاب تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل تحریر فرما کر امت مسلمہ کے لئے بہت بڑا احسان فرمایا۔

وفات

اسی (۸۰) سال کی عمر میں یہ عظیم انسان دار فنا سے انتقال کر گئے۔

نماز جنازہ

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ شمس العلماء زیب آستانہ عالیہ بندیال شریف حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے پڑھائی۔

دفن

۱۹۹۸ء میں مہر و ضلع خوشاب میں دفن ہوئے۔

محدث اعظم پاکستان ابوالفضل محمد سردار احمد قادری
رحمۃ اللہ علیہ فیصل آبادی کی حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، سلسلہ
تصوف، اور فنون کی کتب اور سرور انبیاء علیہ السلام تک
سندات وشجرات
از...... شیخ علی احمد سندیلوی
دفتر اخوان المومنین پاکستان ۱۵۰ راوی روڈ نزد ویر گلی لاہور 04237115743

باب الیاء

شیخ المعقول والمنقول

علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ العالی

شیخ الجامعہ غوثیہ معینیہ' پشاور

شیخ المعقول والمنقول شمس العلماء والفضلاء حضرت علامہ پیر محمد چشتی صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد رحیم ولد نام رحیم ہے اور آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ میں معروف و مشہور شخص تھے۔ شرافت اور دیانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اپنے علاقہ میں ہرن اور دیگر پرندوں کا شکار کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ فخر الفضلاء مرجع العلماء حضرت علامہ پیر محمد چشتی زید فضلہ تقریباً ۱۹۳۷ء میں شاگروم میں پیدا ہوئے۔ شاگروم نام کا یہ وسیع و عریض گاؤں درہ تریچ کی آخری آبادی ہے۔

شجرۂ نسب

پیر محمد چشتی بن محمد رحیم بن نام رحیم بن عبدالکریم

مسکن کا تعارفی پہلو

ضلع چترال تحصیل ملکھو کا یہ درہ آپ کی پیدائش سے پہلے بھی مردم خیزی میں مشہور تھا جس میں نوابی دور کے علم دشمن ماحول میں بھی محمد جناب شاہ اور قاضی بدرالدین خواجہ جیسی ہستیاں بالترتیب عصری اور مذہبی علوم کی روشنی پھیلا رہی تھیں۔ نوابوں کی تعلیم دشمن ماحول سے آزادی اور ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہو جانے کے بعد بھی چترال کے اس درہ سے اچھے خاصے اہل علم پیدا ہوئے۔

سن پیدائش اور علاقائی ماحول کی صورت نوعیہ

سرمایہ اہل سنت محقق العرب والعجم علامہ پیر محمد چشتی صاحب کی پیدائش ریاستی دور کے جس

تھا جبکہ قرآن ناظرہ پڑھنے اور نماز روزہ جیسے ضروری احکام سے روشناس ہونے کے ساتھ مڈل تک دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے پشاور' لاہور' دہلی اور انگلینڈ کا رُخ کیا کرتے تھے جبکہ رعایا کے بچوں کی تعلیم کا قطعاً کوئی انتظام ہی نہیں تھا لیکن اگر کوئی نوابوں کے کارندوں سے چھپ کر ریاست کی حدود سے نکلنے میں کامیاب ہو جاتا تو سفر' غربت اور بے وطنی کی صعوبتیں برداشت کر کے مذہبی یا عصری تعلیم کی کچھ روشنی پاتا جن کی تعداد اکائیوں سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔

خاندانی شرافت کا عملی دستور

فقدان تعلیم کی اس بدحالی کے ساتھ معاشی زبوں حالی کا یہ عالم تھا کہ نوابوں کی گزر اوقات رعایا سے ظلماً وصول کیے جانے والے غلہائے عشر پر ہوا کرتی تھی تو عام آدمیوں کی معیشت کا کہنا ہی کیا تھا۔ درہ تریچ میں سب سے زیادہ قطعہ اراضی کے مالک ہونے کے باوجود فاضل موصوف کے خاندان میں بھی عمومی خوراک جو کی روٹی یا باجرہ کی روٹی ہوا کرتی تھی لیکن اس کے ساتھ علامہ موصوف کے خاندان پر رب تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا خاص کرم یہ تھا کہ ہرن کے گوشت سے ان کا گھر کبھی خالی نہ ہوتا تھا۔

مین الفضلا علامہ پیر محمد چشتی کے دادا جان (نام رحیم ولد عبدالکریم) جو اپنے وقت کے خدا رسیدہ بزرگ تھے' وفاداری' امانتداری' سخاوت' شجاعت اور صدق لہجہ میں مشہور تھے جن کی وفاداری کو دیکھ کر مہتر چترال نواب محمد ناصر الملک رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں امین دربار کے عہدے پر فائز کیا تھا جس کی بدولت ان کے بیٹوں کو شاگروم سے ملحق بالائی شکارگاہوں کی اختیارداری اور ہر جگہ سے شکار کی اجازت تھی۔ فاضل موصوف کے تایا شہزادہ رحیم مرحوم سرکاری شکاری ہونے کی بنا پر پورے چترال میں شکاری کے نام سے ہی مشہور تھے۔ آپ کے والد مرحوم آپ سے عمر میں اندازاً تیس سال بڑے تھے۔ گھریلو ذمہ داریوں سے لے کر زمینوں کے دیکھ بھال تک جملہ انتظامات کے نگران تھے اور آپ کے چھوٹے چچا امام رقیم مرحوم ان کے نائب و معاون تھے۔ آپ کے والد محمد رحیم ولد نام رحیم ہرن کے شکار سے لے کر ہر موسم کے پرندوں تک کا شکار کرنے میں پورے درہ تریچ میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی شان کریمی دیکھیں شکار کر کے کھانے اور کھلانے (والد مرحوم) والے اس عظیم شکاری کو اس حوالہ سے وہ شہرت نہیں ملی جو ان کے بڑے بھائی شہزادہ رحیم کو ملی۔

نوجوان شباب کی منفرد شجاعت

جس پر چلتے ہوئے اپنے بڑوں کو دیکھا تھا لیکن شکار کے حوالہ سے آپ کے اور آپ کے بڑے بھائی جان مولانا شیر محمد مدظلہ العالی کا معاملہ اپنے بزرگوں سے مختلف رہا کیونکہ آپ کے والد مرحوم ومغفور نوراللہ مرقدہٗ اپنے بڑے بھائی سے کئی گنا زیادہ فعال اور ہر موسم کے شکار کا بہترین شکاری ہونے کے باوجود اپنے بڑے بھائی جیسی شہرت اس حوالہ سے نہ پا سکے جبکہ آپ کے بڑے بھائی آپ کے مقابلہ میں کئی گنا اچھا شکاری ہوتے ہوئے بھی اس حوالہ سے آپ کی شہرت کو نہ پہنچ سکے حالانکہ وہ ہر موسم کے اچھے شکاری تھے۔ چھوٹے پرندوں کے شکار کے حوالہ سے آپ موصوف کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی درخت کے نیچے بیٹھ کر گھنٹہ سے دو گھنٹے کے دورانیہ میں پچاس ساٹھ کی تعداد میں پرندے مار گراتے تھے۔ آپ کو مواد پہنچانے اور ذبح کرنے پر مقرر لڑکوں کا کہنا ہے کہ روزانہ کی یہ تعداد دو سو سے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔

علوم اسلامیہ کے آغاز سفر کے اسباب ملیحہ کا ناقدانہ جائزہ

فاضل موصوف سے منقول ہے کہ برادری کی بزرگ شخصیت حضرت قبلہ صوفی گل محمد مرحوم کے پاس دوسرے لڑکوں کے ہمراہ قرآن شریف کا ناظرہ سبق پڑھ رہے تھے۔ ایک دن سبق یاد نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں مار پڑی۔ انہوں نے کہا کہ ''شیر دُشمن بتی گوئے تہ کریمو کتاباں برے تاں اَچا کسیر'' جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیر محمد عالم دین بن کر آئے گا تجھ پر کتابیں لاد کر اپنے پیچھے پھیرائے گا۔ اس قول مذکور کی مزید توضیح اس طرح کی جاتی ہے کہ آپ کے بڑے بھائی کا نام شیر محمد ہے جس کو بچپن میں شیر کہہ کر پکارا جاتا تھا اور مذہبی تعلیم کے لیے مسافرت میں تھا۔

صوفی گل محمد کی اس بات سے متاثر ہو کر علوم اسلامیہ کی تعلیم کیلئے رخت سفر باندھ لیا۔ ایک سال تک انگور کلی علاقہ ورسک چارسدہ میں ترکی حاجی صاحب مرحوم کے مدرسہ میں اپنے بڑے بھائی مولانا شیر محمد اور گاؤں کے اور چند لڑکوں کے ہمراہ مولانا عبدالعزیز چترالی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

تعلیم کا دوسرا سال

دوسرے سال پشاور میں آ کر اس وقت کے دارالعلوم سرحد واقع مسجد غلام جیلانی میں داخلہ لیا۔ اندازاً تین سال تک یہیں پر ابتدائی کتابیں حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب' حضرت مولانا پائیدہ محمد عرف کابل استاذ اور حضرت مولانا محمد عمر چکسر جیسے قابل ترین اساتذہ سے پڑھیں۔

ہم سبق رفقاء

میں تحریر کیے جاتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں: مولانا محمد وزیر سکنہ نشکو چترال رحمۃ اللہ علیہ' مولانا کبیر شاہ صاحب سکنہ مدک چترال' مولانا حاجی ابراہیم سکنہ ورکوپ چترال۔

مندرجہ بالا طلباء قابل رشک شخصیات ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت اور مہربانی سے فاضل موصوف تمام طلباء میں ممتاز حیثیت سے موقر اور معظم رہے۔ فالحمدللہ علی ذٰلک حمدًا کثیرًا الغرض! ہر کتاب اور ہر امتحان میں تمام طلباء میں سے اعلیٰ پوزیشن پر فائز ہوئے۔

اس پر مستزاد یہ کہ دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں طلبا کی نمائندگی کرتے ہوئے عربی زبان میں جو تقریر کیا کرتے تھے۔ وہ مزید شہرت کی سبب بنی۔

تین سال یہیں پر اوسط درجہ تک کتابیں پڑھنے کے بعد اس وقت کے جامعہ اشرفیہ واقع ہندو متروکہ بلڈنگ نیلا گنبد لاہور تشریف لے گئے مگر دیر سے پہنچنے کی وجہ سے داخلہ نہ مل سکا تو مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں داخلہ لیا لیکن اسباق میں تسلی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ کر اس وقت کے احسن المدارس واقع جامع مسجد الحنفیہ راولپنڈی میں جا کر داخلہ لیا اور مولانا اللہ بخش نوراللہ مرقدہٗ اور سید عارف اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں چند کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

دورۂ قرآن

پیر طریقت حضرت علامہ پیر محمد چشتی صاحب زید علمہ ماہ رمضان کی تعطیلات میں دورۂ تفسیر پڑھنے کے لئے وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں امام المحققین عین المدققین ابوالحقائق حضرت علامہ مولانا عبدالغفور ہزاروی کے درس تفسیر القرآن میں شامل ہوئے۔

فاضل موصوف بیان فرماتے ہیں کہ درس تفسیر میں چالیس شرکاء درس میں سے بعض کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں (۱) پیر طریقت رہبر شریعت مولانا علاؤ الدین صدیقی مالک النور چینل انگلینڈ (۲) مولانا عبداللہ شاہ مہتمم مدرسہ انوار الابرار ملتان (۳) مولانا حافظ فضل احمد امریکہ (۴) مولانا شیخ الحدیث نور حسین شیخ الدرس جامعہ مراڑہاں شریف گجرات (۵) مولانا صادق شاہ کشمیری (۶) پیر طریقت رہبر شریعت مولانا عابد حسین شاہ سجادہ نشین علی پور سیداں (۷) مولانا مفتی عبدالشکور ہزاروی بن ابوالحقائق پیر محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب۔

چالیس روزہ دورۂ تفسیر القرآن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کے بعد دوسرے سال شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور ساتھ ہی لاہور کے مشاہیر علماء سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل

جامعہ مظہریہ امدادیہ

مختلف جامعات میں علوم وفنون کی تحصیل کے بعد امیر الاسلام والمسلمین یگانہ روز نابغۂ عصر علوم عقلیہ ونقلیہ کا شہباز اور آسمان علم وحکمت کا آفتاب مہتاب اپنی عقابی پرواز سے ایسی مرکزی شخصیت کی تلاش میں تھا جو عالم اسلام کے جامعات' شیوخ اور اساتذہ کا مرجع ہو بالآخران کی دوربین نگاہیں ایک ایسے محبوب اور مشفق استاذ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئیں جنہیں عوام و خواص علامہ عطامحمد چشتی گولڑوی کے نام سے یاد کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ان دنوں میں عطا الملت والدین علامہ عطامحمد چشتی آستانہ عالیہ چشتیہ سیال شریف میں تدریس فرمارہے تھے۔قبلہ چشتی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کیے اور ایک سال تک بڑی محنت اور عرق ریزی سے علوم عقلیہ اور نقلیہ حاصل کیے۔

ملک التدریس حضرت علامہ عطامحمد چشتی نوراللہ مرقدۂ شریف دوسرے سال بندیال شریف تشریف لے آئے تو آپ کے ہمراہ فاضل موصوف بھی بندیال تشریف لے آئے اور عالم اسلام کی مرکزی مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں دوسال تک علوم وفنون میں اس قدر محنت فرمائی کہ اپنے وقت کے محقق استاذ بن گئے اور آج ہرسو آپ کے تلامذہ کی بہتات ہے۔ اللہ قدوس گلستان فقیہ العصر کے گلہائے علم وحکمت کو سرسبز اور شاداب رکھے۔

ہم سبق فضلاء

محقق العرب والعجم کے ہم سبق رفقاء رشدوہدایت کے مینار ہیں آج شرق وغرب میں ہرسو ان کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ہم سبق شہرہ آفاق شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بدرالعلماء تاج الفقہاء عین الصلحاء فقیہ ابن فقیہ جامع المعقول والمنقول صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔(۲) محقق العصر مناظر اسلام عمدۃ الاذکیا عین الفصحا بدرالبلغاء حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی (۳) شیخ المعقولات والمنقولات محب العلماء والطلباء حضرت علامہ غلام محمد تونسوی حفظہ اللہ تعالیٰ جیسے قابل فخر رفقا کی معیت رہی۔مندرجہ بالا قابل رشک قابل قدر ہیں جن کے علوم وفنون کی خیرات سے عوام وخواص ہرسو سیراب ہورہے ہیں۔

دورۂ حدیث شریف

العلوم میں شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید الکاظمی نوراللہ مرقدۂ کے درس حدیث میں شامل ہوئے۔اسی سال تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی بنیاد بھی رکھی گئی تھی جس کے صدر حضرت غزالی زماں اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام جہانیاں سکنہ ڈیرہ غازیخاں مقرر ہو گئے تھے۔انہی کی کوششوں سے ۱۹۶۱ء میں تنظیم المدارس پاکستان کے زیرانتظام مدارس کے طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا جو دورۂ حدیث پڑھ کر فارغ ہونے والے تھے۔ون یونٹ کا زمانہ تھا موجودہ پاکستان کے چار صوبوں کو ملا کر مغربی پاکستان کہا جاتا تھا۔سیاسی آزادی نہیں تھی۔فیلڈ مارشل جنرل ایوب خاں کا دور تھا۔ذوالفقار علی بھٹو ایوب خاں کا وزیر خارجہ تھا۔

تنظیم المدارس کے امتحان میں اوّل پوزیشن

محقق دین وملت علامہ چشتی صاحب تنظیم المدارس پاکستان کے اس تاریخی امتحان میں ملک بھر سے فارغ التحصیل ہونے والوں میں پہلی پوزیشن پانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

تدریسی خدمات

علامہ قبلہ چشتی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہونے کے بعد حضرت فاضل موصوف کی تدریسی خدمات حاصل کرنے کیلئے جامعہ غوثیہ کہروڑ پکا ملتان' جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ سراج العلوم خانپور رحیم یار خاں کے ناظمین ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے جبکہ فاضل موصوف کے شیخ فی الحدیث حضرت غزالی زمان نوراللہ مرقدۂ آپ کو اپنے مدرسہ انوارالعلوم ملتان میں مقرر کرنا چاہتے تھے مگر خانپور کے حافظ سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ کی طلب کو اپنی پسند پر ترجیح دیتے ہوئے آپ کو خانپور ضلع رحیم یار خاں بھیج دیا۔تقریباً دوسال تک منتہی طلباء کو پڑھانے کا موقع میسر ہوا۔ جامعہ سراج العلوم میں جن طلباء نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ان طلباء کے اسماء گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔(۱) سید محمد فاروق القادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ گڑھی اختیار خاں ضلع رحیم یار خاں (۲) مولانا عزیز الرحمٰن درانی سکنہ خانپور (۳) مولانا حافظ محمد خاں (۴) مولانا محمد احمد سکنہ خاص رحیم یار خاں حال انگلینڈ (۵) مولانا نذیر احمد حال مقیم مکہ معظمہ (۶) مولانا حبیب الرحمٰن مرحوم سکنہ دنین چترال۔

فاضل موصوف کا بیان ہے کہ جامعہ سراج العلوم خانپور میں جامعہ کے ناظم حافظ سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ اوران کے صاحبزادے مختار احمد درانی مہتمم مدرسہ سراج العلوم اس قدر اخلاص ومحبت سے پیش آتے

جامعہ عباسیہ بہاولپور

جامعہ عباسیہ بہاولپور اسلامی یونیورسٹی میں تبدیل ہو کر تخصص فی التفسیر والحدیث کیلئے امیدواروں کو امتحان کیلئے بلایا گیا۔ فاضل موصوف بھی اپنے شیخ فی الحدیث کی ہدایات کے مطابق سراج العلوم خانپور کی تدریس سے استعفیٰ دے کر اس میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی توفیق سے اس تاریخی امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی جس کا ملک بھر میں چرچا ہوا۔

فصوص الحکم شریف

فاضل موصوف صوفی مشرب انسان ہیں اور سیرت طینت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فصوص الحکم پڑھنے کا شوق پہلے سے بھی بہت زیادہ تھا۔ اسی جذبہ کی بنا پر حضرت غزالی زماں کی اجازت سے مہر آباد شریف گوگڑاں ضلع لودھراں میں امام الواصلین افضل العالمین سند الکاملین جامع المعقول والمنقول سیدی سندی ومرشدی امام شاہ نور اللہ مرقدہٗ الشریف کی خدمت میں مہر آباد شریف پہنچے۔ صحیح النسب بخاری سادات کی یہ بستی کسی وقت ''چاہ نئی والا'' کے نام سے مشہور تھی لیکن حضرت امام الواصلین کی علمی شخصیت قال اللہ وقال الرسول کی تعلیم وتبلیغ وخلق خدا کی روحانی تربیت کی بدولت آہستہ آہستہ بستی کا نام تبدیل ہو کر سیدوں کی بستی مشہور ہونے لگی اور جس روز حضرت پیر مہر علی شاہ نور اللہ مرقدہٗ اپنے چہیتے خلیفہ کی احوال پرسی کیلئے یہیں پر قدم رنجہ فرمایا اس دن سے اس کا نام مہر آباد شریف پڑ گیا اور یہ دلکش نام اتنا مشہور ہو گیا کہ نئی نسل کو پرانے نام کا پتہ ہی نہیں ہے۔

فاضل موصوف کے مہر آباد شریف میں ڈیڑھ ماہ قیام پذیر ہو کر اپنے مربی ومشفق پیر ومرشد امام الواصلین نور اللہ مرقدہٗ الشریف سے فصوص الحکم شریف کا درس سبقاً سبقاً پڑھا اور درس کے اختتام پر عید الفطر کی صبح کو عیدگاہ جانے سے قبل اپنے مبارک ہاتھوں سے قبلہ چشتی صاحب کی دستار بندی فرمائی۔

فاضل موصوف قبلہ چشتی صاحب بیان فرماتے ہیں مہر آباد شریف میں قیام کے دوران حضرت سیدی وسندی ومرشدی کے لیل ونہار کے حوالہ سے مشاہدات فریدیہ کا تذکرہ کیا جائے یا فصوص الحکم شریف کے درس کے حوالہ سے فیوضات وبرکات اور مکاشفات کی تفصیل بیان کی جائے تو اس سے مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے مگر فاضل موصوف فرماتے ہیں کہ ہم اپنے ماضی کے جھروکوں کی صرف اور صرف اجمالی جھلک ضبط تحریر میں لانے کے سوا کسی اور چیز کے لانے کا التزام نہیں کیا۔

کو ترک فرما دیا ہے۔

فاضل موصوف کی اپنے پیر ومرشد اور ان کے آستانہ سے اس قدر محبت اور عقیدت ہے۔ کچھ بیان کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتے اسی بنا پر آپ فرماتے ہیں کہ ''حضرت کے فیض رساں درس میں فصوص الحکم شریف پڑھنے کے بعد شرح صدر کی وہ توفیق مجھے میسر ہوئی جس کے بعد الٰہیات کے مسائل مشکلہ آسان ہونے لگے۔ درس نظامی کے جملہ فنون وکتب میں پوشیدہ رموز کا عقدہ کھلنے لگا اور بالخصوص قرآن وسنت کے معارف تک رسائی کی سبیل میسر ہوئی جس کے بعد فتاویٰ درمختار کی اس بات پر مجھے حق الیقین کا درجہ حاصل ہوا جو انہوں نے امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب القاموس فی اللغۃ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''ومن خواص کتبه ان من واظب علی مطالعتها انشرح صدر لفك المعضلات وحل المشكلات (فتاوی الدر المختار جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

عبارت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی کتابوں کی خصوصیات میں سے ہے کہ جو ہمیشہ ان کا مطالعہ کرتا ہے اس کو لاینحل اور مشکل مسائل کا عقدہ کھولنے کیلئے شرح صدر کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

جامعہ غوثیہ سکھر

محقق موصوف اپنے مربی ومشفق شیخ فی الطریقت کی معیت میں رہ کر اور ان کی شب وروز کی توجہ کے بعد اور اپنے قالب اور قلب کو ضیاء اور جلاء بخشنے کے بعد اپنے مربی ومحسن استاذ شیخ فی الحدیث غزالی زماں نور اللہ مرقدہٗ کی طرف سے جامعہ غوثیہ سکھر جا کر شیخ الدرس کا منصب سنبھالنے کا حکم ملا۔ جامعہ غوثیہ میں تقریباً دو سال شیخ الجامعہ حضرت قبلہ مفتی محمد حسین قادری نور اللہ مرقدہٗ کی نگرانی میں منصب تدریس پر فائز ہو کر علوم وفنون کی فیض رسانی فرما کر طلبا کی تعلیم وتربیت فرمائی۔

جامعہ غوثیہ میں دو سال کے درمیان مندرجہ ذیل طلبا نے اکتساب فیض فرمایا۔

(۱) مولانا شمیم الحسن القادری خطیب کشمور (۲) مولانا محمد فاروق مرحوم (۳) مولانا مفتی محمد شفیع خطیب روہڑی سکھر (۴) مولانا حبیب احمد شیخ الحدیث جامعہ نوریہ کوئٹہ بلوچستان۔

سنگ بنیاد جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور

محقق العرب والعجم ملک کے شہرہ آفاق جامعات میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد طلباء وفضلاء کی روحانی اور علمی تربیت فرمانے کے بعد اپنے شیخ فی الحدیث کے ارشاد پر ۳۱ دسمبر [illegible] شیخ الجامعہ محقق العرب والعجم حضرت علامہ

پیر محمد چشتی نے اس قدر انتھک محنت کی۔ ملک کے اطراف واکناف سے طلباء اور علماء کا مرکز ومرجع بن گیا۔ قبلہ پیر محمد چشتی علوم فنون کی خیرات تقسیم کرنے میں سرعت رفتاری سے کام کرنے میں مصروف ہیں۔

علامہ پیر محمد چشتی سے تعلیم وتربیت پانے والے طلباء کی تعداد محدود نہیں البتہ کچھ ایسے علماء و فضلاء کے اسمائے گرامی جو آسمان علم کے آفتاب اور مہتاب ہیں۔ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) مولانا ڈاکٹر صدیق علی چشتی سویڈن (۲) مولانا سید محمد فاروق القادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ غفوریہ گڑھی اختیار خاں ضلع رحیم یار خان (۳) مولانا شاہ منیر چشتی شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ جنیدیہ کارخانو خیبر روڈ پشاور (۴) مولانا سید محمد عرفان المشہدی خطیب یورپ (۵) مولانا حبیب احمد نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نوریہ کوئٹہ بلوچستان (۶) مولانا محمد قاسم چشتی شیخ الدرس دارالعلوم جامع مسجد العربی النہان' خاران بلوچستان (۷) مولانا مفتی غلام صدیق نقشبندی قادری خطیب اعظم کوہ دامن اضاخیل متنی سرحد (۸) مولانا محمد صدیق نقشبندی شیخ الدرس دارالعلوم غوثیہ خالوغازی ہری پور (۹) مولانا پیر سید شیخ الدرس دارالعلوم قادریہ غفوریہ طارق آباد سوات (۱۰) مولانا قاری محمد انور بیگ امجدی چشتی قادری خطیب الجامع السنہری مسجد پشاور ومہتمم مدرسہ حدیقۃ القرآن پشاور (۱۱) مولانا محمد یعقوب القادری خطیب بروٹھہ اٹک (۱۲) مولانا سید منیر اللہ شاہ قادری خانقاہ قادریہ گڑھی بلوچ پشاور (۱۳) مولانا محمد درود پکتیا افغانستان (۱۴) مولانا محب الرحمٰن فاروقی ملکھو چترال (۱۵) مولانا قاری عطاء اللہ خطیب بلیم چترال (۱۶) مولانا جہاں شاہ رائیں چترال (۱۷) مولانا ضیاء الدین کراچی' استاذ جامعہ وقاریہ نارتھ ناظم آباد کراچی (۱۸) مولانا اخونزادہ عبدالرحمٰن لوگر افغانستان (۱۹) مولانا سید محمد صدیق بخاری خطیب شاہور جنوبی وزیرستان (۲۰) مولانا سید افضل مہتمم مدرسہ اسلامیہ حیات العلوم جلال آباد افغانستان (۲۱) مولانا حبیب اللہ خان شیخ الدرس دارالعلوم قادریہ اسپنٹر لوئر دیر (۲۲) مولانا عزیز الرحمٰن درانی خان پور ضلع رحیم یار خان (۲۳) مولانا نعمت اللہ استاذ جامعہ شمس العلوم نقشبندیہ خاران بلوچستان (۲۴) مولانا شادی خان چشتی خطیب ڈوڈاکئی مروت (۲۵) مولانا صاحبزادہ عبدالولی مہتمم مدرسہ جامعہ مومنیہ قادریہ ماشوگگر ضلع پشاور (۲۶) مولانا صاحبزادہ حمداللہ سجادہ نشین حاجی محمد امین عمرزئی چارسدہ (۲۷) مولانا میاں محمد عمر انبار مہمند ایجنسی (۲۸) مولانا محمد اسحاق صدیقی شیخ الدرس فیضان مدینہ ایبٹ آباد (۲۹) مولانا الشیخ محمد عبداللہ خطیب داؤدزئی پشاور (۳۰) مولانا محمد صاحب الحق کھنانہ پاتراک کوہستان ضلع دیر (۳۱) مولانا عبدالقادر چشتی خطیب کالام ضلع سوات (۳۲) مولانا احسان الملک [illegible]

چکدرہ (۳۳) مولانا صاحبزادہ فضل منان خطیب کوہاٹ (۳۴) مولانا نور عزیز چشتی لیکچرار ڈگری کالج بروک وسپور چترال (۳۵) مولانا حبیب اللہ چشتی ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور (۳۶) مولانا کلیم اللہ استاذ دارالعلوم جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور (۳۷) مولانا قاری محمد حکیم مہتمم وخطیب جامعہ نجم النساء گلبہار پشاور۔

خلاصۃ الحیات

فاضل موصوف محقق العرب والعجم نے اپنی زندگی کے حالات وواقعات جو خلاصۃ قضایا ملفوظہ کو نقوش اور خطوط کی صورت میں امت مسلمہ کیلئے پیش کیے انہیں ہم من وعن قرطاس کے حوالہ کرنا مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری سمجھتے ہیں۔

''عمر کی اس اسٹیج میں ماضی کے نشیب وفراز کے آئینہ سبق میں جن تلخ وشیریں تجربات کا احساس کر رہا ہوں انہیں آئندہ کی امانت حیات کو بامقصد بنانے کیلئے رہنما اصول سمجھ کر سفر حیات طے کر رہا ہوں جن کی کچھ جھلکیاں یہ ہیں۔

جوانی کی عمر میں جو کام مجھے کرنے چاہئے تھے اور جن کو بہتر انداز میں انجام دے سکتا تھا وہ نہ کر پایا جس کی سب سے بڑی وجہ مذہبی تعصب سے آلودہ معاشرہ ہے۔ تحقیق دشمن ماحول اور محدودیت کا زندان ہے' سیاست ناآشنا معاشرہ کا حصہ ہونا ہے' اپنے وجود میں موجودہ خداداد صلاحیتوں سے بے اعتنائی اور زنگ آلود ماحول کی خرابی سے ناتجربہ کاری تھی۔ اے کاش! عمر کی اس سٹیج میں پہنچ کر تجربہ کی جو روشنی محسوس کر رہا ہوں اگر یہ جوانی میں مجھے حاصل ہوتی تو۔

ہم بھی آدمی تھے بڑے کام کے

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا بے حد احسان ہے کہ عصبیت کے اس حصار سے نکال کر حق پرستی حق جوئی اور حق بینی کی شاہراہ استقامت پر چلنے کی توفیق دی۔ لقمۂ حلال نصیب فرمایا' صبر و استقامت کی دولت سے سرفراز فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت مجھ پر یہ بھی ہوئی کہ ابنائے جنس کی روش کے برعکس کسی مذہبی ادارہ' انجمن' مدرسہ اور کسی بھی فورم کو حصول دنیا کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ عائلی مصارف سے اضافی وسائل کو اپنی مدرسہ سے لے کر تبلیغ حق کی راہ میں صرف کرنے کی توفیق شامل حال رہی۔ تقریر سے لے کر تحریر تک اور خطابت سے لے کر تدریس تک حسب استطاعت جس کی توفیق مل رہی ہے اسے ریاکاری لالچ شہرت' معاوضہ' نام ونمود وغیرہ کسی بھی دنیوی مفاد سے بالاتر رہ کر حسبۃً للہ انجام دینے کی [illegible]

رب کریم جل جلالہ وعم نوالہ کی مجھ پر خصوصی عنایت یہ بھی رہی کہ قناعت کی توفیق سے مجھے نوازا ہے کہ عالمی زندگی میں مابہ الکفاف سے زیادہ خواہش کبھی نہیں کی ضروریات زندگی کے تمام گوشوں میں کفایت شعاری کی اس توفیق کا ثمرہ ہے کہ کئی بار گزر اوقات مشکل سے ہونے کے باوجود کسی کو بھی اپنے فعل بے استطاعتی پر مطلع ہونے نہیں دیا' اپنے کسی بھی قریبی دوست احباب اور عقیدت کیشوں کا زیر احسان نہ ہوا۔ ہر حال میں ورثہ نبوت' محراب ومنبر کے تقدس اور علمی وقار کے تحفظ کو پیش نظر رکھا۔ یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے قائم کردہ ادارہ دار العلوم کے مصارف کیلئے حکومتی امداد یا اہل ثروت کی زکوۃ وخیرات کو بھی کبھی خاطر میں نہیں لایا۔ دنیا سے استغناء کی یہ توفیق رب کریم جل جلالہ وعم نوالہ کی مجھ پر خصوصی عنایت کے سوا اور کچھ نہیں ورنہ من آنم کہ من دانم

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ الطیبین الطاہرین وصحابتہ اجمعین

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرُ بِسَبِّ النَّبِيِّ اَوِالشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدِهِمَا. (تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹)

سُیُوْفُ الْمُقَلِّدِیْن
عَلٰی
اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَضَ
عَنْ حُکْمِ
ذِبْحِ فِرَقِ الْمُرْتَدِّیْن

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر:

[illegible]

باب الجیم

استاذ القراء والفضلاء

حضرت علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہٗ

فخر الفضلاء عین العلماء حضرت قبلہ علامہ قاری جان محمد صاحب' زید مجدہ فصاحت و بلاغت متانت وشرافت کی خوبیوں سے متصف ہیں۔ دین متین کی سربلندی کیلئے اپنے دل میں بے پناہ درد رکھتے ہیں۔ سحر انگیز خوبیوں سے آراستہ ہیں۔ قبلہ قاری صاحب نے اپنی زندگی حقیقی معنوں میں ترویج وتوقیر اسلام کیلئے وقف کر رکھی ہے اور اسلام کی خدمت اور سربلندی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔

قبلہ قاری صاحب زید مجدہ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد ابراہیم ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے مدبر اور معزز آدمی کہلاتے ہیں اور بہت خوش قسمت انسان ہیں جنہیں اسلام کا جذبہ تھا اس کے پیش نظر اپنے بیٹے کو دین متین کیلئے مقرر کر دیا۔

عصری تعلیم

فاضل موصوف پرائمری تک تعلیم موضع پیر غنی ضلع پاکپتن میں حاصل کی۔

حفظ القرآن

قبلہ علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہ نے قرآن مجید و برہان رشید چاہ چھینیاں والا موضع ودھلی پاکپتن شریف میں استاذ الحفاظ حافظ میاں صالح محمد قوم سیال جو کہ صائم الدھر تھے' سے حفظ کیا۔

ابتدائی کتب فارسیہ

ابتدائی کتب فارسیہ چاہ چھینیاں میں استاذ العلماء حضرت علامہ پیر محمد شاہ صاحب اور استاذ العلماء سید منظور شاہ صاحب سے صرف کی مندرجہ ذیل کتب صرفیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا

(۷) جامع تعلیلات (۸) علم الصیغہ (۹) نحومیر مندرجہ بالا کتب قبلہ قاری صاحب نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اچھے طریقہ سے پڑھیں۔

جامعہ حنفیہ فریدیہ

پاکستان کی عظیم درسگاہ جامعہ حنفیہ فریدیہ میں استاذ العلماء مولانا علامہ حبیب اللہ صاحب برادر مکرم فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا نوراللہ صاحب سے کریما اور نام حق پڑھیں۔

منڈی عارف والا

علم وحکمت کے متلاشی اور علوم وفنون کے شاہراہوں کے پاسبان جامعہ حنفیہ فریدیہ سے اکتساب فیض کے بعد منڈی عارف والا میں تشریف لائے اور شیخ طریقت حضرت سید مراتب علی شاہ صاحب کی زیرنگرانی جامع المعقول والمنقول استاذ الاساتذہ محقق العصر حضرت علامہ منظور احمد جنڈاں والے سے علوم وفنون کی بعض کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ شرح مائۃ۔ ہدایۃ النحو، منیۃ المصلی بڑی محنت اور محبت سے پڑھیں۔ خصوصاً شرح مائۃ اس قدر محنت سے پڑھی۔ ترکیب اور عبارت پڑھنے کا اس قدر ملکہ ہوا جہاں بھی فاضل موصوف تشریف لے گئے۔ ترکیب اور عبارت پڑھنے میں تمام طلباء سے آگے بڑھ گئے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

حویلی لکھاں

شہرہ آفاق جامعات میں ہرفن کے ماہر استاذ سے حصول علم کے بعد اب میدان علم وحکمت کے شہسوار مزید علوم وفنون میں ارتفاع اور ارتقاء کے لئے حویلی لکھاں پہنچ گئے اور وہاں جا کر جامع المعقول والمنقول علامہ غلام کبریا دیوبندی جو کہ جامع المعقول والمنقول سید المحققین سند المدققین حضرت علامہ غلام مہر علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد بھی تھے۔ ان سے مندرجہ ذیل کتابیں بڑی عرق ریزی کے ساتھ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا کافیہ شرح جامی، ایساغوجی، قدوری، کنز، اصول شاشی، نورالانوار مکمل پڑھیں اور یاد بھی کرلیں۔

منچن آباد ضلع بہاولنگر

حویلی لکھاں میں علوم وفنون پڑھنے کے بعد مزید علمی ترقی اور مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے منچن آباد ضلع بہاولنگر تشریف لائے اور دیوبندیوں کے مدرسہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے شیخ المدرسین جامع معقول ومنقول جو کہ علامہ انور کشمیری اور علامہ اعزاز علی کے تلمیذ رشید تھے۔ ان

کے پاس قطبی اور علامہ غلام کبریا سے ہدایہ پڑھا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ قبلہ قاری جان محمد زید مجدہ عالم اسلام کے شہرہ آفاق جامعات میں قابل ترین اساتذہ اور فضلاء سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے بعد ایک ایسے جامعہ کی تلاش میں تھے جو عالم اسلام کے جامعات کا مرکز ہے اور اساتذہ، شیوخ اور مفتیانِ عظام کا مرجع ہے۔ جسے عوام وخواص متعلمین اور معلمین ''جامعہ مظہریہ امدادیہ'' کے نام سے گردانتے ہیں۔ حضرت علامہ قاری صاحب سفر کی صعوبتیں اور مشقتیں برداشت کرنے کے بعد مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ المعقولات والمنقولات رئیس المناطقہ حضرت عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مندرجہ ذیل کتب متداولہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ (۱) قطبی (۲) میر قطبی (۳) میر زاہد (۴) ملا جلال (۵) قاضی (۶) حمد اللہ (۷) میبذی (۸) صدرا (۹) شمس بازغہ (۱۰) مسلم الثبوت (۱۱) توضیح تلویح (۱۲) مختصر المعانی (۱۳) شرح عقائد بمع خیالی۔

عمدۃ المحققین سید المدققین استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سے شرح تہذیب اور ملاحسن پڑھیں۔

آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں علوم وفنون کی کتب درسیہ بڑی محنت اور مشقت کے ساتھ پڑھنے کے بعد آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین تشریف لائے اور وہاں کے ماہر اور قابل ترین استاذ الاساتذہ منطق الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد عظیم صاحب سے مطول عبدالغفور متن متین پڑھیں۔

جامعہ قادریہ فیصل آباد

آستانہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ میں درس نظامی کی بعض کتابیں پڑھنے کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے رئیس المدرسین جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ ولی النبی صاحب سے تصریح اور شرح چغمینی پڑھیں اور استاد العلماء حضرت علامہ مفتی مختار احمد صاحب کے پاس سراجی پڑھی۔

دار الحدیث

فاضل بندیال حضرت قبلہ قاری صاحب ملک کے شہرہ آفاق جامعات سے علوم وفنون کی

اور وہاں کے شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری صاحب سے دورۂ حدیث شریف کیا۔

تجوید وقرأت

حضرت قبلہ قاری صاحب کو دوران تدریس تجوید کا شوق پیدا ہوا اور تدریس چھوڑ کر تجوید روایت حفص استاذ القراء حضرت علامہ قاری محمد یوسف صدیقی صاحب سے پڑھی۔

اور مزید تجوید میں مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے استاذ القراء قاری محمد شاکر انور بن قاری عبدالمالک جو کہ قاری غلام رسول صاحب کے استاد بھی تھے۔ ان سے تجوید کے قواعد وضوابط میں مہارت حاصل کی۔

سبعہ ثلاثہ استاذ القراء قاری محمد عطاء اللہ سے پڑھی۔

سلسلۂ بیعت

علامہ قاری جان محمد زید مجدہ نے روحانی راہنمائی کے شیخ الشیوخ سید السادات سیدنا علامہ طاہر علاؤ الدین گیلانی صاحب نوراللہ مرقدہٗ الشریف کا انتخاب فرمایا اور ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

ہم درس فضلاء

(۱) محقق الملت الاسلامیہ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب (۲) رئیس المصنفین حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب (۳) محسن اہل سنت حضرت علامہ فضل سبحان صاحب زید مجدہ (۴) حضرت مولانا علامہ عطامحمد قادری حاصل پور (۵) حضرت علامہ مولانا محمد رمضان صاحب وغیرہ۔

تلامذہ

فاضل موصوف زید مجدہ کے تلامذہ کی تعداد وسیع وعریض ہے مگر کچھ معروف تلامذہ کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (۱) ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب (۲) حضرت مولانا علامہ محمد افضل نقشبندی صاحب (۳) حضرت علامہ مولانا محمد انور صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا غلام نصیر الدین صاحب (۵) حضرت علامہ مولانا عبدالمناف صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا غلام

المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی صاحب

صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

فاضل جلیل مناظر اسلام المفتی ابوالمسعود جمیل احمد صدیقی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ قدرت نے آپ کی فطرت اور جبلت میں جوہر شرافت اور فطانت رکھ دیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیرا۔

تاریخ پیدائش

فاضل جلیل ۱۹۶۴ء میں نین رانجھا تحصیل وضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی حافظ فیض محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے انتہائی شریف اور معزز انسان تھے۔ آپ کے والد گرامی انتہائی نیک سیرت انسان تھے۔ ابتداء سے ہی دین مصطفوی سے محبت تھی اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ پڑھنے کا حکم دیا اور ہر ممکن جدوجہد فرماتے رہے۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر والد صاحب سے حاصل کی اور شہباز طریقت حضرت پیر محمد مطلوب الرسول صاحب سے بھی استفادہ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد علوم عقلیہ اور نقلیہ کا شاہراہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے سفر کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ اس طائر علمی کی پرواز چونکہ عقابی تھی اس لئے قدرت نے ان کے لئے وقت کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ آستانہ عالیہ بندیال شریف امام المحقق العرب والعجم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور استاذ العرب والعجم بحر العلوم والفنون الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر قانونچہ اور بیضاوی شریف کا سماع کیا۔ فاضل جلیل نے اعلیٰ علوم کے لئے عالم اسلام کی شہرہ آفاق دینی اور روحانی درسگاہ مادر علمی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں بھی داخلہ لیا اور وہاں کے شیخ المدرسین جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اور جامع معقول ومنقول بحر العلوم حضرت علامہ نذیر

ہی محنت کا جذبہ تھا اسی لئے وہ آج منصب تدریس اور تقریر پر فائز ہیں۔ فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

تدریس اور خطابت

تقریباً چودہ برس سے جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں تدریسی خدمت میں مصروف ہیں اور کافی عرصہ سے جامع مسجد نورانی حاجی محلہ پھالیہ روڈ منڈی بہاؤالدین میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

بیعت

سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ للہ شریف سے منسلک ہے۔

دینی اور سیاسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب خطابت تدریس اور تبلیغ کے سلسلہ میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں اور جمعیت کے پلیٹ فارم سے نظام مصطفٰی کے لئے سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

فن مناظرہ میں ید طولیٰ

علامہ موصوف سریع الفہم ہیں اور ذکاوت اور فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فن مناظرہ کی جمیع مصطلحات آپ کے ذہن میں مستحضر ہیں۔ آپ اپنے خصم اور مقابل کے سوالات کے جوابات دینے میں ہر وقت مستعد رہتے ہیں اور بعض اوقات مناظرہ کی ابتداء اس طریق سے بھی کرتے ہیں کہ اپنے مدمقابل سے پوچھتے ہیں ما المناظرہ ما المجادلة ما الکابرة ما الفرق بينهم یعنی مناظرہ کسے کہتے ہیں مجادلہ کسے کہتے ہیں اور مکابرہ کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اور اگر مزاج اجازت دے تو بعض اوقات بالترتیب ان کی خود ہی تعریفات فرما دیتے ہیں اور یوں فرماتے ہیں۔

مناظرہ

توجه المتخاصمين في النسبة بين الشيئين اظهارا للصواب. متخاصمین (مدعی اور سائل) دو چیزوں (محکوم علیہ اور محکوم بہ) کے درمیان نسبت کے بارے درست اور صحیح بات کو ظاہر کرنے کے لئے بحث کرنا۔

مجادلہ

المنازعة لا لاظهار الصواب بل لالزام الخصم۔ مجادلہ آپس میں ایک دوسرے

سے جھگڑنے کو کہتے ہیں جو اظہار صواب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ مدمقابل کو لاجواب کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

مکابرہ

المنازعة لا لاظهار الصواب الا انه لا لالزام الخصم ایضًا۔ مکابرہ ایسی منازعت کو کہتے ہیں جو اظہار صواب کے لئے ہوتی ہے اور نہ ہی مدمقابل کو لاجواب کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

مجادلہ اور مکابرہ میں فرق

مجادلہ خصم کو لاجواب کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور مکابرہ اظہار صواب کے لئے ہوتا ہے اور نہ ہی خصم کو لاجواب کرنے کی غرض سے ہوتا ہے بلکہ محض سینہ زوری ہوتی ہے یا خواہ مخواہ اپنے علم کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

المختصر فن خطابت فن تدریس اور فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اللہ قدوس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ گلستان بندیال کا یہ عظیم گلدستہ مہکتا رہے اور اپنی علمی تبلیغی خدمات سے لوگوں کے دلوں کو معطر کرتا رہے۔

فتح القوی

فی اسانید الشیخ علی احمد السندیلوی

ثبت مختصر لأسانيد العلامة الزاوية

الشیخ علی احمد السندیلوی

خرجه له تلميذه

ابو البرکات محمد منور عتیق

باب الحاء

محقق اہل سنت

علامہ حبیب الرحمٰن صاحب

مدرس جامعہ رضویہ، فیصل آباد

فخر اہل سنت فدائی اسلام حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب نہایت شریف اور خاموش طبع اور زیرک علمی شخصیت ہیں۔ جامعہ رضویہ جھنگ بازار میں عرصۂ دراز سے تدریس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جامع مسجد گلستان مصطفیٰ یٰسین آباد نزد وارث پورہ فیصل آباد میں خطبہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ علامہ حبیب الرحمٰن صاحب اتراء نزد قائد آباد تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے دیہات میں میٹرک کا امتحان اچھی پوزیشن میں پاس فرمایا۔ پھر حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب کے دل میں اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا فرما دیا اسی جذبہ کے پیش نظر آپ نے جامعہ رحمانیہ حسینیہ شاہوالہ میں داخلہ لیا اور ابتدائی کتب فارسی اور صرف خوب محنت سے پڑھیں۔ اس قدر محنت فرمائی کہ ابتدائی کتابیں پڑھتے پڑھتے ہی اعلیٰ تعلیم کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آکر داخلہ لے لیا۔ اس دور میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم کا سلسلہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا تھا اور طلباء بھی بڑی محنت سے پڑھتے۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں حضرت استاذ الاساتذہ بڑی محنت اور لگن سے تدریس کے فرائض ادا فرما رہے تھے۔ حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ فرمائے اور علوم عقلیہ اور نقلیہ خوب محنت سے پڑھے اور جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ سے بھی آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان سے بھی بہت سی علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں وقت کے بڑے بڑے ماہر اور محقق اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ آج ان اساتذہ کے علمی جواہرات کو آگے تقسیم کر رہے ہیں۔ درس نظامی کی فراغت حاصل کر کے دورۂ حدیث شریف پڑھنے کے لئے جامعہ رضویہ فیصل آباد تشریف لائے۔ اس وقت شیخ

ے شرف تلمذ فرمایا دیگر اساتذہ سے بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت علامہ عطا محمد صاحب متین، حضرت علامہ صوفی محمد رفیق صاحب،

تلامذہ

آپ کے تلامذہ تو بہت ہیں کچھ کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ (١) حضرت علامہ محمد آصف صاحب (٢) حضرت علامہ محمد عثمان غنی صاحب (٣) حضرت علامہ حیات صاحب (٤) محمد فیاض (٥) قاری لیاقت علی صاحب وغیرہ۔

بیعت

حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب کی بیعت سلسلہ قادریہ سے ہے۔

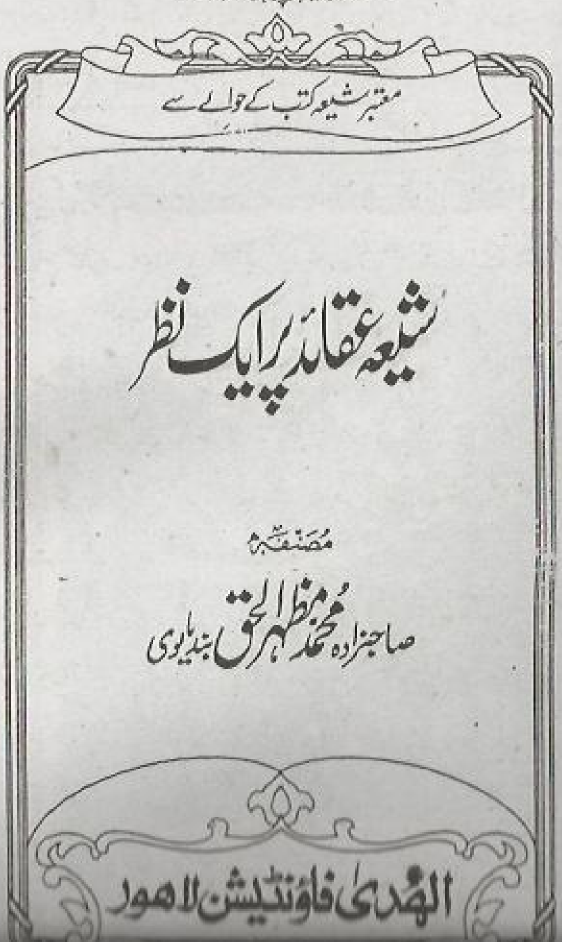

حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب

صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب محتاج تعارف نہیں۔ خاموش طبع اور ظاہری اور باطنی حسن سے آراستہ نظر آتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی احمد مرحوم ہے جو کہ علاقہ کے معزز آدمی تھے گھر میں ابتداء سے ہی اسلامی ماحول بنا ہوا تھا اسی بنا پر آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے مستعد کر دیا۔

علامہ موصوف ۱۹۶۷ء میں تحصیل پہاڑ ڈیرہ اسماعیل خان موضع پہاڑ پور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم وبسم اللہ شریف

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدائی تعلیم کمبوہ شریف میں حاصل کی۔ بعد از فراغت علوم اسلامیہ کی تعلیم کے ملئے مستعد ہوگئے اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا محمد عمر صاحب سے پڑھیں۔ بعد ازیں مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے جنڈانوالہ میں رہ کر محقق العصر حضرت علامہ مولانا منظور احمد سے استفادہ کیا۔ مزید علمی ترقی کے حصول کے لئے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت وہاں شہرہ آفاق شخصیت ملک التدریس امام المنقول والمعقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ جامعہ بندیال میں رہ کر اس قدر محنت سے مطالعہ کیا کہ آج علامہ موصوف فضلاء بندیال میں ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

جامعہ بندیال میں محنت اور عرق ریزی سے پڑھنے کا ثمرہ یہ ہے کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں مدرس ہیں۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ کی مشکل سے مشکل کتابیں پڑھانا ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔

تلامذہ

قاری محمد مشتاق بندیالوی کمر مشانی، حضرت مولانا صوفی سید رضا صاحب، مولانا غلام عباس صاحب ڈی آئی خان وغیرہ۔

بیعت

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی بیعت عالم اسلام کے مشہور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں بدر الطریقہ شمس المشائخ حضرت قبلہ بابو جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہے۔

منصب تدریس

حضرت علامہ موصوف پہلے تو میانوالی میں "جامعہ اکبریہ" میں منصب تدریس پر فائز تھے اور صدر مدرس کے عہدہ پر فائز تھے اور سینکڑوں طلباء آپ کے زیر سایہ رہ کر تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور ان دنوں میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تدریس فرما رہے ہیں۔

دینی مذہبی خدمات

تدریسی منصب کے ساتھ ساتھ خطابت اور امامت کے فرائض بھی ادا کر رہے ہیں۔ اللہ قدوس گلستان بندیال کے ان علمی گلدستوں کو تا قیامت سر سبز اور شاداب رکھے اور ان کی خوشبو سے لوگوں کے اذہان وافکار معطر ہوتے رہیں۔

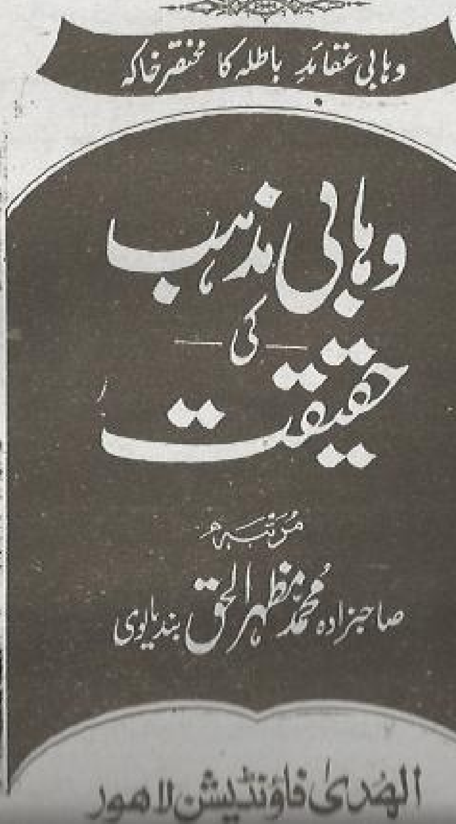

باب الدال

فخر المدرسین

حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب

صدر مدرس جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن شریف خیر آباد

حضرت قبلہ علامہ دوست محمد صاحب محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ بہت سادہ لباس میں ملبوس، چہرہ پر علم وعرفان کا اجالہ، گفتار اور رفتار کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتے ہیں ایک جٹ کھیتی باڑی کرنے والا ہے مگر نظر عمیق سے دیکھیں تو پیشانی پر تحقیق وتدقیق کے انوار وتجلیات دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت قبلہ الحاج دوست محمد صاحب مشہور بستی کوٹ پہلوان تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا کے باشندے ہیں۔ آپ کے والد گرامی جناب اللہ بخش صاحب ایک سادہ شریف آدمی تھے۔ جناب اللہ بخش صاحب کو اپنے بیٹے کے بارے میں ابتداء سے ہی علم دین پڑھانے کا شوق تھا لہذا پہلے حفظ قرآن حکیم کے لئے جامعہ میں داخلہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حفظ کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کروانے کا ارادہ مستحکم کرلیا۔

اعلیٰ تعلیم

حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب جذبہ دینی کے پیش نظر اعلیٰ تعلیم کی تلاش کے لئے کوشاں تھے۔ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں آستانہ عالیہ شاہوالہ میں پڑھیں۔ ابتدائی کتابیں چونکہ خوب محنت سے پڑھ لی تھیں اس لئے استعداد بن چکی تھی لہذا اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور گلستان علم وحکمت مخزن تحقیق وتدقیق جامعہ مظہریہ امدادیہ میں آکر داخلہ لے لیا۔ خوش قسمتی سے ان دنوں میں امام المحققین وسند المدققین حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی شیخ الجامعہ تھے اور تاج العلماء زبدۃ العرفاء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب جامعہ کے ناظم اعلیٰ تھے۔ ایسی شخصیات کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان فاضل اساتذہ کی محنت اور خلوص نے انہیں اس قدر نوازا کہ حضرت قبلہ حافظ صاحب اس جامعہ کو چھوڑنا اپنے لئے جرم سمجھتے تھے۔

مناصب وحیدانہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ حافظ صاحب کو اس قدر عزت عطا فرمائی کہ انہیں مرکز علم وحکمت مخزن درس وتدریس آستانہ عالیہ بندیال شریف کے لئے منتخب فرمالیا۔ انہی دنوں میں آپ جامعہ مہریہ غوثیہ عطاء العلوم ڈھوک خیر آباد کے صدر مدرس ہیں اور ڈھوک خیر آباد کی مرکزی جامع مسجد میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

راقم الحروف کے لئے باعث فخر ہے کہ مقتدر شرفاء اور فضلاء کی سنگت اور رفاقت نصیب ہوئی کہ آج راقم الحروف بھی فخر سے کہتا ہے کہ ہمارے رفقاء شیخ الحدیث صدر المدرس اور مفتیانِ دین ہیں۔

تلامذہ

(۱) جناب فلک شیر صاحب۔ (۲) محمد عاشق صاحب۔ (۳) شمس الدین شاہ صاحب۔

سلسلۂ بیعت

سلسلہ طریقت کی راہنمائی کے لئے آپ نے آستانہ عالیہ دریا شریف کی غلامی اختیار کی۔

زمانہ طالب علمی

حضرت قبلہ حافظ صاحب مدظلہ العالیٰ کو دین کی خدمت کرنے کا ابتداء سے ہی ذوق ہے۔ زمانہ تعلیم میں بھی آپ مرکزی جامع مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اب بھی وہ اپنے مربی ومشفق استاذ کے آستانہ پر تدریسی فرائض ادا کررہے ہیں اور ساتھ ہی امامت اور خطابت کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔

التصفية بين العلماء
والتسلية الاحبافی جواب استفتاء الطلباء
از..... شیخ علی احمد سندیلوی، لاہور

باب السین

فخر الفضلاء، جامع المعقول والمنقول

پیر طریقت علامہ سردار احمد صاحب

سجادہ نشین کھر پڑ شریف

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر سردار احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین کھر پڑ شریف محتاج تعارف نہیں۔ حضرت پیر صاحب قبلہ کو راقم الحروف ذاتی طور پر جانتا ہے اور آپ کی رفاقت میں مدت مدید تک علوم اسلامیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ فطرتاً اور جبلتاً زیور شرافت سے آراستہ ہیں۔ فاضل موصوف کے والد گرامی فخر المشائخ زینت اہل سنت حضرت پیر محمد اشرف قادری رحمۃ اللہ علیہ درس نظامی کے فارغ تھے اور صاحب زہد وتقویٰ تھے۔ طریقت اور شریعت کی خدمات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے آستانہ عالیہ میں شب و روز عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے ملک کے اطراف و اکناف سے لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ کھر پڑ شریف کا چشمۂ شریعت وطریقت تشنگان علم شریعت اور طریقت کو مدت مدید سے غیر محصور افراد کو سیراب کر رہا ہے اور تا قیامت اللہ تعالیٰ اس آستانہ کو قائم اور دائم رکھے۔

فخر الفضلاء فاضل بندیال پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سردار احمد قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ۱۹۵۰ء میں کھر پڑ شریف میں پیدا ہوئے۔ فاضل موصوف نے علمی خاندان میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد گرامی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد اشرف قادری رحمۃ اللہ علیہ جید متبحر عالم تھے اور صاحب فضل وتقویٰ تھے۔ آپ کے دادا جان بھی بہت بڑے فاضل تھے آپ کے جد امجد کا اسم گرامی خواجہ محمد عظیم قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کے جد امجد کی بیعت فخر المشائخ پیر طریقت حضرت سید شیر محمد گیلانی فتح پوری سے تھی اور آپ کے جد امجد نے علوم اسلامیہ محقق اہل سنت جامع معقول ومنقول حضرت علامہ احمد علی سہارنپوری سے پڑھے تھے۔

فضیلت اور شرافت کا منفرد پہلو

فاضل ذی شان حضرت علامہ پیر محمد سردار احمد حفظہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور شرافت کے منفرد پہلو کی متعدد انواع ہیں۔

النوع الاول

آپ کے والد گرامی بھی شریعت اور طریقت کے متبحر عالم ہیں اور آپ کے جد امجد رحمۃ اللہ علیہ بھی شریعت اور حقیقت کے سپہ سالار تھے۔

النوع الثانی

آپ کے والد گرامی بھی جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں رئیس المناطقہ عین الاذکیا سند المحققین فخر المدققین الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی نور اللہ مرقدہ الشریف کی خدمت عالیہ میں زانوئے تلمذ تہہ کیے ہیں اور فاضل موصوف جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ پیر سردار احمد قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں رئیس المناطقہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی اور محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل فرمائی۔

النوع الثالث

خادم اپنے مخدوموں کی خدمت کیا ہی کرتے ہیں کوئی امر متعجب نہیں ہے مگر فاضل موصوف نے اپنے مربی اور مشفق استاذ کی جس قدر خدمت کی اس کی نظیر کا پایا جانا امر دشوار ہے۔ المختصر فاضل موصوف خدمت اور تعظیم وتوقیر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف نے مڈل کی تعلیم اپنے دیہات میں ہی حاصل کی۔ مڈل کے بعد دینی تعلیم کی محبت نے ان کا رُخ علوم اسلامیہ کی تحصیل کی طرف کر دیا جبکہ والد گرامی کی تعلیم وتربیت کا بھی اثر تھا بالآخر درس نظامی کی تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ ... فیصل آباد پہنچ کر جامعہ میں داخلہ لیا۔ المختصر فاضل موصوف متعدد مدارس میں حصول علم کے لئے تشریف لے گئے ذیل میں ان مدارس کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

جامعہ قادریہ

جناب قبلہ پیر سردار احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے کے لئے

جامعہ قادریہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین استاذ حضرت علامہ مولانا عطا محمد قادری حاصل پوری سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کتب صرف پڑھیں۔ شب و روز انتھک محنت کی اور اپنے ہم سبق ساتھیوں میں ممتاز ہو گئے۔

جامعہ ہری پور

جامعہ قادریہ میں کتب صرف بڑی محنت سے پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ بڑھتا گیا بالآخر انظار و افکار پختہ ہو گئے اور علوم اسلامیہ کی مزید تحصیل کے لئے ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے اور جامعہ ہری پوری میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے صدر مدرس شرف الملت والدین حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور فخر المدرسین حضرت علامہ عطاء محمد قادری جیسے مقتدر اور قابل رشک اساتذہ سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتب منطق قطبی تک نحو میر سے کافیہ تک اور نور الایضاح، قدوری اور کنز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب کے مقدر میں عالم اسلام کے قابل رشک اور فاضل اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

علم طریقت اور علم شریعت کا شاہین مختلف جامعات اور مقتدر اساتذہ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب کسی ایسے جامعہ کے متلاشی تھے جس کی فضا پر انوار اور تربت پر وقار سے غیر محصور آسمان علم و حکمت کے درخشندہ ستارے آسمان کے افق پر طلوع ہو کر عالم اسلام کے اجنان و اذہان کو منور کر رہے ہیں۔ میری مراد عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہے۔ المختصر حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ آستانہ عالیہ بندیال شریف تشریف لا کر جامعہ بندیال میں داخلہ لیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب کے مقدر میں عالم اسلام کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا ہوا تھا۔ المختصر جامعہ مظہریہ امدادیہ کے شیخ الاسلام والفنون و شیخ الجامعہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی کے طرز تعلیم کو دیکھ کر دل میں اس قدر محبت ہوئی بس انہی کے ہو کر رہ گئے۔

؎ حور پہ نظر نہیں رکھتا شیدا تیرا

خدمت میں عظمت

راقم الحروف بھی حضرت قبلہ پیر صاحب کے ادنیٰ ساتھیوں میں سے ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا کہ قبلہ پیر صاحب جب گھر سے تشریف لاتے تو اشیاء خوردنیہ اور اشیاء ضروریہ اپنے مشفق اور مربی

مہندی سو دکھ سیندی تاں تلیاں تے بیندی
تن من سب چڑا کے کنگھی تاں زلفاں وچہ ویندی

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فخر الفضلاء حضرت قبلہ پیر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں دس سال قیام پذیر رہے۔ اس مدت مدید میں آپ نے استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہٗ الشریف سے مندرجہ ذیل کتب درسیہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

کتب منطقیہ: صغریٰ و کبریٰ، قال اقول، مرقات، شرح تہذیب، قطبی، ملا حسن قاضی، حمد اللہ۔ کتب فلسفہ: میبذی وغیرہ۔ کتب اصول فقہ: نور الانوار حسامی، مسلم الثبوت، توضیح تلویح۔ کتب فقہ: ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین، مختصر المعانی، مطول، مناظرہ رشیدیہ، اقلیدس تصریح، جلالین شریف، بیضاوی، جامی تکملہ، سراجی وغیرہ۔

خلافت و بیعت

اپنے والد گرامی فخر المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد اشرف قادری صاحب کے دست حق پر بیعت فرمائی اور آپ کے والد گرامی نے خلافت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

شریعت اور طریقت کی پاسبانی

حضرت قبلہ پیر سردار احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ کے ناظم اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ کھرپڑ شریف کے آستانہ کے سجادہ نشین بھی ہیں۔ عوام و خواص کو علم شریعت اور طریقت کا فیض دے رہے ہیں۔ شب و روز آستانہ پر متلاشیان علم شریعت و طریقت کا ہجوم رہتا ہے۔

آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف کا طریق منفرد

آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف دیگر آستانوں سے منفرد اور مشرف ہے۔ اس آستانہ کا منفرد طرز و طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی محبت کے ساتھ عارف باللہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی شریف کثرت سے پڑھی جاتی ہے اور ساتھ ہی اس کے اشعار کی وضاحت بھی کی جاتی ہے ایسا طرز و طریقہ عالم اسلام کے آستانوں میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔

عارف رومی کا کلام سننے کے لئے ملک کے اطراف و اکناف کے سالک تشریف لا کر اپنے قلوب و اذہان کو منور کرتے رہتے ہیں۔ اللہ قدوس اس آستانہ کے فیض کو عالم اسلام میں عام کرے ... روحانی اور علمی آستانہ عالیہ آباد رہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

علامہ قاری سعد سلطانی صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب انتہائی شفیق اور رفیق آدمی ہیں۔ رفتار اور گفتار میں سادگی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی صوفی پنوں خان ہے۔ اپنے علاقہ کے پروقار شخص ہیں۔ علامہ موصوف ضلع و تحصیل کوٹلی کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

بسم اللہ شریف اور ابتدائی تعلیم و تحصیل اپنے علاقہ کوٹلی میں مکمل (ابتدائی تعلیم میں حفظ مع قرأت بھی شامل ہے) کی تھی۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کے سفر کا ارادہ کرلیا آخر کار جامعہ بندیال شریف میں پہنچ کر داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع معقول و منقول حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی کی خدمت میں رہ کر درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور انہی دنوں فاضل ذی شان حضرت مولانا غلام محمد اختر حسنی بھی جامعہ بندیال شریف میں پڑھاتے تھے ان سے بھی اسباق پڑھے۔

بیعت

آستانہ عالیہ گلہار شریف کوٹلی سے سلسلۂ بیعت مربوط ہے۔

دینی مذہبی خدمات

تقریباً ۱۵ سال سے دینی اور مذہبی خدمات میں مصروف کار ہیں اور ان دنوں میں بھی تدریس کے فرائض تسلسل اور روانگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب زید مجدہٗ

(بی اے)

علامہ القاری الحافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب بصیرت شخص ہیں۔ نسباً و طبعاً شرافت کے اوصاف سے آراستہ ہیں۔ قدرت نے انہیں علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا جوہر بھی وافر مقدار میں عطا فرمایا ہوا ہے۔ گفتار اور رفتار قابل رشک ہے۔ الغرض! حضرت علامہ القاری الحافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی ۱۹۸۲ء میں موضع ٹھلہ کلاں ڈاکخانہ چک بیلی خاں تحصیل و ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد الحاج محمد یوسف صاحب انتہائی شریف اور معزز آدمی ہیں اپنے خاندان میں مکرم اور محترم شمار ہوتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

مدرسہ حفظ القرآن غوثیہ مہریہ ٹھلہ خورد میں حفظ قرآن کیا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے ناظم تعلیمات پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب سے فاضل عربی کا تمام کورس پڑھا اور فاضل بندیال علامہ سیف اقبال صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔

بیعت

عالم اسلام کا روحانی اور علمی مرکز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت پیر نصیر الدین نصیر شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ مغلیہ خاندان شہنشاہ بابر، اکبر وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف نے میٹرک کا امتحان ہائی سکول دھندہ تحصیل راولپنڈی میں اچھے نمبروں میں پاس کیا اور اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے بی اے کیا۔ المختصر آپ بیک وقت عصری اور دینی تعلیم سے آراستہ

باب الشین

شجاعت الاسلام

حضرت علامہ شہباز علی قادری صاحب

صدر مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

حضرت علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی نیک طینت بے باک اور بے لوث شخصیت کے حامل ہیں۔ درس نظامی کے بہترین اور محقق استاذ ہیں۔ دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد کے صدر مدرس ہیں۔ قدرت نے بندیال شریف کی زمین میں ایک ایسی خصوصیت رکھی ہے کہ فضلاء بندیال اور صدارت میں ملازمہ ہے کسی بھی فضلاء بندیال سے کوئی فاضل تدریس کے منصب پر فائز ہوتو ضرور یا تو وہ صدر مدرس ہوگا یا شیخ الحدیث ہوگا۔ علامہ شہباز علی قادری صاحب ۱۹۵۴ء میں چک نمبر ۲۳۷ ر۔ب ڈاکخانہ ۸۷ تحصیل وضلع فیصل آباد میں ایک ممتاز علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا قمرالدین مرحوم علاقے کے نامور خطیب ہونے کے ساتھ ایک معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد میں حاصل کی پھر آپ علمی پیاس کو بجھانے کے لئے واں بھچراں تشریف لے گئے وہاں علامہ مولانا ابوالفتح اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ سے علوم وفنون کی متعدد کتابیں پڑھیں۔ متعدد علوم وفنون پڑھنے کے بعد ابھی اور جذبہ علم رکھتے تھے لہٰذا آپ برصغیر پاک و ہند کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں تشریف لائے۔ وہاں بندیال شریف میں استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور عرصۂ دراز تک علامہ عطامحمد بندیالوی فاضل بندیال اور حضرت علامہ عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ حضرت علامہ قادری صاحب نے اس قدر محنت اور لگن سے پڑھا اسی محنت کی وجہ سے آج فیصل آباد میں آپ کا ایک مقام ہے۔ سچ ہے کہ جس قدر کام ہے اسی قدر مقام ہے۔ راقم کو اس بات کا فخر ہے کہ میں علامہ قادری کے ادنیٰ رفقاء میں سے ہوں۔

تلامذہ

حضرت علامہ شہباز علی قادری کے تلامذہ تو بہت ہیں شمار میں نہیں آتے چند ایک مقتدر تلامذہ کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سید ہدایت رسول شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نوریہ رضویہ (۲) حضرت علامہ منیر احمد شہباز مدرس نوریہ رضویہ (۳) حضرت علامہ عتیق سعید مدرس نوریہ رضویہ (۴) علامہ فضل عباس مدرس بلال کالونی۔

حضرت علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی کی بیعت لکھیوال شریف نزد سیال شریف سے ہے۔

حضرت علامہ شہباز علی قادری صاحب عرصۂ دراز سے تدریس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ حضرت علامہ قادری صاحب کے دل میں علوم اسلامیہ کی سچی محبت ہے۔ اسی محبت کی وجہ سے اب بھی آپ کا گھر مدرسہ سے کافی دور ہے۔ اس دوری کو برداشت کر کے ہر روز پڑھانے کے لئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جذبہ عطا فرمائے کہ وہ محنت سے پڑھاتے رہیں تا کہ علماء تیار ہوجائیں اور بندیال شریف کا چشمۂ فیض جاری رہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

فتح الاسلام

علامہ مولانا حافظ شیر محمد صاحب زید مجدہٗ

جناب علامہ حافظ شیر محمد صاحب انتہائی شریف الطبع اور نیک سیرت انسان ہیں۔ خاموش طبع اور محنت کا جذبہ رکھنے والے ہیں۔ اللہ قدوس نے انہیں وافر مقدار میں دین کی الفت نصیب فرمائی ہے۔

فاضل موصوف موضع شاہوالہ میں ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی احمد یار ہے آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے بہت معزز انسان ہیں۔ آپ کے والد گرامی کو ابتداء سے ہی اسلام سے محبت تھی اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کے لئے رغبت دلائی۔ علامہ موصوف کا قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد علوم اسلامیہ پڑھنے کا عزم مصمم ہوگیا تو اسی جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی اور معیاری درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ بندیال میں عصر حاضر کے جلیل القدر فاضل عرب وعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پیر محمد عبدالحق صاحب زیدہ مجدہٗ ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال جیسے قابل رشک اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور تقریباً دس بارہ سال تعلیم حاصل کی فاضل موصوف فطرتاً محنتی انسان ہیں۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اپنی زندگی کو دین متین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر فاضل موصوف جامعہ جیلانیہ رضویہ مانہ والہ فیصل آباد میں تدریسی خدمات میں محو و مستغرق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے افکار و انظار میں مزید برکت فرمائے اور تا یوم ساعت گلستان بندیال کی آبیاری کرتے رہیں۔

بیعت

فاضل جلیل کا سلسلہ طریقت آستانہ عالیہ بھور شریف سے منسلک ہے۔

باب الصاد

بدر المدرسین

علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی صاحب زید مجدہٗ

صدر مدرس جامعہ اکبریہ میانوالی

حضرت علامہ صالح محمد نقشبندی ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی عطا محمد صاحب شریف الطبع انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں اُن کا شمار معزز لوگوں میں سے ہوتا تھا۔ آپ کا آبائی گاؤں جمن شاہ ہے۔ تحصیل و ضلع لیہ ہے اور اس علاقہ کی علمی درسگاہ کا نام مدرسہ انوار بارو (اڈا جمن شاہ) ہے۔ جامعہ ہذا اپنے علاقہ کی ممتاز دینی درسگاہ ہے۔ فاضل موصوف سادہ زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں اور تکلف، تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور رہتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

حضرت العلام فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مرشد آباد شریف تحصیل منکیرہ ضلع بھکر سے کیا۔ جب ابتدائی تعلیم سے آشنا ہوئے تو علم کی محبت میں اضافہ ہوتا گیا۔ علم وعمل میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ خوب سے خوب تر اور ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم کی رغبت بڑھتی چلی گئی۔ الحاصل فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف کی طرف سفر کا ارادہ کیا۔ آخر مرکز علم و حکمت مخزن معقولات ومنقولات میں پہنچ کر داخلہ لیا۔ شیخ الجامعہ مخزن علم وعمل جامع معقول ومنقول حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی جیسے فاضل اور قابل ترین استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ فارسی، صرف، فیض محمد گجوی، کافیہ، کنز الدقائق، شرح وقایہ، قطبی، الفیہ۔

رئیس المناطقہ بحر المعقول والمنقول حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی جیسے فرید الدھر استاذ سے مرقات، شرح تہذیب، تکملہ عبدالغفور پڑھیں۔ جامع منقول ومعقول حضرت علامہ مولانا غلام

سے بیضاوی، سراجی، مسلم الثبوت اور عبد الغفور پڑھیں۔

تلامذہ

فاضل موصوف سے شرف تلمذ حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد تو کثیر ہے مگر چند علماء کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صاحبزادہ محمد حسن بارو شریف (۲) پیر انوار الحسن (۳) مسعود الحسن وڑچھ شریف (۴) عبد المجید مدرس منکیرہ (۵) صاحبزادہ سعید احمد خان (۶) حافظ محمد صدیق، حافظ شبیر احمد۔

تصانیف

علامہ موصوف کی قلمی کاوش قابل ستائش ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف دو ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صلوٰۃ قبل الاذان۔ (۲) تبلیغی جماعت پر نظر۔

خاندانی پس منظر

خاندانی حوالہ سے آپ کا تعلق دلدار خیل بلوچ سے ہے۔

سلسلۂ بیعت

آپ کا روحانی تعلق پیر بارو صاحب سے ہے۔ اہل علاقہ پیر بارو صاحب سے روحانی علمی فیض سے مشرف ہو رہے ہیں۔ ان کا یہ چشمہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے۔

دینی، مذہبی اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف اپنی زندگی کو دین وملت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ خصوصاً فتویٰ نویسی، فیصلہ جات، تدریس اور خطابت کے کاموں میں سر فہرست نظر آتے ہیں۔ اور مذہبی طور پر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جمعیت علماء پاکستان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ کے جسم میں تھکن کو دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ جب بھی دیکھیں دینی اور مذہبی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی آپ کا اوڑھنا ہے اور یہی بچھونا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندیال کے ان گلستان علم وحکمت کو تا ساعت سر سبز وشاداب رکھے۔

باب الطاء

نجم العلماء

علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب زید مجدہٗ

فاضل عربی

علامہ حافظ طارق محمود صاحب نیک سیرت اور شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ سادہ لباس اور رفتار اور گفتار میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حسن اخلاق میں منفرد نظر آتے ہیں۔ انتہائی محنتی اور منکسر المزاج شخص ہیں۔ موضع موہڑہ ڈاکخانہ چک بیلی خان تحصیل وضلع راولپنڈی میں ۱۹۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک محمد اسلم صاحب شریف اور نیک سیرت انسان ہیں۔ ان کا شمار معتقدار اور معزز لوگوں میں ہوتا ہے۔

ابتدائی تعلیم

تعلیم کی ابتداء اپنے گھر سے ہی کی جب سمجھدار ہوئے اللہ قدوس نے انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اسلام کی محبت سے مشرف ہو کر جامعہ قادریہ رضویہ واہ فیکٹری ضلع راولپنڈی سے حفظ کیا۔

عصری تعلیم

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم سے آراستہ ہیں۔ سکول میں میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کیا اور فاضل عربی کا کورس کیا۔

جامعہ بندیال میں داخلہ

فاضل جلیل ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے ناظم اعلیٰ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی سے فاضل عربی کا کورس کیا اور دیوان حسان اور مفضلیات فاضل بندیال استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر صاحب پکا گنجیرہ والے سے پڑھیں۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب

فاضل بندیال

علامہ طالب حسین حسینی سندھی صاحب زید مجدہٗ

علامہ طالب حسین حسینی سندھی ضلع خیر پور مرلیس تحصیل وڈاکخانہ فیض گنج گاؤں علی گنج بلوچ صوبہ سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد سومر فقیر ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے نہایت معزز انسان ہیں۔ ابتداء سے دینی جذبہ سے آراستہ تھے۔ اس لئے اپنے بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے مقرر کر دیا۔ فاضل موصوف نے سکول کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مکمل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لئے مادر علمی عالم اسلام کی دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں اسی جامعہ کے فارغ التحصیل استاذ حضرت علامہ مولانا محمد دین سیالوی صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں: (۱) فارسی قاعدہ (۲) تحفۃ النصائح (۳) نحو میر (۴) شرح مائۃ عامل (۵) ہدایۃ النحو (۶) شرح جامی (۷) صغریٰ سے ملاحسن تک تمام کتب منطقیہ (۸) شرح عقائد مع خیالی (۹) بیضاوی شریف (۱۰) مختصر معانی (۱۱) اصول شاشی۔

اور اسی جامعہ کے فاضل حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ پندنامہ، قانونچہ کھیوالی، قدوری شریف، کنز الدقائق، فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے ناظم اعلیٰ تاج الفقہاء فخل العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی سے کافیہ پڑھا اور فاضل ذی شان عمدۃ المدرسین حضرت علامہ محمد مظہر الحق صاحب سے نور الانوار اور فارسی کی کتب پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مشہور درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور بڑی محنت سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

خصوصیت

فاضل موصوف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جامعہ بندیال شریف میں آٹھ برس کی مدت مدید قیام پذیر رہے اور علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل جامعہ ہذا میں کی اور بڑے بڑے قابل اساتذہ سے

فاضل موصوف سادہ سیرت اور سادہ لباس میں ملبوس رہنا پسند کرتے ہیں مگر قابلیت اور ذکاوت میں منفرد ہیں۔ الحمد للہ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جامعہ بندیال کا ادنیٰ متعلم دوسرے مدارس کا قابل ترین استاذ ہوا کرتا ہے۔

بیعت

فاضل موصوف کا سلسلۂ بیعت اپنے علاقہ کے معروف پیر طریقت سید الحاج حسین شاہ جیلانی سے ہے۔

منصب تدریس

فاضل موصوف ان دنوں آزاد کشمیر میں منصب تدریس پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جذبہ عطا فرمائے کہ دین متین کی خدمت میں محو و مستغرق رہیں۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف بلوچ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

قبل اور بعد از آذان درود شریف کا ثبوت

مؤلف

ملک المدرسین استاذ العلماء
مولانا عطا محمد بندیالوی

مکتبہ جمال کرم

9۔ مرکز الاویس (اسنا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

باب الظاء

بدرالاسلام نابغۂ عصر فرید الدھر علامہ پروفیسر

صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی صاحب

ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

فخر فضلاء بندیال حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ فطرتاً اور جبلتاً زیور شرافت و ملاحت سے آراستہ ہیں۔ اللہ قدوس نے متعدد خوبیوں اور محاسن سے انہیں نوازا ہوا ہے۔ ہمہ وقت امور انتظامیہ اور افکار اسلامیہ کے لئے مصروف اور مشغول رہنا اپنی دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔

شجرۂ نسب

محمد ظفر الحق بن محمد عبدالحق بن فقیہ العصر یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بن میاں محمد سلطان بن میاں محمد شاہنواز۔

مولد ومسکن

فاضل موصوف بندیال کی ارض مقدسہ میں پیدا ہوئے۔ خانوادہ فقیہ العصر کے گلستان کے مہکتے گلدستے ہیں۔ انہوں نے علم دوست گھرانہ میں آنکھ کھولی اور تاج العلماء، بحر العلوم جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کی آغوش رحمت میں پرورش پائی جن کے والد گرامی فرید الدھر اور دادا جان فقیہ العصر ہوں اور نانا پیر طریقت مولانا احمد دین سجادہ نشین مکھڈ شریف ہو، ایسی شخصیت کے محاسن اور خصائل حمیدہ کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے اتنا ہی کم ہے۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں ید طولیٰ رکھتے ہیں جیسا کہ ذیل کے نقوش اس پر دال ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ صاحبزادہ صاحب نے مڈل کا امتحان بندیال سکول سے 722 نمبر لے کر پاس کیا اور وظیفہ کے مستحق ٹھہرے پھر میٹرک کا امتحان سائنس

مضامین کے ساتھ ملک کی مشہور درس گاہ سنٹرل ماڈل سکول، لاہور سے 736 نمبر لے کر پاس کیا اور پھر وظیفہ کے مستحق ٹھہرے۔

ایف ایس سی

پاکستان کی مشہور درس گاہ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے ایف ایس سی اچھی پوزیشن میں پاس کیا۔

بی اے

ایف ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے پرائیویٹ طور پر فرسٹ ڈویژن میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

اقوال

راقم الحروف حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو ذاتی طور پر جانتا ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ نے علوم عصریہ میں انتھک محنت کی اور اپنے رفقاء اور برادری میں ممتاز ہو گئے۔ آپ کی زندگی عبارت ہے محنت اور شرافت سے اسی محنت اور شرافت نے آج انہیں اعلیٰ منصب پر فائز کر دیا۔

مہندی سو دکھ سہندی تاں تلیاں تے بہندی
تن من سب چرا کے کنگی تاں زلفاں وچہ ویندی

ایم اے اسلامیات

بی اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے بعد ایم اے کے لئے کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور کراچی یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈلسٹ بھی حاصل کیا۔

فاضل عربی

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فاضل عربی کا امتحان بھی کراچی میں دیا اور ہائی فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔

علوم اسلامیہ کی افتتاحی نوعیت

علوم عصریہ کی تکمیل کے بعد دینی تعلیم کا جذبہ پیدا ہوا جبکہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کا بچپن اور لڑکپن مادر علمی عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کی آغوش میں ہی گزرا تھا اسی بناء پر علوم

اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پہلے سے ہی ذہن میں جگہ لے چکا تھا اسی جذبہ کے پیش نظر علوم عصریہ کا شاہین عصری تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تعلیم کے کے لئے کمر بستہ ہوگیا اور ایسی سرعت رفتاری سے چلا کہ آسمان علم وحکمت کے افق پر آفتاب مہتاب بن کر چمکا کہ آج اسی آفتاب مہتاب کی ضیاء سے بالخصوص اہل بندیال اور دیگر امصار منور ہورہے ہیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

ذوی الاحتشام اساتذۂ کرام

اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ قبلہ مدظلہ العالی کے لئے عالم اسلام کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ذیل میں اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

امام المعقول والمنقول علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل موصوف حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی نے الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے (۱) یوسف زلیخا، (۲) اصول شاشی، (۳) نورالانوار، (۴) شرح وقایہ، (۵) قطبی، (۶) میر قطبی، (۷) مختصر المعانی بندیال شریف میں پڑھیں اور کنز اور جلالین کراچی میں پڑھیں۔ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی جب بندیال شریف میں دوبارہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو حضرت صاحبزادہ قبلہ دامت فیوضہم العالیہ نے (۱) مسلم الثبوت، (۲) توضیح، تلویح، (۳) ہدایہ اولین وآخرین، (۴) ترمذی شریف اور (۵) ابن ماجہ پڑھیں۔

جامع المعقول والمنقول تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب

فاضل ذی شان حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ نے حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں: (۱) صرف بہائی، (۲) قانونچہ، (۳) نحومیر، (۴) کافیہ، (۵) مجموعہ منطق، (۶) ایسا غوجی قال اقول، (۷) نورالایضاح، (۸) قدوری، (۹) کنز، (۱۰) اصول شاشی، (۱۱) مناظرہ رشیدیہ، (۱۲) شرح مائۃ، (۱۳) ہدایۃ النحو، (۱۴) جامی، (۱۵) الفیہ، (۱۶) شمس بازغہ، (۱۷) صدرا، (۱۸) عربی کا معلم (تمام حصے) تمام قرآن مجید کے صیغے، تفسیر قرآن مکمل، (۱۹) میر زاہد، (۲۰) ملا جلال، (۲۱) امور عامہ، (۲۲) میر زاہد، (۲۳) رسالہ قطبیہ، (۲۴) قاضی، (۲۵) حمد اللہ وغیرہ۔

فاضل ذی شان علامہ محمد یوسف شاہ صاحب زید مجدہٗ

جامع معقول منقول حضرت علامہ محمد یوسف شاہ صاحب سے شمس العلوم کراچی میں ملاحسن،

سراجی، شرح وقایہ آخرین پڑھیں۔

علامہ شرف الدین صاحب وادی سون مکان شریف

علامہ صاحبزادہ عزیز احمد سیالوی کے مدرسہ میں مدرس تھے۔
مقامات، متنبی اور حماسہ پڑھیں۔

استاذ الفضلاء مفتی محمد طیب ارشد صاحب (فاضل بندیال)

حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب سے جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں ہدایہ کا کچھ حصہ، شامی، سراجی پڑھیں۔

محقق العصر علامہ عطامحمد متین صاحب

فاضل ذی شان حضرت علامہ عطامحمد متین صاحب سے جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں شرح عقائد بمعہ خیالی، میبذی، مرقات، شرح تہذیب، بیضاوی شریف پڑھیں۔

دورۂ حدیث

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں حضرت علامہ عطامحمد متین سے دورۂ حدیث شریف مکمل پڑھا۔

علوم عصریہ کا شاہین

محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد ظفر الحق بندیالوی علوم اسلامیہ میں یدطولیٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں مصروف کار ہیں تقریباً بیس سال سے گورنمنٹ کالج میں پڑھا رہے ہیں اور اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

خداداد ذکاوت وفطانت

اللہ قدوس نے حضرت صاحبزادہ قبلہ کو ذکاوت وفطانت کا وافر حصہ عطا فرمایا اور اللہ قدوس نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا ہے۔ علوم عصریہ میں اس قدر ملکہ اور تجربہ ہے جب آپ نے لیکچرار کے لیے درخواست دی تو پبلک سروس کمیشن کے انٹرویو میں بغیر کسی سفارش کے سلیکٹ ہوئے۔ پھر اسسٹنٹ پروفیسر کے لیے 1500 سوامیدوار تھے اور صرف آٹھ اسامیاں تھیں آپ ان میں بھی سلیکٹ ہوگئے۔

سب ایک ممبری کے لئے بیقرار ہیں
لیلی بیچاری ایک ہے مجنوں ہزار ہیں

علم توقیت

علم توقیت کی دو قسمیں ہیں: (۱) قدیم۔ (۲) جدید

فاضل جلیل حضرت صاحبزادہ قبلہ نے قدیم اور جدید دونوں علموں میں مہارت حاصل کی۔

تنظیم المدارس درجہ عالمیہ کا امتحان

آپ نے قیام کراچی کے دوران سابقہ فضلاء کے امتحان کے موقع پر عالمیہ کا امتحان ممتاز درجے میں پاس کیا۔

فن مناظرہ میں مہارت تامہ

محقق ابن محقق مناظر ابن مناظر حضرت صاحبزادہ قبلہ دامت فیوضہم نے ہر فن کو اس فن کے ماہر استاذ سے پڑھنے کی کوشش فرمائی۔ محقق العصر جامع معقول والمعقول حضرت علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی سے لاہور میں اہل تشیع کے متعلق مکمل کورس کیا اور مناظرہ کے طرز و طریق اور قواعد و ضوابط میں مکمل عبور حاصل کیا۔

علم تجوید

کراچی میں چھ ماہ کے لئے قرأت کے قواعد ضروریہ پڑھے اور مشق فرمائی۔

بیعت

آپ اپنے اساتذہ میں سے سب سے زیادہ متاثر اپنے قبلہ والد صاحب سے ہیں۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کی بیعت کی۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ کے نظریات کا علمی و تحقیقی جائزہ

محسن اہل سنت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب کو ڈاکٹر خالد محمود کے علمی شہرہ کا پہلے سے علم تھا۔ اس کی علمی قابلیت کا جائزہ لینے کے لئے بنوری ٹاؤن میں ردّ بریلویت کورس میں گئے۔ درس میں تقریر کرنے کے دوران ڈاکٹر خالد محمود اور حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی کے مابین مکالمہ بصورت مناظرہ شروع ہوگیا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

ڈاکٹر خالد محمود نے کہا ''کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی بات کہے یا حضور سید عالم ﷺ کے متعلق کوئی بات کہے تو پہلے اس کی نیت پوچھی جائے گی۔ اگر ۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام

علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب

مولانا شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے کہا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے متعلق اگر موہم گستاخی لفظ استعمال کرے تو کافر ہو جائے گا۔ نیت پوچھنا تو دور کی بات ہے اس پر ڈاکٹر خالد محمود خاموش ہوگیا۔ حضرت صاحبزادہ قبلہ نے پھر فرمایا کہ مولانا اگر سرکار دو عالم ﷺ کا زمانہ ہوتا اور یا ایھا الذین آمنو لا ترفعوا اصواتکم الآیۃ کے نزول کے بعد کسی صحابی کی آواز سید العرب والعجم خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند ہو جاتی تو کفر کا حکم اس پر لگے گا یا نیت پوچھی جائے گی جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نیت پر کسی کو شک ہو سکتا ہے اگر نیت کا اعتبار ہوتا تو قرآن مجید میں نیت کا ذکر ہوتا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

صاحبزادہ قبلہ کے سوال کے بعد ڈاکٹر خالد محمود یوں گویا ہوئے کہ ہاں نیت پوچھی جائے گی۔

فصیح اللسان بلیغ البیان پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب

فخر اہل سنت صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب نے فرمایا کہ آپ کے اس قول کی ''نیت پوچھی جائے گی'' پندرہ صدیوں میں کسی مفسر نے اپنی تفسیر میں یہ قول کیا ہے کہ جب تک نیت نہ پوچھی جائے گی فیصلہ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

دیابنہ کے ممتاز راہنما اور محقق دیوبند نے ایک ایسا جملہ بولا جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے ذیل میں ہم جملہ رقم کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: ڈاکٹر خالد محمود نے کہا ''کہ مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں'' جس پر پوری کلاس ہنس پڑی۔

علامہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب

صاحبزادہ قبلہ نے پھر اس سے استفسار فرمایا کہ مولانا یا یھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا کے نزول کے بعد اگر کوئی صحابی راعنا کہہ دیتے تو اسے کافر کہا جاتا یا نیت دریافت کی جاتی۔

ڈاکٹر خالد محمود

علامہ پروفیسر صاحب کے استفسار پر ڈاکٹر خالد محمود نے جواب دیا کہ ہاں نیت پوچھی جائے

پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی

ڈاکٹر محمود کے جواب میں صاحبزادہ صاحب زید علمہ نے فرمایا متقدمین میں سے کسی مفسر کا حوالہ دیں۔

ڈاکٹر خالد محمود

ڈاکٹر خالد محمود حوالہ دینے کی بجائے یوں گویا ہوتا ہے ''مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں'' ڈاکٹر خالد محمود کے اس جملہ پر جتنا بھی تاسف اور افسوس کیا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے کہ مفسرین کے نظریات کو نظر انداز کر کے اپنی رائے کو ترجیح دینی شروع کر دی۔

ڈاکٹر خالد محمود کے اس قول پر پوری کلاس میں قہقہہ لگا اور دورۂ حدیث کے طلباء نے اس جملہ کو سن کر کہا ''یہ تو بڑا جاہل آدمی ہے''۔

ڈاکٹر خالد محمود نے پروفیسر صاحب مدظلہ العالی سے کہا کہ طاہر القادری نے بھی کورٹ میں یہی دلیل دی تھی۔

ڈاکٹر خالد محمود کی قابلیت کا تعارفی پہلو

مندرجہ بالا نقوش ڈاکٹر خالد محمود کی فطانت اور قابلیت پر بلا ریب و شک دالہ ہیں۔

النقش الاول

''اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ کے بارے میں کوئی بات کہے تو پہلے اس کی نیت پوچھی جائے گی''۔

اقول

قضیہ ملفوظ مذکورہ کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر خالد محمود کی علمی قابلیت پر دیابنہ کو فخر ہے مگر اس قضیہ ملفوظ مضلہ کی وجہ سے ضلالت و ظلمت کے راستے پر چل پڑے اور منزل تک نہ پہنچنے پائے۔ المختصر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے بارے میں نازیبہ کلمات میں نیت کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی کسی کی غرض کا اعتبار ہے۔

بارگاہ رسالت کی توہین کا مدار کسی غرض پر موقوف نہیں ہے

تطہیر الاذھان و تشحیذ الاجنان کے لئے ایک ضابطہ شرعیہ دلنشین ہو جانا چاہئے کہ بارگاہ نبوت کی توہین کو موجب حد جرم قرار دینے کے لئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنے والے کے

تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر محفوظ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔

علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب الآیۃ۔ ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے آپ فرمائیں کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو کوئی عذر نہ کرو بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔ مندرجہ بالا آیت مبارکہ کا مفہوم واضح اور آشکار ہے کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ''ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے ہماری غرض توہین نہ تھی نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا'' اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا لا تعتذروا فقد کفرتم بعد ایمانکم۔ بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ہے

کافر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ''راعنا'' کہا کرتے تھے اور اس سے غلط مطلب لیتے تھے۔ لہٰذا نبی مختار ﷺ کو ''راعنا'' کہنے سے منع فرما دیا۔ اب ممانعت کے بعد بھی کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راعنا کہے اور یہ کہے کہ میری نیت توہین کی نہیں ہے تو وہ واسمعوا للکافرین عذاب الیم۔ سن لو کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور سید عالم ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے

امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں:

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر ولانظر للمقصود و النیات ولا نظر لقرائن حالہ۔ (نسیم الریاض، شرح الشفاء ج ۴ ص ۴۲۶)

توہین رسالت پر حکم کفر کی مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد اور نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔

تنقیح المقال

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے توہین کرنے والے کی نیت اور قصد پر نہیں ہے

جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہیں تھا۔لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

صریح توہین کا مدار عرف پر ہے

کسی کلام کا صریح توہین ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے۔توضیح مسئلہ کے لئے مثال دی جاتی ہے کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا ''لفظ حرام'' کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے ''المسجد الحرام'' اور ''بیت الحرام'' کی طرح معظم اور محترم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے تو اس کی یہ تاویل کسی ذی عقل اور ذی فہم کے نزدیک قابل قبول نہیں ہوگی کیونکہ عرف اور محاورے میں ''ولد الحرام'' کا لفظ گالی اور توہین کے لئے بولا جاتا ہے۔اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف اور محاورے میں توہین کے معانی مفہوم ہوتے ہیں توہین قرار پائیں گے۔خواہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔عرف اور محاورے کے خلاف تاویل ہرگز ہرگز معتبر نہ ہوگی۔

مندرجہ بالا قضایا ملفوظہ اور مفاہیم شافیہ اور وافیہ سے واضح ہوگیا کہ توہین نبوت اور نیت میں کوئی تعلق اور مناسبت نہیں ہے۔گستاخی کا مدار عرف اور محاورے پر ہے۔الغرض! ڈاکٹر خالد محمود کا قضایا معقولہ کو قضایا ملفوظہ سے تعبیر کرنا اور یہ کہنا کہ ''نیت پوچھی جائے گی'' شریعت مصطفویہ کے دلائل اور مفہوم سے کوسوں دور ہے اور محض عقل کا اختراع ہے۔گستاخی رسول میں قائل کی نیت کی شرط غیر معتبر ہے۔اس شرط کا نہ ہی عبارۃ النص اور اشارۃ النص سے معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی دلالۃ النص اور اقتضاء النص کا مدلول ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود کے موقف کا علمی دستور

ڈاکٹر خالد محمود نے انظار رکیکہ اور افکار ضعیفہ سے ایک اور نتیجہ زائفہ اخذ کیا ملاحظہ فرمائیں۔

''اگر کسی شخص کے قضیہ ملفوظہ میں ۹۹ احتمال کفر کے ہوں ایک اسلام کا پھر بھی ہم اسلام کا حکم لگائیں گے''۔

قول مذکور توجہ طلب اور قابل توضیح ہے۔عوام وخواص میں یہ مشہور ہے کہ مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کرام کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا جوابًا بیان کیا جاتا ہے کہ فقہاء کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں (۹۹) وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ

قال حبیب ابن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل.

(الشفاء ج ۲ ص ۲۱۷)

یعنی توہین میں لفظ صریح کسی تاویل کا قابل نہیں ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود کا مفسرین کی تفسیر سے تنفیر اور تحقیر کی تدبیر کا انجام

محقق ابن محقق حدیقۃ فقیہ العصر کے مہکتے ہوئے گلدستے فخر فضلاء بندیال حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر خالد محمود سے دریافت کیا کہ آیت مبارکہ یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الآیہ.اور آیت مبارکہ یا ایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا کے نزول کے بعد کسی صحابی کی آواز حضور سید عالم نبی مختار ﷺ کی آواز سے بلند ہو جاتی یا کوئی صحابی راعنا کہہ دیتا تو اسے کافر کہا جاتا یا نیت پوچھی جاتی صاحبزادہ قبلہ دامت فیوضھم العالیہ نے فرمایا متقدمین میں سے کسی مفسر کا حوالہ دیں۔

ڈاکٹر خالد محمود نے کہا ''مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں''

فخر دیوبند قضیہ مذکورہ کی روشنی میں ضلالت اور ظلمت کی دلدل میں پھنس گیا اور اپنا ایمان ضائع کرنے میں کامیاب ہوگیا جبکہ تفسیر بالرائے موجب تکفیر ہوا کرتی ہے۔نیز آیات مذکورہ مطلق ہیں اور قضیہ مطلقہ کے حکم میں ہیں۔جب تک ان کے لئے کوئی مخصص اور مقید معلوم نہ ہو اپنے اطلاق پر ہی رہیں گی۔اپنی طرف سے کسی قید اور شرط کا اضافہ کرنا جہالت اور گمراہی ہے۔

خالد محمود کی تحقیق کا اجمالی تعارف

ڈاکٹر خالد محمود امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حدائق بخشش حصہ دوم کے شعر پڑھ کر اہل سنت و جماعت بریلوی کو کافر اور مشرک بناتا رہا جبکہ حدائق بخشش حصہ دوم کے بارے میں واضح طور پر شائع ہو چکا ہے کہ یہ کتاب امام اہل سنت حضور اعلیٰ حضرت کی نہیں ہے بلا تحقیق کسی کتاب کی غلط نسبت کرنا بدترین جہالت ہے۔

محقق اہل سنت قبلہ صاحبزادہ کا موقف

حضرت صاحبزادہ قبلہ محمد ظفر الحق بندیالوی فرماتے ہیں کہ ''ڈاکٹر خالد محمود کی مباحث شنیعہ اور تحقیقات سخیفہ سن کر بڑا متنفر ہوا۔قبل ازیں مجھے دیابنہ اور وہابیہ کے نظریات مزیفہ اور عقائد باطلہ کے باطل ہونے کا علم الیقین اور عین الیقین تھا۔اب بحمد اللہ تعالیٰ حق الیقین ہوگیا۔ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

تصانیف

حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالیٰ کالج کی مصروفیات جامعہ کی نظامت کی ذمہ داری، خطابت اور تبلیغ کے لئے پورے ملک میں ہمہ وقت دین متین کی ترویج واشاعت کی عالمگیر تحریک کے امیر ہونے کے باوجود شعبہ قلم وقرطاس اور تصنیف وتحقیق کے ساتھ وابستگی صرف آپ کا ہی خاصہ ہے۔ مضامین مغلقہ مفاہیم مطولہ کو بعنوان جامعیت اور مانعیت اور حشو وزائد سے مجرد کر کے نقوش مستحسنہ کو قرطاس پر منقش کر دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہم آپ کی تصانیف کا اجمالی تعارف پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فاتحہ خوانی کا شرعی ثبوت۔ (۲) قبل اذان و بعد اذان صلوٰۃ وسلام کا ثبوت۔ (۳) وسیلہ انبیاء و اولیاء۔ (۴) چہل گلدستہ حدیث۔ (۵) زبدۃ المقال فی الابلال۔ (۶) فضائل و مسائل قربانی۔ (۷) فضائل و مسائل رمضان۔ (۸) عید میلاد النبی کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ثبوت۔ (۹) وقت افطار کی تحقیق۔ (۱۰) توحید وشرک کی حقیقت

اشتہارات

(۱) صلوٰۃ وسلام قبل اذان و بعد از اذان کا ثبوت۔

(۲) عید میلاد النبی کا قرآن وحدیث کی روشنی میں ثبوت۔

(۳) بیس تراویح کا ثبوت۔

زیر طبع تصانیف

(۱) امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید تحقیق کے آئینے میں۔

خطابت

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ فن خطابت میں منفرد انداز قضایا ملفوظہ میں ملیحانہ پہلو موضوعات مشکلہ دقیقہ کو اولاً ذہن میں مرتب کرنا اور پھر انہیں قضایا ملفوظہ کے گلدستوں میں پیش کرنا۔ عوام وخواص کے اجنان اور اذہان کو ان کی خوشبو سے معطر کرنا آپ کی امتیازی شان ہے۔ مسائل مشکلہ اور مضامین عسیرہ کو دلائل اور براہین سے مزین کرنا منتخب موضوع کے زاویا مکتوبہ پر بحث حاصل بحث کر کے لاینحل مسائل کو چٹکیوں میں پیش کرنے کو دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔ قضایا معقولہ کے جواہر علمیہ اور فرائد حکمیہ کو قضایا ملفوظہ کے اسلاک مذہبہ ومفضضہ میں پرونا آپ کی قابلیت کا بین ثبوت ہے۔ فالحمد علیٰ ذلک حمدًا کثیرًا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے سفر طویل

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ تبلیغ اسلام اور دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے ملک کے اطراف واکناف میں طویل وعریض سفر کرنا آپ کے خطاب دلپذیر کے لئے مختلف شہروں کے لوگ مشتاق اور طالب رہتے ہیں۔ خاص کر کے مظفر آباد، چکوال، بھکر، راولپنڈی، اسلام آباد، میرپور، جھنگ، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، لاہور اور پشاور میں آپ کی تقاریر کثرت سے ہوا کرتی ہیں۔

داتا صاحب کے عرس پر خصوصی خطاب

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر آپ کا تاریخی اور خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ دس سال سے مسلسل تشنگانِ علوم کو فیضیاب کر رہے ہیں۔

۵

التحرير الوجيز
فِيما
يَبتَغيهِ المُستَجيز

تاليف

الشيخ علي أحمد السندهيلوي

خويدم العلم الشريف بالجامعة الهجويرية بلاهور، باكستان

من منشورات

مركز تدريب الافتاء والبحوث (۱۵۰) راوي روڈ نزد پير مكي، بلاهور، باكستان

باب العین

محسنِ اہلِ سنت

حضرت علامہ مولانا عبدالخالق صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ عبدالخالق صاحب سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں۔ تصنع و بناوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔ علامہ موصوف کوٹلی تحصیل سنہ AK میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدگرامی کا نام محمد حسین ہے اپنے علاقہ کے معزز انسان ہیں۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم ضلع کوٹلی میں حاصل کی۔ حفظ اور ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مستحکم ارادہ کرلیا۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے فاضل استاذ حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

بیعت

علامہ موصوف کا سلسلۂ بیعت آستانہ عالیہ جامع الفردوس گلہار شریف ضلع کوٹلی سے منسلک ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

دینی مذہبی خدمات

تقریباً بیس (۲۰) سال سے دینی اور مذہبی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

محقق العصر

علامہ صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمٰن حسنی صاحب

شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ

حضرت صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمٰن حسنی صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ذہانت و فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ قد و قامت میں عظمت اور گفتار اور رفتار میں وجاہت وصولت نظر آتی ہے۔

فاضل جلیل ۱۹۵۳ء میں شاہ والہ شمالی نزد قائد آباد تحصیل وضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی پیر طریقت حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اپنے علاقہ اور قرب و جوار میں عوام و خواص کو طریقت اور حقیقت کا فیضان تقسیم کرتے رہے۔ اب بھی وہ سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت سلسلہ جاری رہے گا۔

آستانہ شاہوالہ شریف ابتداء سے ہی مرجع العلماء و الطلباء ہے اور علمی اور روحانی مرکز رہا ہے۔ تشنگان علم وحکمت کا شب و روز تانتا بندھا رہتا ہے۔

شاہ والا شریف علمی اور روحانی فیضان کا چشمہ ہے۔ علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہے ہزاروں کی تعداد میں مریدین آتے جاتے ہیں۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہ العصر مرجع المحققین وامام المدققین حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ اسی محبت کے پیش نظر آپ نے اپنے صاحبزادگان کو عالم اسلام کی دینی مذہبی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں علوم اسلام کی تحصیل کے لئے بھیجا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے قرآن مجید کی ابتداء شاہ والا شریف میں اپنے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ سے کی اور قرآن پاک اپنے والد گرامی سے ہی پڑھا چونکہ گھر میں علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ پہلے سے ہی اپنے عروج پر تھا اسی بنا پر حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادگان کو علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے وقف کر دیا۔

جامعہ شاہوالہ شریف

النحو حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ خاص فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر علوم اسلامیہ کی تعلیم و تعلم کا اس قدر جذبہ پیدا ہوا کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے لئے مستعد ہو گئے

جامعہ مظہریہ امدادیہ

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ بندیال کی طرف سفر کا آغاز کیا۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ اس قدر محنت فرمائی کہ طلباء میں ممتاز ہو گئے۔

معقولات اور منقولات کی اکثر کتب امام المنقول والمعقول بحر العلوم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ فقہ اور معقولات کی بعض کتب جامع المعقول المنقول رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب زینت آستانہ عالیہ بندیال شریف سے پڑھیں۔

فاضل جلیل نے مثنوی شریف رئیس المصنفین انیس اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ سے پڑھی۔

دورۂ حدیث شریف

علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ انوار العلوم ملتان شریف کے ناظم اعلیٰ غزالیٔ زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور صحاح ستہ کی مکمل کتابیں پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

بیعت

اللہ قدوس نے فاضل مصنف کی تعلیم و تربیت کے لئے عالم اسلام کے معروف اور مشہور اسلامی اور روحانی راہنما کا انتخاب فرمایا۔ جبکہ بیعت جگر گوشہ پیر سواگ حضرت صاحبزادہ محمد حسن سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ شریف کے دست حق پرست پر کی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

جامع الاصول والفروع

علامہ عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدہٗ

مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی

علامہ عبدالرشید قریشی کی شخصیت فضلاء بندیال میں ممتاز ہے اور محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اللہ قدوس نے انہیں جو ہر ملکہ وافر مقدار میں عطا کیا ہے۔ فطری اور جبلی طور پر شریف حسب ونسب میں عظیم المرتبت ہیں فاضل موصوف کی مستقل رہائش موضع نون ضلع اسلام آباد ہے۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۳ برس کی ہے۔ ہمہ وقت مطالعہ میں مصروف کار رہیں اور کتب بینی آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی جبکہ پرائمری اپنے موضع میں اچھے نمبروں میں پاس کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ اسی بنا پر عالم اسلام کی دینی اور روحانی درسگاہ جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف میں داخلہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا۔ علوم اسلامیہ کی محبت انہیں جامعہ غوثیہ کھینچ لائی اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف آکر علوم اسلامیہ کا آغاز فرمایا اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں خوب محنت سے پڑھیں۔

جامعہ شاہوالہ شریف

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے علوم وفنون کی تحصیل کے بعد اہل سنت کی دینی اور مرکزی درسگاہ آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف میں تشریف لائے اور جامعہ میں داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع المنقول والمعقول منظور نظر فقیہ العصر حضرت علامہ محمد شہباز خاں بندیالوی سے بڑی محنت سے پڑھا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

جامعہ شاہوالہ میں اکتساب فیض کے بعد مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے کسی ایسی درسگاہ کے متلاشی تھے جو عالم اسلام میں علوم اسلامیہ کا منفرد مرکز ہو بالآخر مدارس کے حالات کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد دوربین نگاہ نے ایک ایسی مرکزی درسگاہ کا انتخاب کیا کہ جس پر عالم اسلام کے

عالیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ المنطق رئیس المدرسین خاتم المحققین استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی نور اللہ مرقدہٗ الشریف اور خاتم المدرسین مراد فقیہ العصر تاج الفقہا حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب، زینت مسند فقیہ العصر سے شرف تلمذ حاصل کیا اور مندرجہ ذیل علوم وفنون کی کتب متداولہ پڑھیں۔ منطق میں قطبی میر تک صرف میں (۱) فصول اکبری (۲) نحو میں کافیہ پڑھا (۳) بیضاوی شریف (۴) بخاری شریف (۵) مشکوٰۃ شریف (۶) مسلم الثبوت (۷) توضیح تلویح (۸) مختصر المعانی (۹) مطول (۱۰) رشیدیہ (۱۱) اقلیدس (۱۲) تصریح (۱۳) ملا حسن (۱۴) رسالہ قطبیہ (۱۵) قاضی حمد اللہ (۱۶) میبذی (۱۷) میر زاہد (۱۸) ملا جلال (۱۹) ہدایہ اخیرین وغیرہ۔

جامعہ رحمانیہ ہری پور

حضرت علامہ مولانا فاضل شہیر محمد عبدالرشید قریشی صاحب نے جامعہ رحمانیہ ہری پور میں بھی داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نور اللہ مرقدہٗ الشریف کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء۔

سلسلۂ بیعت

حضرت علامہ محمد عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدہ کا سلسلۂ بیعت عالم اسلام کے روحانی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین سید غلام محی الدین المعروف بابوجی نور اللہ مرقدہٗ الشریف سے متصل ہے۔

سند حدیث

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر سند حدیث حاصل کی۔

خطابت

جامع مسجد علیمیہ محکمہ اوقاف اسلام آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

تدریسی خدمات

عرصۂ دراز سے اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں علوم و

بدیع الجمال فاضل ذی شان

علامہ عبدالعزیز سدیدی صاحب زید مجدہٗ

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز صاحب کے والد گرامی کا نام غلام قادر ہے۔ فاضل موصوف کا آبائی دیہات موضع علی پور ماڑھ ڈاکخانہ لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ ہے اور فاضل موصوف کی پیدائش بھی اسی دیہات میں ہوئی علامہ موصوف کا بچپن سے آنکھ کھولتے ہی علومِ اسلامیہ کی طرف رجحان ہو گیا۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم معظم آباد شریف تحصیل وضلع سرگودھا میں حاصل کی۔ بچپن سے ہی محنتی اور شریف الطبع تھے۔ طلباء سے الگ ہو کر گوشہ نشینی میں محنت کرنا آپ کی عادت ثانیہ تھی۔ علامہ موصوف کے لئے اللہ قدوس نے وقت کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کا شاہین آسمان علم وحکمت کی فضا میں پرواز کر کے مادر علمی عالم اسلام کی دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف آ کر داخلہ لیا۔ تعلیمی فضاء میں ایسی عقابی پرواز سے آغاز کیا جب علمی پرواز سے فارغ ہو کر واپس آیا تو فاضل استاذ بن چکا تھا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔ نیز فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ خیر المعاد میں ملتان شہر میں داخلہ لیا۔ یہ علم وحکمت کا متلاشی منازل طے کرتا ہوا ارتفاع اور ارتقاء کے شاہراہوں کا مسافر بن گیا۔ اب موصوف تدریس کے منصب پر فائز ہو کر دینی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

اساتذہ

فاضل موصوف نے اپنے زمانہ کے شہرت یافتہ اور قابل ترین اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ذیل میں کچھ اساتذہ کے اسماء گرامی دیئے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ خواجہ سدید الدین صاحب۔

(۲) حضرت علامہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب۔

(۳) فاضل جلیل حضرت علامہ فضل حق بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) شمس المدرسین حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔

(۵) محقق اسلام حضرت علامہ مفتی عبدالشکور صاحب کفری والے۔

بیعت

آستانہ عالیہ معظم آباد شریف ضلع سرگودھا سے بیعت کا سلسلہ وابستہ ہے۔

الاربعين الهجويري

من

احاديث النبوي صلی اللہ علیہ وسلم

بروایۃ شیخ الاسلام علي بن عثمان الهجويري ثم اللاهوري المتوفى ٤٦٥ھ

(مرتب)

الشيخ علي احمد السنديلوي

شيخ الحديث بالجامعة الهجويرية المركز معارف الاولياء بلاهور

من منشورات: الاخوان المؤمنون (۱۵۰) الشارع راوي بلاهور باكستان

ملنے کا پتہ: مرکز تدریب الافتاء والبحوث ۱۵۰ راوی روڈ نزد پیر مکی لاہور 04237115743

امام المعقول والمنقول شیخ القرآن

حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت

جامع المعقول والمنقول سید المحققین سند المدققین حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ذوالحجہ ۱۳۲۹ ہجری بمطابق یکم دسمبر ۱۹۱۱ء جمعۃ المبارک بوقت سحر چمبہ پنڈ تحصیل و ضلع ہری پور ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

۱۷-۱۹۱۶ء میں والد ماجد حضرت علامہ مولانا عبدالحمید ہزاروی سے ناظرہ قرآن حکیم اور درس نظامی کی ابتدائی کتب کافیہ تک پڑھیں۔

حسن ابدال

۱۹-۱۹۱۸ء میں موضع بھوئی گاڑ حسن ابدال ضلع اٹک میں فقہ منطق اور علم میراث کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا احمد دین صاحب اور آپ کے صاحبزادے شیخ الجامعہ مولانا محب النبی سے حمداللہ قاضی مبارک وغیرہ پڑھیں۔ اسی دوران قطب زمان قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی سے حمداللہ کے چند اسباق گولڑہ شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

جامعہ انہی

۱۹۲۰ء میں حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق کے ہمراہ انہی منڈی بہاؤالدین تشریف لے گئے۔ چند روز قیام فرمایا پھر یہاں سے بندیال چلے گئے اور استاذ العلماء، امام المنقول والمعقول حضرت علامہ یار محمد بندیالوی سے علم ریاضی کی چند کتب پڑھیں اور یہاں سات ماہ قیام کیا۔

۱۹۲۱ء میں بحر العلوم حضرت مولانا قطب الدین غوث غشتوی کے دارالعلوم میں داخلہ لیا۔ فقہ منطق اور علم میراث کی کتب پڑھیں۔ یہاں سے دارالعلوم دیوبند چلے گئے مگر امتحان شروع ہونے کی وجہ سے آپ کانپور چلے گئے۔

۲۳-۱۹۲۲ء میں جامع معقول و منقول مولانا مشتاق احمد کانپوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ آپ کے ہمراہ کانپور مراد آباد اور میرٹھ قیام پذیر رہے۔

سلسلہ شروع کیا وہاں ایک روز محدث اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رضوی سے ملاقات ہوئی۔ آپ کے مشورہ پر دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف دورۂ حدیث پڑھنے کیلئے چلے گئے۔

۱۹۲۶ء حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں بریلوی سے دورۂ حدیث پڑھا اور فراغت پر ابوالحقائق جمیع سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔

بیعت

۱۹۲۷ء میں آپ استاذ مکرم حضرت مولانا احمد دین کے ہمراہ گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

دستار بندی

اسی سال چمبہ پنڈ میں علاقائی دستور کے مطابق ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جید علمائے کرام شامل تھے۔ حضرت مولانا قطب الدین غوث غشتوی نے آپ کی دستار بندی کی رسم ادا فرمائی۔

بریلوی شریف تدریسی فرائض

۳۰۔۱۹۲۸ء میں منظر الاسلام بریلی شریف میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں کی خواہش پر تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

ازدواجی زندگی

۱۹۳۱ء میں چمبہ پنڈ واپس چلے آئے اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔ عم محترم مولانا عبدالحی کی بڑی صاحبزادی سے شادی ہوئی۔

تدریس وخطابت

۱۹۳۲ء میں گجرات شہر میں ورود مسعود پر انجمن خدام الصوفیہ میں بحیثیت صدر مدرس درس و تدریس کے ساتھ ساتھ جامع مسجد شیشیانوالہ گیٹ میں خطابت فرماتے رہے۔

ملکی ہمدردی کی منفرد نوعیت

قائداعظم محمد علی جناح ہندوستان کے حالات سے مایوس ہو کر ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۴ء تک برطانیہ میں مقیم رہے۔ اس دوران مسلم رہنماؤں نے آپ کو برصغیر واپس لانے کیلئے کوششیں کیں۔ حضرت شیخ القرآن نے دسمبر ۱۹۳۳ء کے آخر میں آپ کو خطوط لکھے اور علمائے کرام کے بھرپور تعاون کا یقین

التصنیف الاول کا تعارفی پہلو

۱۹۳۴ء میں ایم عبدالحکیم اینڈ سنز تاجران کتب مسلم بازار گجرات سے آپ کی پہلی تصنیف "مناقب جلیلہ" شائع ہوئی۔

والد گرامی کا انتقال

۱۹۳۵ء ۹ جنوری بدھ کو قبلہ ہزاروی صاحب کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالمجید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے۔ اسی سال سے آستانہ عالیہ غوثیہ محمدیہ گولڑہ شریف میں اعراس مبارکہ پر خطابت کا سلسلہ شروع ہوا جو تازیست جاری رہا۔ گجرات سے مرکزی جامع مسجد وزیر آباد تشریف لے آئے۔ ۳۰ جون کو تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلے میں ہونیوالے اجتماع موچی دروازہ لاہور میں خطاب فرمایا۔ ۱۴ جولائی کو تحریک نیلی پوش کی قیادت فرماتے ہوئے موچی دروازہ میں منعقدہ عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا۔ جب مجلس اتحاد ملت کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔

۱۹۳۶ء میں دارالعلوم جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۳۷ء میں قبلہ عالم غوث زماں حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ ۱۱ مئی منگل کو وصال فرما گئے۔ اسی سال اویس وقت حضرت خواجہ گوہر الدین جندھڑوی کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ ۸ ستمبر بروز بدھ حضرت صاحبزادہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی ولادت ہوئی۔ امسال ہونیوالے انتخابات میں وزیر آباد کی صوبائی سیٹ پر ملک برکت علی کا بھرپور ساتھ دیا اور وہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

عرس صاحب لولاک کی تقریب

۱۹۳۸ء میں وزیر آباد میں عرس پاک صاحب لولاک کا آغاز ہوا۔ ۱۹ اپریل محمد علی پارک کلکتہ میں مسلمانوں کا بڑا اجتماع مولانا شوکت علی کی صدارت میں جبکہ اسی روز ہی آل انڈیا مسلم کونسل کا اجلاس قائداعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاس سے آپ نے خطاب فرمایا۔ مسلم لیگ کے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے مجلس اتحاد ملت کو توڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ اس پر قائداعظم حضرت شیخ القرآن کی تقریر دلپذیر سن کر بے حد خوش ہوئے۔ ۲۱ اپریل کی شام علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے وصال کی خبر ملی تو مولانا ظفر علی خان کے ہمراہ آپ لاہور تشریف لے آئے۔

بیت اللہ کی زیارت

۱۹۳۹ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور روضۂ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اس پر مولانا ظفر علی خاں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا۔

حج کو جانے والے ہیں عبدالغفور　　آسمان برسا رہا ہے ان پر نور
کس زباں سے ہو بیاں وصف آپ کا　　آپ موسیٰ ہیں وزیرآباد طور

قرارداد پاکستان میں تاریخی کردار

۲۳؍مارچ ۱۹۴۰ء اقبال پارک لاہور میں قرارداد پاکستان کے موقع پر مولانا ظفر علی خاں کے ہمراہ سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کی دوسری تصنیف ''الدلیل القویم فی رفع الشك العظیم'' وزیرآباد سے شائع ہوئی۔

دوسری بار حج بیت اللہ کی زیارت

۱۹۴۱ء میں حضرت خواجہ گوہر الدین جیند ڑوی کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی موقع پر مسجد نبوی میں آپ نے حضرت شیخ القرآن کو خلافت اور بیعت کی اجازت فرمائی۔ اس موقع پر حضرت شیخ القرآن کو حالت بیداری میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اسی سال آپ نے غلہ منڈی وزیرآباد میں پاکستان کانفرنس منعقد کی جو صوبہ پنجاب کی نمایاں کانفرنس تھی جس میں نظریہ پاکستان کی شدومد سے وضاحت کی گئی۔ کانفرنس کی کامیابی پر اس وقت کے مستند اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اداریہ تحریر کیا۔

۱۹۴۲ء میں آپ کے دوسرے بیٹے محبوب الرحمٰن کی ولادت ہوئی۔

عطاء اللہ شاہ بخاری اور جامع العلوم شیخ القرآن کی تقریر کا تقابلی جائزہ

۲۳؍مئی ۱۹۴۳ء کو حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلی وصال فرما گئے۔ آپ بریلی تشریف لے گئے۔ سال کے آخر میں سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں میں احرار اور مسلم لیگ کے جلسے آمنے سامنے ہو رہے تھے۔ مخالفین کی جلسہ گاہ میں عوام کی اکثریت تھی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر جاری تھی کہ مسلم لیگ کے اجتماع سے جب حضرت شیخ القرآن کو دعوت خطاب ملی تو لوگ آپکی طرف کھنچے چلے آئے۔ یہاں تک کہ میدان میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ مخالفین پریشان ہو گئے اس منظر کو دیکھتے ہوئے مولانا ظفر علی خاں پکار اٹھے۔

چشمہ ابل رہا ہے محمد ﷺ کے نور کا　　میں آج سے مرید ہوں عبدالغفور کا
کیا اس سے ہو مقابلہ اس بے شعور کا　　بندہ اس کے سامنے ہے بخاری کا ناطقہ

عظیم الشان جلوس کی قیادت

منعقد ہوا جو تین روز تک جاری رہا۔ قائداعظم بھی شریک محفل تھے۔ حضرت شیخ القرآن وزیرآباد سے مسلم لیگ اور نیشنل گارڈ کے ہمراہ ایک بڑے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے اجلاس میں شریک ہوئے اور خطاب کیا۔

اہلیہ محترمہ کا انتقال

۱۹؍مارچ ۱۹۴۵ء بروز پیر آپ کی اہلیہ چمبہ پنڈ میں وصال فرما گئیں جبکہ اپریل میں چھوٹے بیٹے محبوب الرحمٰن کی رحلت ہوئی۔ اسی سال کے آخر میں خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ میں مولانا غلام اللہ خاں کو مناظرہ میں شکست فاش ہوئی۔

اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخی خطاب

۹ تا ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء اسلامیہ کالج لاہور کی گراؤنڈ میں جمعیت علمائے اسلام پنجاب کی تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جید مشائخ کے علاوہ حضور قبلہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب بھی شریک تھے۔ حضرت شیخ القرآن نے ولولہ خیز اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔ صوبائی انتخابات میں آپ کی بھرپور حمایت سے مسلم لیگی رہنما چودھری صلاح الدین چٹھہ ۲۸۷۲ ووٹ لے کر وزیرآباد سے کامیاب ہوئے جبکہ مخالف امیدوار کو ۶۳۳۲ ووٹ ملے۔ خضر حیات کی یونینسٹ وزارت نے جب مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو خلاف قانون قرار دیا تو تحریک سول نافرمانی شروع ہوئی۔ گورنر پنجاب ڈگلس گلینسی نے آپ کو باغی قرار دیا۔ چنانچہ ضلع گوجرانوالہ میں سب سے پہلی گرفتاری آپ نے دی۔ ۲۷ جنوری کی رات وزیرآباد سے ڈیفنس رولز انڈیا ایکٹ نمبر ۳ کے تحت آپ کو گرفتار کیا گیا۔ آپ نے اسیری کا ایک ماہ گوجرانوالہ گزارا۔ رہائی کے بعد صبح کی سیر کرتے ہوئے نالہ پلکھو کی مغربی جانب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر بفضل خدا بچ گئے۔ ۲۷۔۳۰ اپریل آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے ''فاطماں باغ'' میں منعقد ہوئی۔ ۶۰۰۰ ہزار سے زائد علماء و مشائخ اور ایک کروڑ سے زائد سنی عوام شریک ہوئے۔ فاضل بندیال شیخ القرآن شیخ المعقول والمنقول نے اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔

کیبنٹ مشن کی آمد پر آپ نے غلہ منڈی وزیرآباد میں مسلم لیگ کانفرنس کا اہتمام کیا جس کی صدارت نوابزادہ رشید علی خاں صدر سٹی مسلم لیگ لاہور نے کی۔ جبکہ مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا عبدالستار خاں نیازی وغیرہم نے خطاب کیا۔ ۱۱ جولائی کو حضرت شیخ القرآن کی دعوت پر قائداعظم وزیرآباد تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے ملحقہ میدان میں آدھا گھنٹہ خطاب فرمایا۔ فضا

زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر فاطمہ جناح نے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اگست میں آپ کی دوسری ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔

قیام پاکستان میں وحیدانہ کردار

۱۹۴۷ء مارچ تا مئی آپ نے مولانا ظفر علی خاں، علامہ علاؤالدین صدیقی اور سر فراز خاں نواز کے ہمراہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائکپور اور پنجاب کے دیگر شہروں کے علاوہ بمبئی اور کلکتہ میں منعقدہ اجتماعات سے خطاب کیا۔ قیام پاکستان پر وزیر آباد میں ہندوؤں اور سکھوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ ہندو گردوارے میں چھپ کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے۔ آپ کی قیادت میں لوگوں نے گردوارے پر حملہ کر دیا اور مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ رات بھر فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ بالآخر سکھوں اور ہندوؤں کا زور ٹوٹ گیا۔

مہاجرین کے ساتھ تعاون

جو مہاجرین آئے، آپ ان کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام فرماتے۔ انتظامیہ کے ساتھ مل کر شہر کا گشت لگاتے اور خالی مکانوں کو مہاجرین کے سپرد کرتے۔

محدث اعظم پاکستان سے وفاداری

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد دیال گڑھ ضلع گرداس پور سے ہجرت کر کے وزیر آباد آئے تو آپ نے انہیں اپنے مکان سے چند گز کے فاصلہ پر واقع ایک مکان رہائش کیلئے دیا۔

جہاد کشمیر میں تاریخی کردار

۱۹۴۸ء میں قیام پاکستان کے بعد کشمیر میں جنگ چھڑ گئی تو آپ نے کشمیری بھائیوں کی بھرپور امداد کی۔ کشمیر کے متعدد دورے کیے۔ مالی امداد کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جہاد کشمیر کیلئے تیار کیا۔ مولانا عبدالحامد بدایونی کے ہمراہ قائداعظم سے کراچی میں ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کا دستور کتاب وسنت کے مطابق تیار کیا جائے جبکہ وزارت مذہبی امور کا محکمہ الگ قائم کریں۔ جون میں مدرسہ انوار العلوم ملتان میں جمعیت علمائے پاکستان کے تاسیسی اجلاس میں شریک ہوئے۔ آپ کو مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا۔ آپ ۱۹۶۱ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔

جمعیت علمائے پاکستان سے تعاون

۵۱-۱۹۴۹ء میں جمعیت علمائے پاکستان کو فعال بنانے کیلئے ملک کے طول وعرض میں مذہبی

ہونیوالے مناظروں میں انہیں شکست دی۔

حضرت خواجہ گوہر الدین کا وصال

۱۹۵۲ء ۲۶ جنوری صاحبزادہ محمد طارق ہزاروی کی ولادت ہوئی اور ۲ فروری کو حضرت خواجہ گوہر الدین جنید ہزوی نے وصال فرمایا۔ نماز جنازہ کے تمام تر انتظامات آپ نے کیے اور کئی روز تک وہاں قیام پذیر رہے۔

تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار

مرزائیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کیلئے تحریک ختم نبوت چلی۔ ۱۳ جولائی کو برکت علی محمڈن ہال لاہور میں آل مسلم پارٹیز کنونشن میں شریک ہوئے اور خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت پر دلائل دیئے۔ اس موقع پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے ایک مجلس عمل قائم کی گئی۔

تمام مکاتب فکر علماء کی صدارت

۱۹۵۳ء فروری کے آغاز میں آپ کی زیر صدارت تمام مکاتب فکر کے علماء عوام کا اجتماع مسجد وزیر خاں لاہور میں ہوا اور حکومت کو "مجلس عمل" کے مطالبات ۲۲ فروری تک منظور کرنے کا نوٹس دیا گیا۔ چند روز بعد بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ایک بڑی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آپ نے مناظرانہ انداز میں مرکزی خطاب فرمایا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء آپ کا خطاب سن کر عش عش کر اٹھے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس موقع پر کہا۔ آج میرے دل کی حسرت پوری ہوگئی ہے کہ میں نے علامہ ہزاروی کو تقریر کرتے ہوئے سنا اور دیکھا ایسی مدلل تقریر کرنا صرف آپ کا ہی حق ہے۔ آپ کی علمیت اور جادو بیانی سے مرزائیت کا ناطقہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے گا۔

تحریک ختم نبوت میں بے مثل شجاعت

ختم نبوت کے سلسلہ میں وزیر آباد اور اس کے گردونواح میں آپ نے متعدد جلسوں کا اہتمام کیا۔ جلوس نکالے مجبوراً میونسپل کمیٹی وزیر آباد کو دو احمدی مدرسوں اور چار احمدی استانیوں کو ملازمت سے برطرف کرنا پڑا۔ مارچ کے شروع میں غلہ منڈی وزیر آباد میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ پولیس نے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے جلسہ گاہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا مگر گرفتار نہ کر سکی۔ آپ نے تاریخی خطاب فرمایا جلسہ سے چند روز بعد لیاقت باغ راولپنڈی میں حضور قبلہ بابوجی گولڑوی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حکومت پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق یہ اجتماع تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا جلسہ تھا۔ آپ نے مرکزی اور آخری تقریر کی مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل عقیدہ کو

ازبام کرتے ہوئے حکومت پر واضح کیا۔ اگر ملت اسلامیہ کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی تو آنے والے انقلاب کو کوئی نہ روک سکے گا۔ پورے شہر میں فسادات پھیل گئے۔ راولپنڈی ڈپٹی کمشنر کی درخواست پر حضور قبلہ بابو جی حضرت شیخ القرآن کو اپنے ہمراہ اس کی کوٹھی پر لے کر گئے اور وہاں سے آپ کو گرفتار کر کے راولپنڈی جیل میں بند کر دیا گیا اور ستمبر کے آخر میں رہا ہوئے۔

خلافت واجازت

۵۶-۱۹۵۴ء میں حضرت خواجہ احمد میروی چشتی کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ احمد نور چکوال نے آپ کو جمیع سلاسل میں خلافت عطا کی۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ معصوم بادشاہ چورہ شریف اور حضرت سید علاؤ الدین قادری بغدادی نے بھی خلافت عطا کی۔ مرکزی جامع مسجد غوثیہ کی ازسرنو تعمیر اور اضافہ ہوا۔

۱۹۵۷ء آپ نے حضرت صوفی فضل کریم (جہلم) کو عرس پاک کے موقع پر خلافت عطا کی۔

دورہ تفسیر القرآن کا افتتاح

۶۰-۱۹۵۸ء دارالعلوم جامعہ غوثیہ نظامیہ وزیرآباد میں دورۂ تفسیر القرآن پاک کا آغاز فرمایا۔ اندرون و بیرون ملک کے جید علماء مشائخ عظام کے صاحبزادگان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آپ نے جس محنت شاقہ سے اس دورۂ تفسیر قرآن پاک کو کامیاب بنایا کہ پورے ملک میں اس کی شہرت پھیل گئی اور آنے والے سالوں میں پہلے سے بڑھ کر علماء شریک درس ہوتے رہے۔

۱۹۶۱ء مارچ میں حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی شادی چمبہ پنڈ ہری پور ہزارہ میں منعقد ہوئی۔ حضور قبلہ بابو جی گولڑوی کے علاوہ متعدد مشائخ شریک ہوئے۔ حضرت قبلہ پیر سید غلام معین الدین گیلانی المعروف بڑے لالہ جی نے نکاح پڑھایا۔

۱۹۶۲ء ۱۱ فروری کو حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کے ہاں بیٹے کی ولادت پر آپ نے نام محمد عارف ہزاروی تجویز فرمایا۔ ۲۹ دسمبر کو محدث اعظم مولانا سردار احمد وصال فرما گئے۔ ۳۱ دسمبر کو آپ نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

۱۹۶۳ء یکم اگست کو مفتی عبدالشکور ہزاروی کے ہاں دوسرے بیٹے (ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی) کی ولادت پر آپ نے اہلخانہ کے مشورے سے محمد آصف ہزاروی نام تجویز فرمایا۔

۱۹۶۴ء ۲۵،۱ اکتوبر عرس پاک صاحب لولاک کے موقع پر مولانا عبدالستار انصاری حافظ آباد کو خلافت عطا فرمائی۔ مادر ملت فاطمہ جناح اور صدر ایوب کے درمیان ہونیوالے صدارتی انتخابات

۱۹۶۵ء ۲ جنوری کو صدارتی انتخابات میں مادر ملت کی بھرپور حمایت کی۔ پاک بھارت جنگ کے موقع پر افواج پاکستان کی بھرپور مالی امداد کیلئے مہم چلائی۔

۱۹۶۶ء حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی کو جمیع سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت کے علاوہ جمیع علوم متداولہ اور روایت حدیث کی اجازت عطا کی۔ اسی سال آپ نے حضرت شیخ القرآن کے ہمراہ دورۂ تفسیر قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔

۱۹۶۷ء حضرت مولانا محمد صدیق سابق صدر مدرس جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ اور صوفی بابا عنایت اللہ کو خلافت عطا فرمائی۔

تیسری بار بیت اللہ کی زیارت

۱۹۶۸ء تیسری بار حج بیت اللہ کیلئے ۳۱ جنوری کو وزیرآباد سے روانہ ہوئے اور ۱۳ مارچ کو واپس تشریف لائے۔ صدر ایوب کے دورِ حکومت میں غیر اسلامی عائلی قوانین کا نفاذ محکمہ اوقاف کی علمائے کرام پر زیادتیاں اور سوشلزم کے نفاذ کی کوششیں شروع ہوئیں تو جمعیت علمائے پاکستان خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔ اس موقع پر پھر عملی سیاست میں حصہ لیا۔ ۲۸ ستمبر کو اڑھائی ہزار علمائے جامعہ نعیمیہ لاہور میں منعقدہ انتخابات کے موقع پر آپ کو جمعیت علمائے پاکستان (مغربی) کا بلامقابلہ صدر منتخب کیا۔ اسی رات موچی دروازہ میں منعقدہ بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی قانون فی الفور نافذ کیا جائے۔ ۳۰ ستمبر جامعہ نعیمیہ لاہور میں جمعیت کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۱۸ اکتوبر کو وزیرآباد میں استقبالیہ دیا گیا کہ کثیر تعداد میں علماء شریک ہوئے۔ ۲ نومبر کو لالہ موسیٰ میں سوشلزم کے خلاف منعقدہ اجلاس اور پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ۷ دسمبر کو آپ کی قیادت میں ۳۱۳ علماء نے ایوبی آمریت کیخلاف لاہور میں جلوس نکالا۔

تاریخی جلوس کی قیادت اور اختتام پر خطاب لاجواب

۱۹۶۹ء ۴ جنوری کو بعض پالیسیوں میں شدید اختلاف کی بنا پر مجلس عاملہ کے اجلاس میں مرکزی صدر مولانا عبدالحامد بدایونی کو الگ کر کے حضرت شیخ القرآن کو جمعیت کا مرکزی صدر منتخب کر لیا گیا۔ اسی روز انجمن شہریان لاہور کی طرف سے آپ کو عصرانہ دیا گیا جس میں آپ نے فرمایا جب تک میں زندہ ہوں پاکستان کو سوشلزم سے کوئی خطرہ نہیں۔ علماء اقتدار کی بجائے نظام کی تبدیلی چاہتے ہیں۔ ۱۰ جنوری کو آپ کی اپیل پر محکمہ اوقاف کے خلاف یوم مطالبات منایا گیا۔ ۱۷ جنوری محکمہ اوقاف کے خلاف جامعہ نظامیہ لاہور سے مزار حضرت داتا گنج بخش تک آپ ... خطاب فرمایا۔ ۲۶ جنوری باغ

بیرون موچی دروازہ میں جمعیت کی عظیم الشان کانفرنس آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ۱۱ فروری قیادت میں جمعیت نے تحریک بحالی جمہوریت میں باقاعدہ طور پر شمولیت کا اعلان کیا۔ آپ کا شمار ان ایک سو تیرہ علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے ''سوشلزم کفر'' ہے کے فتویٰ پر دستخط کیے جسے ملک کے تمام اخبارات نے شائع کیا۔ ۴ ستمبر ملتان میں پریس کانفرنس میں فرمایا پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی نظام ہی ہوگا۔ محکمہ اوقاف کی تطہیر ہی کی جائے۔ محکمے کو شریعت کے مطابق موڑ دو یا پھر اسے توڑ دو۔ ۱۴ اکتوبر لاہور میں زیادتیوں کیخلاف اس پر زبردست تنقید کی۔ ۱۹۷۰ء فروری میں اہلسنت کے گروپوں میں اتحاد کی مساعی شروع ہوئی تو آپ نے بذریعہ اخبار سے صدارت سے مستعفی کی مگر اجتماعی دباؤ پر آستانہ عالیہ بھور میانوالی کے ایک اجتماع میں استعفیٰ واپس لے لیا۔ تاہم ۴ اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں اتحاد کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں متفقہ قیادت کیلئے سب سے پہلے مستعفی ہونے کا اعلان فرمایا۔

تقریر میں عقدہ کشائی کا ملکہ

فخر الفضلاء امام العلماء شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور ہزاروی گولڑی رحمۃ اللہ علیہ محتاج تعارف نہیں۔ آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب تھے اور میدان تقریر کے شہسوار تھے۔ گلستان فصاحت کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو ہر خوبی سے نوازا ہوا تھا۔ دوران تقریر بحر حقائق اور دقائق میں غوطہ زن ہو کر مسائل مشکلہ کی اس قدر عقدہ کشائی فرماتے کہ بڑے بڑے علماء اور صوفیاء پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

تواضع اور انکساری

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواضع اور انکساری کا اظہار بھی بڑے ملیحانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے۔

استاذ الاساتذہ تاج الفقہاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ دورہ قرآن کیلئے قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس جا رہے تھے۔ حسن اتفاق سے حافظ آباد ہی قبلہ ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی۔ مولانا بشیر احمد حافظ آبادی نے قبلہ صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے اٹھنے کا اندازہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ پھر قبلہ ہزاروی صاحب نے صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کیلئے دورہ شروع کرایا ہے۔ آپ جیسے فاضل کو پڑھانے کے

ٹھیک ہے۔

جامعہ نظامیہ لاہور کے اجلاس میں ایک صاحب نے پرشکوہ الفاظ کے ساتھ آپ کا تعارف کرایا۔ آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ میں بڑا تو نہیں لیکن کبرنی موت الکبراء بڑے لوگ دنیا سے چلے گئے تو لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔ اس قضیہ ملفوظ میں ملاحت یہ تھی کہ یہ نہیں فرمایا کہ ہم بڑے بن گئے بلکہ فرمایا کہ لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔

طرز تخاطب میں انفرادیت

بڑے بڑے محقق علماء علامہ ہزاروی صاحب کے خطابات دم بخود ہو کر سنتے اور عوام الناس ہمہ تن گوش ہوتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں بلا کا سوز و گداز تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ سامعین پر سکتے کا گمان ہوتا انہیں مشکل سے مشکل مسائل نہایت عام فہم انداز میں بیان کرنے کا کامل ملکہ حاصل تھا۔ موری دروازہ لاہور کے بیرونی باغ میں رمضان شریف کے ہر اتوار کو آپ کا خطاب ہوتا تھا۔ سینکڑوں افراد کھڑے کھڑے آپ کا طویل خطاب سنتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: ہم کہتے ہیں یہ درخت یہ لاؤڈ سپیکر ہے۔ یہ مائیکروفون ہے۔ یہ تو درخت ہوا' یہ لاؤڈ سپیکر ہوا اور یہ کیا ہے۔ پھر اپنے مخصوص انداز میں فرمایا ''یہ ہے ہی تو ہے اور ہے کیا؟ مسئلہ وحدت الوجود اس عام فہم انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے صوفیو! ذرا غور سے سنو میں کیا کہہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وجاہت اور محبوبیت کا بڑا وافر حصہ عطا فرمایا تھا اسی لیے احباب آپ کی سخت سے سخت باتیں بھی خندہ پیشانی سے برداشت کر جاتے تھے۔

حضرت علامہ ہزاروی کا حافظہ غضب کا تھا۔ درس و تدریس کا سلسلہ ایک عرصہ سے منقطع کیا ہوا تھا۔ اس کے باوجود منطق و فلسفہ کی اصطلاحات نوک زبان پر رہتی تھیں۔

ایک دفعہ معراج شریف کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قبض زمان اور بسط زمان پر گفتگو کر رہے تھے۔ کسی نے پرچہ بھیج کر پوچھا کہ یہ کس نے لکھا ہے۔ علامہ ہزاروی نے تفسیر کبیر کا حوالہ دیا اس کے علاوہ چند دوسری کتابوں کے حوالے دیئے۔

سحر بیان کی اجمالی نوعیت

آپ کی سحر بیانی مسلم ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

○ ...... انسان آئینہ خریدتے وقت آئینے کو دیکھتا ہے اور گھر آ کر آئینے کو دیکھتا ہے کہ اس میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو پیدا کر کے آپ کو دیکھا اور شب معراج

بیرون موچی دروازہ میں جمعیت کی عظیم الشان کانفرنس آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ۱۱ فروری قیادت میں جمعیت نے تحریک بحالی جمہوریت میں باقاعدہ طور پر شمولیت کا اعلان کیا۔ آپ کا شمار ان ایک سو تیرہ علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے ''سوشلزم کفر'' ہے کے فتویٰ پر دستخط کیے جسے ملک کے تمام اخبارات نے شائع کیا۔ ۴ ستمبر ملتان میں پریس کانفرنس میں فرمایا پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی نظام ہی ہوگا۔ محکمہ اوقاف کی تطہیر ہی کی جائے۔ محکمے کو شریعت کے مطابق موڑ دو یا پھر اسے توڑ دو۔ ۱۴ اکتوبر لاہور میں زیادتیوں کیخلاف اس پر زبردست تنقید کی۔ ۱۹۷۰ء فروری میں اہلسنت کے گروپوں میں اتحاد کی مساعی شروع ہوئی تو آپ نے بذریعہ اخبار سے صدارت سے مستعفی کی مگر اجتماعی دباؤ پر آستانہ عالیہ بھور میانوالی کے ایک اجتماع میں استعفیٰ واپس لے لیا۔ تاہم ۴ اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں اتحاد کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں متفقہ قیادت کیلئے سب سے پہلے مستعفی ہونے کا اعلان فرمایا۔

تقریر میں عقدہ کشائی کا ملکہ

فخر الفضلاء امام العلماء شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور ہزاروی گولڑی رحمۃ اللہ علیہ محتاج تعارف نہیں۔ آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب تھے اور میدان تقریر کے شہسوار تھے۔ گلستان فصاحت کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو ہر خوبی سے نوازا ہوا تھا۔ دوران تقریر بحر حقائق اور دقائق میں غوطہ زن ہو کر مسائل مشکلہ کی اس قدر عقدہ کشائی فرماتے کہ بڑے بڑے علماء اور صوفیاء پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

تواضع اور انکساری

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواضع اور انکساری کا اظہار بھی بڑے ملیحانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے۔

استاذ الاساتذہ تاج الفقہاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ دورہ قرآن کیلئے قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس جا رہے تھے۔ حسن اتفاق سے حافظ آبادی قبلہ ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ مولانا بشیر احمد حافظ آبادی نے قبلہ صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے اٹھنے کا اندازہ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ پھر قبلہ ہزاروی صاحب نے صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کیلئے دورہ شروع کرایا ہے۔ آپ جیسے فاضل کو پڑھانے کے

ٹھیک ہے۔

جامعہ نظامیہ لاہور کے اجلاس میں ایک صاحب نے پرشکوہ الفاظ کے ساتھ آپ کا تعارف کرایا۔ آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ میں بڑا تو نہیں لیکن کبرنی موت الکبراء بڑے لوگ دنیا سے چلے گئے تو لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔ اس قضیہ ملفوظ میں ملاحت یہ تھی کہ یہ نہیں فرمایا کہ ہم بڑے بن گئے بلکہ فرمایا کہ لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔

طرز تخاطب میں انفرادیت

بڑے بڑے محقق علماء علامہ ہزاروی صاحب کے خطابات دم بخود ہو کر سنتے اور عوام الناس ہمہ تن گوش ہوتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں بلا کا سوز و گداز تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ سامعین پر سکتے کا گمان ہوتا انہیں مشکل سے مشکل مسائل نہایت عام فہم انداز میں بیان کرنے کا کامل ملکہ حاصل تھا۔ موری دروازہ لاہور کے بیرونی باغ میں رمضان شریف کے ہر اتوار کو آپ کا خطاب ہوتا تھا۔ سینکڑوں افراد کھڑے کھڑے آپ کا طویل خطاب سنتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: ہم کہتے ہیں یہ درخت یہ لاؤڈ سپیکر ہے۔ یہ مائیکروفون ہے۔ یہ تو درخت ہوا' یہ لاؤڈ سپیکر ہوا اور یہ کیا ہے۔ پھر اپنے مخصوص انداز میں فرمایا ''یہ ہے ہی تو ہے اور ہے کیا؟ مسئلہ وحدت الوجود اس عام فہم انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے صوفیو! ذرا غور سے سنو میں کیا کہہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وجاہت اور محبوبیت کا بڑا وافر حصہ عطا فرمایا تھا اسی لیے احباب آپ کی سخت سے سخت باتیں بھی خندہ پیشانی سے برداشت کر جاتے تھے۔

حضرت علامہ ہزاروی کا حافظہ غضب کا تھا۔ درس و تدریس کا سلسلہ ایک عرصہ سے منقطع کیا ہوا تھا۔ اس کے باوجود منطق و فلسفہ کی اصطلاحات نوک زبان پر رہتی تھیں۔

ایک دفعہ معراج شریف کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قبض زمان اور بسط زمان پر گفتگو کر رہے تھے۔ کسی نے پرچہ بھیج کر پوچھا کہ یہ کس نے لکھا ہے۔ علامہ ہزاروی نے تفسیر کبیر کا حوالہ دیا اس کے علاوہ چند دوسری کتابوں کے حوالے دیئے۔

سحر بیان کی اجمالی نوعیت

آپ کی سحر بیانی مسلم ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

○ ..... انسان آئینہ خریدتے وقت آئینے کو دیکھتا ہے اور گھر آ کر آئینے کو دیکھتا ہے کہ اس میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے آپ کو دیکھا اور شب معراج

○ ...... انسان زمین پر کھڑا ہوتا ہے اور اس کا علم عرش مجید تک پہنچتا ہے۔ جس ذات اقدس کے قدم مبارک عرش مجید پر پہنچے ان کے علم کی رسائی کہاں تک ہوگی۔

○ ...... حضور نبی اکرم ﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی۔ عرش سے آگے جانا آپ کی بشریت مبارکہ کا اعجاز ہے اور کھانا پینا' ازواج اور دیگر تعلقات نورانیت کا معجزہ ہیں۔

○ ...... ایک دفعہ فرمانے لگے مرد جب گھر آتا ہے اور عورت اپنے بیٹے کی شکایت کرتی ہے کہ اس نے یہ شرارت کی ہے' فلاں کام خراب کیا۔ مرد اگر اسے سزا دینا چاہتا ہے تو اسی وقت سزا دے ڈالتا ہے اور اگر یہ کہہ دے کہ صبح ہو لینے دو پھر اسے پوچھوں گا تو صبح کچھ نہیں کہتا صرف ڈرانا مقصود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن قوموں کو سزا دینا تھی۔ انہیں اسی وقت الٹ پلٹ کر دیا اس امت کو کہا تمہارا حساب وکتاب کل روز قیامت ہوگا کل اپنے حبیب کریم ﷺ کی اس امت کو بخش دیگا۔

○ ...... سایہ دیوار کو کہتا ہے کہ میں سورج کا عاشق ہوں تو درمیان سے ہٹ جا۔ میں سورج کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ دیوار نے کہا کہ اگر میں درمیان سے ہٹ گئی تو تیرا وجود ہی نہیں رہیگا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویدارو! نبی اکرم ﷺ کا واسطہ اور وسیلہ درمیان سے ہٹا دیا تو تمہارا نام ونشان ہی نہ رہیگا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کون کرے گا۔

○ ...... بندیال تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ لوگ (مخالفین) کہتے ہیں کہ مجھے علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فلاں فلاں چیزوں کا علم نہیں ہے پھر بڑے جوش سے فرمایا لعنت ہے تمہارے علم پر' امتی ہو کر ایسی باتیں؟

ایک دفعہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تقریر کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد معراج شریف پر گفتگو شروع کی لیکن پھر حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر شروع کر دیا۔ اجلاس کے بعد کمرے میں جا کر بیٹھے تو فرمانے لگے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں یکسوئی حاصل نہیں ہوتی لیکن مجھے دوسوئی حاصل نہیں ہوتی۔ معراج شریف کا تذکرہ شروع کیا لیکن ذہن پھر محدث اعظم پاکستان کی طرف چلا گیا۔

اسی مجلس میں ایک قوال آ گیا اسے کچھ سنانے کی فرمائش کی۔ اس نے حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کی ایک غزل سنائی جس کا ایک مصرع یہ تھا:

تن پیر گشت و آرزوئے دل جواں ہنوز!

ہوا تھا۔ ایک دفعہ فرمایا دہلی کے ایک مجذوب پتے شاہ کے ذریعے مجھے کشف قبور حاصل ہوا۔ حضرت سلطان الاولیاء (محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار پر حاضر ہوا تو مجھے صرف ان کے پاؤں دکھائی دیئے۔ پتے شاہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا جس نے سلطان کے قدم دیکھے ہیں۔ وہ بڑے بڑے کے سر دیکھے گا اور واقعی مجھے کئی بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

دہلی سے واپسی پر جندھڑ شریف حاضر ہوا تو حضرت سائیں گوہر دین رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کے حالات اور مشاہدات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے دوسری باتیں تو بتا دیں لیکن کشف والا معاملہ گول کر گیا۔ سائیں صاحب نے کرید کرید کر پوچھا کچھ اور تو میں نے کشف کے بارے میں بھی بتا دیا۔ سائیں صاحب نے فرمایا یہ تو کچھ بھی نہیں اور سچ مچ میرے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

اسے تو کچھ نہ کہا البتہ ان کے حجام سے جو حضرت سے کسی قدر بے تکلف تھا کہلوا دیا کہ آپ خود تو کچھ دیتے نہیں جو دوسروں نے دیا تھا وہ بھی سلب کر لیا۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ ہم اہلسنت وجماعت کو کشف کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ ہمارا سماع موتی پر عقیدہ ہے جو کچھ کہنا ہو حاضر ہو کر کہہ دیا۔

علامہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ عموماً کسی شعر یا مصرع کو بطور موضوع منتخب کر لیتے تھے اور پوری تقریر میں اسی شعر کو بار بار پڑھتے تھے جس سے سامعین کو ہر دفعہ نیا لطف حاصل ہوتا تھا۔ کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا دوسرے علماء قرآن پاک کی دوسری سورتوں کی تفسیر ہیں اور میں سورۂ رحمٰن کی تفسیر ہوں۔

شیخ القرآن کا انتقال پُر ملال

۹ / اکتوبر / ۷ / شعبان المعظم ۱۳۹۰ ہجری جمعۃ المبارک صبح کی سیر کیلئے بالہ لیکھو کے ساتھ لگے جنگلے کے پاس پہنچے ہی تھے کہ ایک ٹرک جنگلے کے ساتھ ٹکرایا۔ لب پر معمولی سا زخم آیا۔ لوگوں نے ٹرک ڈرائیور کو مارنا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ٹرک ڈرائیور کو معاف کر دیا۔ میرا آخری وقت آ گیا' آپ کو سول ہسپتال لایا گیا سینکڑوں لوگ حادثے کی خبر سن کر ہسپتال داخل ہو گئے۔ متعدد بار درود شریف اور کلمہ طیبہ خود پڑھا اور لوگوں کو پڑھنے کی تلقین کی اور اس طرح فضا کلمے کے ذکر سے گونج اٹھی کہ صبح ۶:۵۰ پر آپ کی زبان اقدس پر آخری بار کلمہ طیبہ کا ذکر تھا کہ فرشتہ اجل خداوندی پا کر حاضر ہوا اور روح پرواز کر کے قرب حقیقی معیت الٰہی کے پر بہار ابدی لذتوں سے ہمیشہ کیلئے ہمکنار ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وزیر آباد اور گردونواح کے علاقوں میں تعلیمی ادارے اور بازار وصال کی خبر سنتے ہی بند کر دیئے

گئے۔ ۱۰ اکتوبر بروز ہفتہ ملک کے تمام اخبارات نے صفحہ پر تصویر کے ساتھ بڑی نمایاں وصال کی خبر شائع کی۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن سے مسلسل خبروں میں وصال کی خبر نشر ہوتی رہی۔ ہزاروں لوگوں نے ایم سی پرائمری سکول میں آپ کا آخری دیدار کیا۔ ۱۱ بجے دن وہاں سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو علماء اور مشائخ دھاڑیں مار کر روتے رہے۔ کم و بیش پچاس ہزار علماء کرام نے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کی جبکہ آپ کے استاذ مکرم شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی کی قیادت میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے نماز جنازہ ریلوے گراؤنڈ میں ادا کی۔ حضرت قبلہ سید غلام محی الدین گیلانی گولڑی نے صاحبزادہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی دستار بندی فرمائی۔ نماز عصر کے بعد آپ کو اپنی زرخرید جگہ موضع بھٹی کے متصل سپرد خاک کیا گیا۔ جہاں آپ کا عظیم الشان روضہ تعمیر ہو چکا ہے اور ہر سال سات آٹھ شعبان المعظم کو آپ کا سالانہ عرس انعقاد پذیر ہوتا ہے۔

''ماہتاب دین وملت اٹھ گیا''

مولوی پیر طریقت محی دین — ترجمان اہلسنّت بالیقیں
شیخ قرآن مولانا عبدالغفور — ہو گئے رخصت الی دارالسرور
آفتاب علم و حکمت اٹھ گیا — ماہتاب دین و ملت اٹھ گیا
وعظ و تقریر ان کی کوثر سلسبیل — باکمال و بے مثال و بے مثیل
تجھ سا بحر علم نکتہ داں کہاں؟ — تجھ سا اب قرآن وسنت داں کہاں؟
فیض شاہ مہر کا مظہر ہے تو — قسمت امت کا اک اختر ہے تو
حجۃ الاسلام کا پروردہ تو — علم وفن اور دین میں سرکردہ تو
سورۂ رحمٰن کی تنویر تو — رحمت رحمٰن کی تصویر تو
دشمن دین پر اک وار تو — حضرت فاروق کی تلوار تو
دین و ملت کی تیری خدمات کو — علم و عرفاں کی تیری برسات کو
اس جہاں میں ہے کوئی جھٹلا سکے — یا تیرا ہمسر کوئی دکھلا سکے

تو ہے ناموس نبوت کا نقیب
یہ شرف تجھ کو رہا بے شک نصیب

خویدم عطاء الملت والدین

علامہ عبدالغفور گولڑوی صاحب

خطیب اعظم سانده

حضرت علامہ حافظ عبدالغفور صاحب ۱۹۴۸ء میں پدھراڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب عطا محمد ہے۔ اپنے علاقہ کی ممتاز شخصیت تھی۔ آپ کے والد گرامی ابتداء سے ہی دین کا جذبہ رکھتے تھے۔ اسی جذبہ کی وجہ سے آپ نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ علامہ موصوف نے پرائمری کی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد پیر علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب پدھراڑوی سے قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور کریما نام حق، پند نامہ بدائے منظوم حضرت قبلہ مولانا محمد زمان صاحب سے پڑھیں اور گلستان شرف الملت والدین محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید علمہ سے پڑھی۔ دو سال وڑچھ شریف رہے اور وہاں صرف بہائی صرف بھتر ال دستور المبتدی نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھیں۔ مزید علمی ترقی کے لئے چار سال جامعہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں رہے اور وہاں جامعہ میں استاذ العلماء علامہ عطا محمد قادری کے پاس کافیہ ہدایۃ النحو پڑھیں۔ فاضل بندیال حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری سے شرح جامی، منطق میں صغریٰ کبریٰ، اوسط مرقات شرح تہذیب پڑھیں۔ فاضل موصوف چونکہ علمی ترقی کے متلاشی تھے اور دینی جذبہ رکھتے تھے اس جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ لیا اور تمام علوم متداولہ جامعہ مظہریہ امدادیہ کے استاذ استاذ المناطقہ استاذ العرب والعجم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی کے پاس پڑھے۔ علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لیا۔ کتب خواندہ دوبارہ پڑھیں۔ استاذ الاساتذہ علامہ مہر دین صاحب تسہیل المبانی شرح مختصر المعانی کے پاس ہدایہ شریف پڑھا۔ محقق اہلسنّت استاذ العلوم والفنون حضرت علامہ محمد رشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس میبذی اور مختصر المعانی اور جلالین پڑھیں۔

دورۂ حدیث شریف

پڑھا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے بخاری شریف پڑھی اور استاذ الاساتذہ حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب سے ترمذی شریف اور شیخ الادب حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری صاحب سے مسلم شریف اور شرف الملت والدین پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے پاس ابوداؤد شریف پڑھی۔

بیعت

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے طریقت کا رشتہ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی خدمات میں ترقی عطا فرمائے۔

محبت اور خدمت کا اجمالی پہلو

فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالغفور صاحب پدھراڑوی اپنے اساتذہ کی خدمت میں معروف ہیں آپ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ استاذ محترم کی خدمت میں آپ سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے تھے۔

ایک دفعہ فاضل موصوف نے استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی زید علمہ وفضلہ کی گائے دھمن (ڈھوک خیر آباد) سے بندیال شریف پیدل چل کر لے گئے اور اسی طرح ایک دفعہ دھمن (ڈھوک خیر آباد) سے آستانہ عالیہ وڑچھ شریف گائے پیدل چل کر لے گئے۔

جب فاضل موصوف وڑچھ شریف میں زیر تعلیم تھے الاستاذ المطلق رئیس المناطقہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام کام آپ ہی سرانجام دیتے تھے۔ مثلاً گائے کی خدمت اور اپنے شفیق اور رحیم استاذ کے کپڑے دھونے اور بجلی نہ ہونے کی صورت میں بتی کا انتظام اور کمرے میں ریت پر پانی کا چھڑکاؤ وغیرہ اور عشاء کی نماز کے بعد استاذ محترم کو دبانا۔

خدمت سے حصول عظمت کا عملی دستور

فاضل موصوف کی خدمت نے بہت عظمت بخشی اسی وجہ سے الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی مجھے آخری غسل مولانا عبدالغفور صاحب زید مجدہٗ دیں۔ تبلیغی سلسلہ میں فاضل موصوف انگلینڈ چلے گئے اور کچھ عرصہ وہاں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے جب استاذ محترم زیادہ علیل ہو گئے فاضل جلیل کو جب معلوم ہوا تو آپ انگلینڈ سے فوراً واپس تشریف لے آئے اور دھمن آ کر استاذ محترم کی قبر انور کے لئے اینٹیں اور مٹی وغیرہ کا انتظام کیا۔

فاضل موصوف کے برادر اکبر حاجی محمد اقبال صاحب جب سعودیہ میں رہتے تھے تو وہاں سے

محبت کی تعارفی نوعیت

فاضل موصوف سے استاذ محترم کی انتہائی محبت تھی۔ اتفاق سے حاجی محمد اقبال صاحب برادر اکبر جناب مولانا محمد عبدالغفور استاذ محترم سے ملنے کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو استاذ محترم نے حاجی محمد اقبال صاحب کو فرمایا کہ میں مولانا عبدالغفور سے اداس ہو گیا ہوں انہیں کہنا مجھے مل جائیں۔ ابھی فاضل موصوف کو ہفتہ ہی ہوا تھا دوبارہ ہفتہ کے بعد زیارت کے لئے اپنے شفیق اور رحم دل استاذ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ قدرت نے استاذ محترم کو جوہر محبت وافر مقدار میں عطا فرما دیا تھا اسی لئے جو آپ کی خدمت میں آتا انہی کا ہو کر رہ جاتا۔ فالحمد علی ذلك حمدًا كثيرًا۔

الثبت الوجيز ٦

في

بعض الأسانيد

للامام المحدثين، شيخ الكل، محدث الباكستان الأعظم

أبي الفضل محمد سردار أحمد فيصل آبادي

تالیف

علي أحمد السنديلوي

خويدم العلم الشريف بالجامعة الهجويرية بلاهور باكستان

من منشورات

مركز تدريب الافتاء والبحوث (١٥٠) راوی روڈ نزد پیر مکي بلاهور، باكستان

رئیس المعقول والمنقول استاذ العلماء

علامہ عطا محمد متین صاحب زید مجدہٗ

استاذ العلماء فصیح اللسان بلیغ البیان آسمان تدریس کے آفتاب مہتاب ہیں محب العلماء والطلباء ہیں فاضل موصوف بڑے ملنسار اور انتہائی خلیق اور رفیق آدمی ہیں۔ ذہانت اور ذکاوت ان پر فخر کرتی ہے اور فضلاء بندیال میں سے ممتاز ہیں۔ اللہ قدوس نے اس مرد درویش میں بہت خصائل جمیلہ اور اوصاف حمیدہ پنہاں کر دی ہیں۔ راقم الحروف کو بندیال شریف کی خاک کوچہ اور اساتذہ کی خاک پا کے توسل سے تذکرہ فضلاء بندیال تحریر کرنے کا شرف میسر ہوا ورنہ میں تو وہی ہوں جو ہوں۔ المختصر حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین صاحب کا آبائی گاؤں پکہ گھنجیرہ نزد واں بھچراں تحصیل وضلع میانوالی ہے۔

فاضل موصوف پکہ گھنجیرہ میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لیے آپ کو ابتداء سے علوم اسلامیہ کی تعلیم وتحصیل کا جذبہ تھا۔

ابتدائی تعلیم علامہ موصوف نے درس نظامی کا آغاز بندیال شریف اور واں بھچراں سے کیا۔ فارسی کی مکمل کتابیں جامع المعقول والمنقول شمس المدرسین قمر المدققین حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب سے پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل موصوف مادر علمی عالم اسلام کی عظیم دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے تشریف لائے اور جامعہ کے شیخ المنطق استاذ العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور تاج الفقہا شمس المدرسین سید المحققین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے درس نظامی کی معقولات اور منقولات کی تمام کی تمام کتابیں بڑی محنت سے پڑھی ہیں۔ آٹھ نو سال بندیال شریف میں تعلیم حاصل کر کے وقت کے بہترین محقق استاذ بن گئے۔

خصوصیت

حضرت علامہ موصوف کی فضلاء بندیال میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ابتدائی اور انتہائی

عقیدت ومحبت کا اجمالی پہلو

فاضل موصوف کی عقیدت اور محبت اپنے مربی اور مشفق استاذ سے بے حد تھی اسے قضایا ملفوظہ سے تعبیر کرنا اور نقوش سے قرطاس کو آراستہ کرنا امر دشوار ہے۔

عقیدت ومحبت کے پھول

محقق العصر حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین حفظہ اللہ تعالیٰ اپنے مربی اور محسن استاذ کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت پیش فرماتے ہوئے یوں گویا ہیں۔

(۱) علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلیق اور ملنساز اور پیکر اخلاص ومحبت تھے (۲) میں جو کچھ ہوں یہ میرے استاذ کامل علامہ عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کا اثر ہے (۳) علامہ عطا محمد بندیالوی ایک بہت بڑے متبحر عالم، عاشق رسول اور ولی کامل تھے۔

دورۂ حدیث شریف

علامہ متین صاحب نے دورۂ حدیث شریف استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق سندی سیدی واستاذی حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی سے بخاری شریف اور دیگر کتب سبقاً پڑھیں۔

فالحمد علی ذلك حمدًا کثیرًا

تدریسی خدمات

جامعہ نظامیہ رضویہ

حضرت العلام فخر بندیال مولانا عطا محمد متین صاحب درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد تدریس کا آغاز اہل سنت کی مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں کیا۔ علوم فنون کی فوقانی کتابیں بڑی محنت سے پڑھا کر محقق لاثانی ماہر مدرس بن گئے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

جامعہ نظامیہ میں علوم عقلیہ ونقلیہ کی خیرات تقسیم کرنے کے بعد دو سال مرکزی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں بڑی محنت اور جانفشانی سے علوم وفنون پڑھانے میں مصروف کار رہے۔

جامعہ خواجہ آباد شریف

جامعہ بندیال شریف میں دو سال بڑی محنت سے علوم وفنون پڑھانے کے بعد خواجہ آباد

شریف میں درس نظامی کی کتب متداولہ بھی پڑھاتے رہے۔

جامعہ امینیہ فیصل آباد

پاکستان کی معروف درسگاہ جامعہ امینیہ میں درس نظامی کی فوقانی کتب پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں طلباء کامیاب ہوئے اور آج کل وہ ملک کے اطراف واکناف میں علوم اسلامیہ کی شمع روشن کررہے ہیں۔

ترگ شریف

آستانہ عالیہ ترگ شریف میں بھی تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور متعدد علوم فنون کی کتابیں پڑھائیں۔

ٹبہ شریف

فاضل موصوف ٹبہ شریف میں تشریف لاکر علوم اسلامیہ کی خدمت فرمائی۔ جہلم ٹبہ شریف میں طلباء کرام کو فیضیاب فرماکر جہلم تشریف لائے وہاں کے اہل سنت کے مرکزی جامعہ میں تدریس کرتے رہے۔

جامعہ بندیال شریف

گلستان فقیہ العصر کی خوشبو سے اپنے ذہن کو معطر کرنے کے بعد ملک کے شہرت یافتہ جامعات میں تدریس فرمانے کے بعد آسمان علم وحکمت کے آفتاب مہتاب دوبارہ بندیال شریف میں تشریف لائے اور اپنے مشفق اور مربی اساتذہ کی مسند پر فائز ہوکر تقریباً چارسال تک جامعہ مظہریہ امدادیہ میں علوم وفنون کی فوقانی کتابیں پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تدریسی خدمات پیش کرنے کے بعد دوبارہ ٹبہ شریف میں پڑھانے کا موقع میسر ہوا اور اپنے اساتذہ کے علمی فیض کو طلباء کے اذہان میں منتقل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

فاضل موصوف آج کل اپنے قصبہ پکہ گھنجیرہ میں اپنے جامعہ میں شب وروز بڑی محنت اور شفقت سے طلباء کے اذہان کو علوم اسلامیہ کے نور سے منور کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مرد درویش کو مدت مدید تک زندہ رکھے اور اپنے اساتذہ کے فیضان کو طلباء تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین۔

تلامذہ

میں ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل کر تدریسی خدمات میں مصروف کار ہیں مگر چند معروف تلامذہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مفکر اسلام عالم اسلام کے عظیم اور منفرد سکالر محقق الاسلام جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی زید مجدہ۔

(۲) فخر المدرسین محقق الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین علی مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف (۳) بدر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب عیسی خیل مدرس جامعہ کنزالایمان (۴) حضرت علامہ مولانا محمد اسلم کشمیری خطیب لندن (۵) حضرت علامہ مولانا قاری حق نواز مدرس بھکھی شریف (۶) حضرت علامہ مولانا حکیم محمد ذوالفقار صاحب شیخوپورہ۔

خاصۃ الخاصہ

فاضل الفضلاء عین العلماء محب الطلباء حضرت علامہ عطا محمد متین صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی ایک خصلت ایسی ہے جو بقیہ فضلاء میں کم پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ علمی استفادہ کے ساتھ اپنے مشفق اور مربی استاذ کے اسم گرامی کے ساتھ مناسبت اور مشارکت کا پایا جانا بہت بڑی سعادت ہے۔ فاحمد على ذلك حمدًا كثيرًا

فاضل الفضلاء

شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلوی

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ لاہور

مسمی میں طرزِ انفرادیت

آپ کے نام میں طرز انفرادیت یہ ہے کہ آپ کے دو نام ہیں:

(۱) علی احمد۔ (۲) بنیامین۔

دوسرا نام آپ کے دادا جان نے رکھا تھا مگر مشہور پہلا ہوا ہے۔

لقب

آپ کے اصل نام سے لقب زیادہ شہرت پذیر ہوگیا جبکہ لقب پر معرفت موقوف ہوگئی ہے۔ یعنی علی احمد سے سندھیلوی زیادہ مشہور ہوگیا ہے۔

شجرۂ نسب

شرف الدین بن سوداگر بن سوندھا بن درگاہی بن عارف بن نگاہیا سرساوالے رحمۃ اللہ علیہم۔

تاریخ پیدائش

آج جس مرد درویش کو لوگ شیخ القرآن سے یاد کیا کرتے ہیں اور ان کی مجلس علم میں علوم قرآنیہ حاصل کرکے اپنے دلوں کو ضیاء بخش رہے ہیں اور یہ قرآن کے آفتاب مہتاب کی کرنیں عالم اسلام کے غیر محصور نفوس کو جلا بخش رہی ہیں ان کی تاریخ پیدائش کا حسین منظر یوں معلوم ہوا ہے کہ غالباً ۲ جنوری ۱۹۴۳ء سکنہ باسکندر تحصیل بسی شریف ریاست پٹیالہ مضافات سرہند شریف میں ہوئی۔

خاندان کی تعارفی تصویر

حضرت قبلہ شیخ القرآن زید فضلہ کا خاندانی پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ موضع زمیندار آرائیں برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ آباؤ اجداد عرب سے محمد بن قاسم کے لشکر کے ہمراہ ہو کے لئے سندھ میں تشریف لائے۔ پھر ''سرسے وال'' کی بستی میں جاکر آباد ہوئے اور وہاں سے گاؤں باسکندر مضافات سرہند شریف آکر آباد ہوئے۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ''باسکندر گاؤں'' انہوں نے آباد کیا تھا یا پہلے سے آباد تھا۔

ہجرت

حضرت علامہ موصوف کا خاندان ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرکے پاکستان آیا جبکہ دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال راستہ میں ہوگیا۔ آپ کے دادا جان صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ کے دادا جان میں ایسا زہد وتقویٰ آخر کیوں؟ قدرت نے ان کے خاندان کو اسلام کی خدمات کیلئے منتخب فرمایا اور مستقبل میں ان کے پوتے کو شیخ القرآن بنانا تھا۔ آج ان کے خاندان کی پہچان شیخ القرآن ہیں۔ وللہ الحمد۔

المختصر آپ کا خاندان پاکستان پہنچ کر پہلے ''باب پاکستان والٹن کیمپ'' میں سکونت پذیر ہوئے پھر فیصل آباد چلے گئے۔

گوجرانوالہ

فیصل آباد میں چند ایام قیام پذیر ہوئے (یاد رہے حضرت علامہ موصوف کو بچپن میں فیصل آباد میں چیچک نکلی) پھر گاؤں خان مسلمان تحصیل وضلع گوجرانوالہ میں کچی الاٹمنٹ ہوئی تو وہاں چلے گئے۔

غم وحزن کی آندھیاں

خان مسلمان آنے کے بعد علی الترتیب بڑے بھائی میاں محمد بشیر، بڑی ہمشیرہ کے بیٹے ظہور احمد، والدہ محترمہ اور چھوٹے بھائی جس کا ابھی نام نہیں رکھا تھا اور کچھ عرصہ بعد خالہ محترمہ شریفاں بی بی کا انتقال ہوگیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان شیخ القرآن نے ابتدائی تعلیم کے لئے اس طرح اقدام فرمایا کہ ہمسایہ کے بچے غلام حیدر کے ساتھ مسجد میں پڑھنے کے لئے جاتے اور چند سپارے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

سکول میں داخلہ

فاضل ذی شان کے چچا جان میاں عبدالغنی صاحب نے خان مسلمان پرائمری سکول میں آپ کے بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب اور علامہ موصوف کو داخل کرادیا۔ پرائمری تک اسی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ دونوں بھائیوں نے چوتھی اور پانچویں جماعت ایک سال میں پاس کی۔

جانور چرانے کا کام

مالی مجبوری کے پیش نظر سکول کی تعلیم چھوڑ کر کچھ عرصہ چرواہوں کے ہمراہ اپنے جانور چرائے۔

فیصل آباد میں

مالی حالات کے پیش نظر بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب کھڈیوں پر کپڑا بننے کا کام سیکھنے فیصل آباد ''مائی دی جھگی'' چلے گئے۔ انہوں نے کام سیکھ لیا تو فاضل موصوف بھی ان کے پاس ہی کام سیکھنے چلے گئے۔ تقریباً تین سال دستی کھڈیوں پر لٹھا، ملیشیا، چارخانہ وغیرہ کپڑا بننے کا کام کیا۔

حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

حضرت فاضل ذی شان ۱۹۵۶ء میں اپنے کپڑا بننے کے استاذ محترم جناب محمد حبیب صاحب کے ہمراہ سنی رضوی مسجد جھنگ بازار میں نماز جمعہ پڑھنے گئے تو حضرت محدث اعظم پاکستان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ کو دیکھتے ہی علم دین پڑھنے کا شوق اور آپ کے دست اقدس پر بیعت ہونے کی شدید آرزو پیدا ہوئی۔

بیعت

اسی دوران ایک روز جناب حکیم محمد حسن صاحب نقشبندی مجددی جو رشتہ میں مولانا کے دور کے تایا (لگتے تھے) کی دعوت پر حضرت محدث اعظم پاکستان ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ مجددی مسجد میں ''مائی دی جھگی'' تشریف لائے۔ وہاں نماز عشاء حضرت محدث اعظم کی امامت میں ادا کی۔ بعد از نماز چند آدمی آپ کی بیعت ہونے کے لئے آگے بڑھے۔ جن کی تعداد غالباً گیارہ تھی۔ فاضل موصوف بھی موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے جلدی سے آگے ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ولی کامل کی بیعت نصیب ہوئی۔

حضرت محدث اعظم کی زیارت اور جذبہ دینی تعلیم

حضرت محدث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت اور بیعت کرنے کے بعد حضرت فاضل ذی شان کا جذبہ تعلیم اس قدر زیادہ ہو گیا کہ اپنے والد صاحب سے اجازت طلب کی مگر والد صاحب نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلہ

فاضل ذی شان کے بار بار اصرار کرنے کے بعد والد صاحب نے ان کو دو سال کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔ آپ نے والد صاحب کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد حضرت والد صاحب کی طرف سے حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں ایک عریضہ لکھا کہ میرا بیٹا آپ کے زیر سایہ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ اسے اپنے مدرسہ میں داخلہ کی

پہلے عریضہ کا حوالہ دے کر لکھ دیا۔ حضرت محدث اعظم پاکستان نے کرم نوازی فرمائی اور اپنے دست اقدس سے خود جواب لکھا اور فرمایا آپ دس شوال کو تعطیلات کے بعد آنا داخل کر لیں گے۔ نیز سالانہ جلسہ پر آنے کی دعوت بھی دی اور فرمایا جلسہ کو دیکھ کر علم کا شوق اور ذوق اور زیادہ ہوگا۔ آپ جلسہ میں گئے واقعی جلسہ کو دیکھ کر علم کا شوق اور بڑھ گیا۔ دس شوال ۱۳۵۹ھ کو جامعہ رضویہ میں داخلہ ہوا۔ وہاں حضرت علامہ مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ سے چند ''کریما'' کے اسباق پڑھے۔

مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ

حضرت فاضل موصوف ۶۵-۱۹۶۴ء میں حضرت صاحبزادہ فضل رسول حیدر دامت برکاتہم عالیہ سے اجازت لے کر حضرت سید محمد زبیر شاہ دامت برکاتہم عالیہ سے پڑھنے چکوال گئے وہاں جامعہ اسلامیہ چکوال میں حضرت شاہ صاحب کا دو دن تک انتظار کیا۔ آپ تشریف نہ لائے۔ وہیں مولانا محمد یار رضوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ سندھیلوی صاحب نے ان سے پوچھا۔ آپ پہلے کہاں پڑھتے رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ''بندیال شریف میں'' فاضل ذی شان کے ذھن میں بندیال شریف کا تصور چونکہ پہلے ہی رچ بچ چکا تھا یوں ہی بندیال شریف کا نام سنا تو اور جذبہ بڑھ گیا جبکہ علامہ موصوف کے ذہن میں یہ بات گھر کر چکی تھی کہ وہاں بندیال شریف میں پڑھائی عالم اسلام کے تمام مدارس سے خوب تر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن میں سمائی ہوئی تھی کہ وہاں تو بڑے بڑے لائق طلبہ کو داخلہ ملتا ہوگا اور ان کی وہاں تک رسائی کیسے ہو سکتی ہے۔

مولانا رضوی صاحب نے جب یہ کہا کہ میں نے بندیال میں پڑھا ہے فوراً علامہ موصوف نے ان سے پوچھا کہ کیا مجھے وہاں داخلہ مل جائے گا۔ انہوں نے کہا ضرور مل جائے گا لیکن استاذ العلماء علامہ عطا محمد دامت برکاتہم عالیہ اب بندیال شریف سے وڑچھ شریف تشریف لے گئے ہیں۔ امسال وہاں ہی پڑھائیں گے۔

جذبۂ اسلاف کی تصویر

حضرت فاضل ذی شان جذبہ اسلاف کی تصویر ہیں اور امام غزالی کے عزائم کے ترجمان ہیں اور امام رازی کے افکار کے نگہبان ہیں۔ علامہ موصوف مولانا محمد یار رضوی صاحب سے پتہ لے کر براستہ تلہ گنگ، میانوالی، قائد آباد، وڑچھ شریف پہنچے وہاں استاذ محترم ابھی تشریف نہیں لائے تھے وہاں سے معلوم ہوا کہ استاذ صاحب پہلے واں بھچراں حضرت علامہ مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائیں گے اور وہیں سے آپ کے پروگرام کا علم ہوگا۔ چنانچہ فاضل ذی شان دل میں

واں بھچراں حضرت علامہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقصود بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا استاذ صاحب کا سامان تو یہیں پڑا ہوا ہے۔ معلوم نہیں کہ کب تشریف لائیں۔ آپ ہمارے پاس رہیں جب استاذ صاحب تشریف لائیں گے ان سے پڑھائی کی بات کر لیں گے۔ الغرض! دوسرے دن علی الصبح حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد موجودہ خطیب جامع مسجد دربار داتا گنج بخش اور صوبائی خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور حضرت الاستاذ المطلق محقق العرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد دامت برکاتہم العالیہ کا سامان لینے واں بھچراں تشریف لائے آپ ان دنوں وڑچھ شریف استاذ صاحب کے پاس پڑھتے تھے۔

ہم تینوں ساتھیوں نے علامہ مقصود احمد صاحب سے دریافت کیا کہ استاذ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں! مولانا موصوف سامان لے کر وڑچھ شریف چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہم تینوں نے مولانا اللہ بخش سے اجازت لی اور وڑچھ پہنچ گئے اور حضرت استاذ گرامی کی پہلی مرتبہ زیارت ہوئی۔ ان کے چہرے پر علوم عقلیہ اور نقلیہ کے انوار و تجلیات نے اس قدر متاثر کیا کہ ان کے ہو کر ہی رہ گئے۔ موصوف نے اپنا اور ساتھیوں کے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت استاذ صاحب نے بڑی شفقت فرمائی ہمیں اسباق پڑھانے پر تیار ہو گئے۔ ہم اجازت لے کر دوبارہ واں بھچراں آئے اور خوشی خوشی اپنا سامان وڑچھ شریف لے گئے لیکن جب وڑچھ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہمیں داخلہ دینے سے انکار کر دیا۔ فرمایا کہ ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! ہم آپ پر بوجھ نہیں بنیں گے۔ جیسے ہوا گزارا کر لیں گے ہمیں اسباق پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضرت سجادہ نشین صاحب نے فرمایا اس میں ہماری بے عزتی ہو گی۔ اس لئے ہم داخلہ نہیں دیتے میں نے حضرت استاذ صاحب سے بات کی آپ کو بہت دکھ ہوا اور فرمایا وہ نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ الغرض! وڑچھ سے ہمارے اسباق نہ ہو سکے تو ہم تینوں کو مشفق الامت الاستاذ المطلق نے سلاں والی حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف صاحب کے پاس بھیج دیا اور ساتھ ہی حضرت شیخ الحدیث کے نام رقعہ لکھ دیا۔ وہاں پہنچے تو حضرت شیخ الحدیث صاحب کے پاس اسباق زیادہ تھے اور ہمارے تمام اسباق شروع نہ ہو سکے۔ اس لئے ہم وہاں سے تینوں الگ الگ ہو گئے۔ مولانا محمد شفیع صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا عبد المجید سرگودھا اپنے گاؤں اور فاضل موصوف نے فیصل آباد کا رُخ کیا۔

حیات اسلاف کی یادگار کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف کے جذبہ علمی کا خوب اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ سلاں والی پہنچا تو میرے پاس پیسے ختم ہو گئے۔ اس وقت وہاں سے فیصل آباد تک کے پونے دو روپے ریل گاڑی کا کرایہ تھا۔ علامہ موصوف نے ایک طالب علم مولانا عبد المجید جو سرگودھا سے آئے ہوئے تھے ان سے کہا کہ آپ کا گاؤں قریب ہے میرے پاس کرایا ختم ہو گیا ہے مجھے دو روپے قرض دے دیں۔ میں فیصل آباد جا کر آپ کو منی آرڈر کر دوں گا۔ اگر آپ کو اعتبار نہیں تو میرے پاس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ والا قرآن پاک ہے۔ جو کہ میں نے پندرہ روپے ہدیہ سے خریدا ہے۔ وہ اپنے پاس رکھیں۔ جب میں آپ کے پیسے دوں گا قرآن پاک لے لوں گا۔ اس اللہ کے بندے نے باوجود پیسے ہونے کے انکار کر دیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پیدل ہی فیصل آباد کی طرف چل پڑا۔ دن کو کچھ نہ کھایا، کھاتا بھی کیسے کھانا میرے پاس تھا ہی نہیں۔ کچھ پیسے بھی نہیں تھے جس کا لے کر کھاتا۔ ایک دوانی تھی وہ بھی کھوٹی تھی۔ اسے میں نے پھینک دیا کہ کسی حالت مجبوری میں کسی کو دھوکہ دے دوں۔ نماز عصر کے وقت بھوانہ سے تین میل کے فاصلہ پر دریائے چناب پر پہنچ گیا۔ دریا میں طغیانی آئی ہوئی تھی کشتی کے بغیر دریا کو عبور کرنا امر دشوار تھا۔ دریا کے کنارے نماز عصر ادا کی۔ اتنے میں کشتی آئی میں نے ملاح سے کہا میرے پاس پیسے نہیں میں ان کپڑوں یا کتب سے جو آپ لینا چاہیں لے لیں اور مجھے دریا عبور کروا دیں۔ اس نے مجھے کشتی میں سوار کر لیا اور دوسرے کنارے پر اتار دیا اور مجھ سے کچھ بھی نہیں لیا۔ پتن سے بھوانہ تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ نماز مغرب تک وہاں پہنچ گیا۔ اس دن چالیس میل سے زائد سفر بمعہ صندوق کتب کیا۔ حضرت فاضل ذی شان کے اس مشقت سفر سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ واقعتاً علامہ موصوف بزرگوں کے خلف الرشید ہیں۔

علامہ موصوف نے رات بھوانہ کی ایک مسجد میں بسر کی۔ امام صاحب نے دو روٹیاں اور چنے کی دال لا کر دی۔ علامہ موصوف نے کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد دوبارہ پیدل سفر کرنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ نماز ظہر کے وقت جامعہ رضویہ میں پہنچ گیا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں داخلہ

گزشتہ سال فاضل موصوف سندھیلوی صاحب استاذ مکرم علامہ عطا محمد بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ کے فیوضات سے مستفیض نہ ہو سکے لیکن آپ سے دوران سال رابطہ بذریعہ عریضہ رکھا۔ رمضان مبارک سے پہلے فاضل موصوف نے حضرت استاذ مکرم کو عریضہ لکھا آپ نے فرمایا۔ میں نے آئندہ سال بندیال جانا ہے۔ آپ وہاں کے جامعہ کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد عبد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو

گے۔ الختصر آپ کے ارشاد پر انہوں نے حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سے رابطہ کیا۔

جامعہ بندیال شریف کی علمی وجاہت

دنیائے اسلام میں جامعہ بندیال شریف ایک ایسا جامعہ ہے جس کی نظیر ممتنع ہے۔ اللہ قدوس نے اس جامعہ کو اپنی خصوصی رحمت سے اس قدر نواز دیا کہ عالم اسلام کے جامعات اس پر رشک کرتے ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

فاضل موصوف کا کہنا ہے کہ جامعہ بندیال شریف میں داخلہ لینے سے پہلے دورۂ قرآن کے لئے شیخ القرآن وحید الدھر حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک دن حضرت شیخ القرآن نے دورۂ قرآن کا سبق پڑھاتے وقت تمام طلباء سے پوچھا کہ کتنی کتنی تعلیم حاصل کی ہے اور کہاں تک کتب پڑھی ہیں۔ جنہوں نے قطبی تک کتب پڑھی تھیں ان پر خوب تبصرہ کیا اور گت بنائی۔ فاضل موصوف سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی تو قطبی تک پڑھی ہیں لیکن رمضان شریف کے بعد بندیال شریف میں حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور استاذ مکرم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعریف فرمائی۔ محاورہ ہے "جوہری کی شناخت جوہری ہی کرسکتا ہے"۔ قبلہ ہزاروی صاحب زید مجدہٗ نے فرمایا کہ وہ 'منطقی عالم ہیں' میں مولوی اس کو کہتا ہوں جو منطقی ہو جیسے علامہ عطا محمد صاحب ہیں۔ الحاصل بندیال شریف میں شوال ۶۶ـ۱۹۶۵ء تا شعبان ۱۹۷۲ء تک فاضل موصوف مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم حاصل کی۔ جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق مدظلہ العالی سے میبذی اور عبدالغفور اور باقی سب کتب متداولہ رئیس المناطقہ استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

فخر الاماثل حضرت علامہ سلطان محمود سے شرف تلمذ

فاضل موصوف کے جذبہ علم کا ہر ذی علم معترف ہے۔ آپ ہر وقت بڑے سے بڑے فاضل استاذ کی جستجو میں رہتے تھے۔ بالآخر جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم کے دوران ہی چند دن حاصلاں والا ضلع گجرات میں حضرت علامہ استاذ الاساتذہ سلطان محمود صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر شرف تلمذ کیا اور آپ سے شرح اشارات اور افق المبین کے چند اسباق پڑھے۔

دورۂ حدیث

مرکز علم و حکمت جامعہ رضویہ فیصل آباد میں جامع معقول و منقول شیخ الحدیث حضرت علامہ

غلام رسول رضوی صاحب سے دورۂ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

اساتذہ

ویسے تو فاضل موصوف کے اساتذہ بیسوں ہیں مگر چند معروف شخصیات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) پیر طریقت محدث اعظم حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب (۲) رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۳) جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدظلہ العالی (۴) سلطان المدرسین استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۵) بحر العلوم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب (۶) شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی (۷) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب (۸) حضرت علامہ مولانا نصر اللہ خان افغانی صاحب (۹) حضرت علامہ مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ غلام نبی صاحب (۱۱) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب (۱۲) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

تلامذہ

علامہ موصوف نے تمام عمر علم دین میں صرف کی۔ آپ نے سینکڑوں طلباء تیار کئے جو ملک کے گوشہ گوشہ میں دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ آپ کے کچھ معروف تلامذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (۱) مولانا محمد عمر صاحب مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور (۲) مولانا عبدالرحمن جامی سابق مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ (۳) مولانا عبداللطیف صاحب سابق مہتمم غوثیہ رضویہ گلبرگ (۴) مولانا محمد قاسم بلوچ سابق مدرس جامعہ نعیمیہ (۵) مولانا محمد اعظم سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۶) مولانا مفتی غلام قادر سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۷) مولانا محمد سلیم رحمانی سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۸) مولانا ڈاکٹر فضل حنان شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۹) مولانا خادم حسین رضوی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۰) مولانا محمد فاروق سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۱) مولانا محمد نذیر شعبہ دار التحقیق مدرس

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۲) مولانا شیخ فرید ضلع مفتی مظفر آباد آزاد کشمیر (۱۳) مولانا محمد آصف ہزاروی پروفیسر اسلامیہ کالج وزیر آباد (۱۴) مولانا محمد عمر حلیمی سیفی سابق مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ انوار باہو کوئٹہ (۱۵) مولانا محمد سعید احمد رحمہ اللہ سابق مدرس جامعہ جماعتیہ شعبہ درس نظامی حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور (۱۶) مولانا خواجہ عبدالوحید سابق مدرس جامعہ جماعتیہ شعبہ درس نظامی حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور (۱۷) مولانا قاری مفتی غلام حسن قادری مدرس شعبہ درس نظامی حزب الاحناف لاہور (۱۸) مولانا محمد اشرف مدرس جامعہ نادرہ آباد لاہور (۱۹) مولانا محمد عارف مہتمم و مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ داروغہ والا لاہور (۲۰) مولانا محمد شریف مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ (۲۱) مولانا محمد مظفر حسین سہیل سابق مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ (۲۲) مولانا محمد عمر فاروق مہتمم و مدرس جامعہ اسلامیہ حنفیہ عثمان آباد چھوڑ تحصیل و ضلع مانسہرہ (۲۳) مولانا عبدالوحید سابق مدرس جامعہ نعمانیہ بالمقابل تھانہ ٹبی لاہور (۲۴) مولانا محمد اقبال مہتمم جامعہ اسلامیہ چھانگا مانگا لاہور (۲۵) مولانا قاری اظہار اللہ مدرس جامعہ اوگی تحصیل و ضلع مانسہرہ (۲۶) مولانا قاری ذوالفقار احمد برسالوی مدرس شعبہ تجوید و قرأت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۲۷) مولانا محمد اعظم نورانی جامع مسجد محمدی موتی بازار اندرون مستی گیٹ لاہور (۲۸) مولانا سید نثار اشرف مہتمم پرانا حزب الاحناف دہلی گیٹ لاہور (۲۹) مولانا احمد رضا ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۳۰) مولانا فاروق شریف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۳۱) مولانا فتح محمد بارزوئی مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ کوئٹہ (۳۲) مولانا محمد شریف مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ قادریہ مردان (۳۳) مولانا محمد صدیق مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ خالو تحصیل و ضلع ہری پور (۳۴) مولانا اظہر محمود مدرس شعبہ درس نظامی مدرسہ عربیہ حنفیہ مفتاح العلوم حضرو بن گئی (۳۵) مولانا قاضی حبیب الحق قائد تحریک پاکستان ہرمولی ضلع صوابی سرحد (۳۶) مولانا ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری پروفیسر شعبہ علوم عربی و اسلامیات یونیورسٹی آف فیصل آباد (۳۷) مولانا محمد شریف سابق مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ فیضان مدینہ کاہنہ لاہور (۳۸) مولانا محمد الیاس اعظمی صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۳۹) مولانا قاری ریاض احمد چشتی ناظم تعلیمات و مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ مرکز معارف الاولیاء داتا دربار لاہور (۴۰)

لاہور (۴۱) مولانا محمد اکرم الازہری مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور (۴۲) مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ کوٹ رادھا کشن قصور (۴۳) مولانا فضل احمد چشتی سابق مہتمم جامعہ خدمت الاسلام لاہور (۴۴) مولانا عبدالقیوم صدر مدرس شعبہ درس نظامی دارالعلوم جامع مسجد شیخان مرید کے ضلع شیخوپورہ (۴۵) مولانا فیض المصطفی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ گلزار شاہ جہانیہ ڈیرہ غازی خان (۴۶) مولانا محمد جان قاسمی مدرس شعبہ درس نظامی غوثیہ رضویہ انوار باہو کوئٹہ (۴۷) مولانا حاجی خان قادری مدرس شعبہ درس نظامی غوثیہ رضویہ انوار باہو کوئٹہ (۴۸) مولانا قاری محمد عارف سیالوی صوبائی خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۴۹) مولانا محمد فاضل عباسی (ر) زونل خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۵۰) مولانا سید امیر الدین سابق شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ انوار کوئٹہ (۵۱) مولانا نصر الدین دارالعلوم عربیہ قلعہ عطاء اللہ بلوچستان (۵۲) مولانا سید محمد زاہد صدیقی گیلانی سابق ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۵۳) مولانا محمد علی پردیسی رحمہ اللہ سابق ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۵۴) مولانا محمد رمضان سابق مدرس شعبہ درس نظامی دارالعلوم ہجویری مسجد گلبرگ فیصل آباد (۵۵) مولانا محمد حنیف کشمیری سابق مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۵۶) مولانا طاہر یٰسین مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ لاہور (۵۷) مولانا محمد عرفان توگیروی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ہجویریہ لاہور (۵۸) مولانا سید حبیب اللہ شاہ سابق صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۵۹) مولانا محمد فاروق مہتمم جامعہ سرائے عالمگیر جہلم (۶۰) مولانا محمد اشرف بندیالوی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور (۶۱) مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی بن مفتی غلام جان خلیفہ اعلیٰ حضرت رحمہما اللہ سابق ناظم تعلیمات انجمن نعمانیہ لاہور (۶۲) مولانا پروفیسر افتخار نظامی کوٹلی آزاد کشمیر (۶۳) مولانا منور عتیق الرضوی انگلینڈ (۶۴) مولانا محمد عبداللہ عتیق انگلینڈ (۶۵) مولانا الدکتور جزیل بن فواد دمشق (۶۶) مولانا الدکتور طاہر فواد دمشق (۶۷) مولانا الدکتور عفیفی بن شعاری پروفیسر آکسفورڈ یونیورسٹی (۶۸) الشیخ المورخ المسند الشیخ معتز الیمنی الصالحی شام (۶۹) الشیخ سید احمد سلیمان الاہدل مکہ مکرمہ (۷۰) الشیخ سید عبدہ و محمد بن احمد الرقیمی مکہ مکرمہ (۷۱) الشیخ محمد علی یمانی مکہ مکرمہ (۷۲) الشیخ سید عید روس مکہ مکرمہ (۷۳) الشیخ محمد عبداللہ محی الدین مکہ مکرمہ (۷۴) الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبداللہ

الشیخ عبدالوہاب محمد الادریس مکہ مکرمہ (۷۸) الشیخ وائل الشمر انی مکہ مکرمہ (۷۹) الشیخ احمد بن عبدالعزیز المحدث مکہ مکرمہ (۸۰) الشیخ عبداللہ آل رشید المحقق ریاض سعودی عرب (۸۱) الشیخ نواف بن آل رشید ریاض سعودی عرب (۸۲) الشیخ بوقبہ محمد الغاربی ریاض سعودی عرب (۸۳) الشیخ یحیٰ الحلمی ریاض سعودی عرب (۸۴) الشیخ سعود سرہان ریاض سعودی عرب (۸۵) الشیخ حمزہ البکر الحکمی ریاض سعودی عرب (۸۶) الشیخ احمد اللوجی ریاض سعودی عرب (۸۷) الشیخ طہٰ رمضان عبدالعال جمہوریہ مصر القاضی بورسعد مصر (۸۸) الشیخ حامد بن حسن غریب نزیل مدینہ منورہ (۸۹) الشیخ محمد غوث مدینہ منورہ (۹۰) الشیخ منیر سوڈانی مہاجر مدینہ منورہ (۹۱) الشیخ محمد حسن عطاء اللہ القاہرہ مصر (۹۲) الشیخ محمد عدنان درویش دمشق (۹۳) الشیخ حمزہ محمد صالح الحصار مدینہ منورہ (۹۴) الشیخ احمد عبدالہادی عبدالرحمٰن اہدل مدینہ منورہ (۹۵) الشیخ التجانی علی محمد سوڈانی مدینہ منورہ (۹۶) الشیخ ابراہیم بن علی نجیریا نزیل مدینہ منورہ (۹۷) الشیخ عبیداللہ استاذ دارالمصطفیٰ للدراسات الاسلامیہ حضر موت (۹۸) الشیخ سید علی بن عبدالرحمٰن الجعفری باعلوی مدینہ منورہ (۹۹) الشیخ زیدان محمد عادل مدینہ منورہ (۱۰۰) الشیخ عبدالکریم محمد الجمہوریہ السنغالیہ غرب افریقہ (۱۰۱) الشیخ سید ایمن الجشتی الترکی مدینہ منورہ (۱۰۲) الشیخ یحییٰ بن محمد عبدالاہدل مدینہ منورہ (۱۰۳) الشیخ سید خالد الطباء الحسنی مدینہ منورہ (۱۰۴) الشیخ حسام الدین احمد سوریہ (۱۰۵) الشیخ محمد ابراہیم نور محمد مدینہ منورہ (۱۰۶) الشیخ الدکتور العلامہ حسن محمود عبداللطیف الشافعی الشامی شیخ الجامعہ سابقا جامعہ علوم الاسلامیہ عالمیہ فیصل مسجد اسلام آباد (۱۰۷) الشیخ اجمل رحمہ اللہ بانی و مہتمم دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عزت اسلام عارف والا (۱۰۸) مولانا ضیاء المصطفیٰ بن مولانا محمد اجمل مہتمم دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عزت اسلام عارف والا (۱۰۹) مولانا پروفیسر حافظ معاذ احمد فریدیہ کالج پاکپتن شریف (۱۱۰) مولانا مفتی اکرام المحسن حفید مولانا مفتی منظور احمد اویسی احمد پور شرقیہ (۱۱۱) مولانا سید مصطفیٰ اشرف بن سید محمود احمد رضوی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور (۱۱۲) مولانا سید مسعود احمد دارالعلوم حزب الاحناف لاہور (۱۱۳) مولانا الشیخ محمد الامین الجعل سوڈانی مقیم مدینہ منورہ (۱۱۴) مولانا شیخ محمد احسن بن شیخ محمد غوث مدینہ منورہ (۱۱۵) مولانا حافظ خان محمد قادری مہتمم جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور (۱۱۶) مولانا محمد عباس سابق صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ و بانی مدرسہ نوشہرہ ورکاں (۱۱۷) مولانا محب الدین سابق صدر مدرس جامعہ شیر ربانی

الرحمٰن شاہ پروفیسر گورنمنٹ کالج عارف والا و مہتمم جامعہ سلطانیہ رضویہ عارف والا (۱۱۹) مولانا ابوالمظفر پیر سید محمد مہتمم جامعہ قادریہ غفوریہ طارق آباد (۱۲۰) مولانا ڈاکٹر محمد عارف نعیمی بن مفتی محمد حسین نعیمی، مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور (۱۲۱) مولانا ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی بن ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید پاکستان، مہتمم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (۱۲۲) مولانا مفتی حماد رضا نوری بن مفتی احمد میاں برکاتی شیخ الحدیث احسن البرکات حیدرآباد (۱۲۳) مولانا محمد شہباز احمد عثمانی پرنسپل ریاض المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ (۱۲۴) مولانا محمد شعبان پروفیسر ریاض المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ (۱۲۵) مولانا شیخ اسامہ بن السید بن محمد الازہری المصری الشافعی (۱۲۶) مولانا نذر حسین مدرس جامعہ غوثیہ مہریہ عطاء العلوم ڈھمن پدھراڑ ضلع خوشاب (۱۲۷) مولانا پروفیسر ممتاز الحسن باروی صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۱۲۸) مولانا منور حسین عثمانی............ (۱۲۹) مولانا میاں محمد سلیم اللہ اویسی سابق خطیب جامع مسجد داتا دربار وایگزیکٹو آفیسر محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۱۳۰) مولانا مختار ندیم ریسرچ آفیسر مجلّہ معارف اولیاء محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۱۳۱) مولانا محمد الطاف نیروی امام جامع مسجد داتا دربار محکمہ اوقاف پنجاب لاہور (۱۳۲) مولانا ضیاء الحق سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔

تصانیف

فاضل موصوف کے سینکڑوں علمی جواہر پارے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ منظر عام پر آکر شہرت پا چکے ہیں ان میں سے کچھ کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۱) غایۃ التحقیق فی شان الصدیق (۲) تقریرات میر زاہد ملا جلال (۳) شرح صدر (۴) التقریر الاحسن علی ملاحسن (۵) حاشیہ حمداللہ فارسی (۶) نعم التقریر علی معالم التنزیل (۷) تقریرات شرح تہذیب (۸) کشف الغطاء عن وجود السماء (۹) فقیہ العصر (۱۰) تعارف جامعہ مظہریہ امدادیہ (۱۱) ندائی القرآن حدیث موضوع میں امام احمد رضا بریلوی کا نظریہ (۱۲) چند فقہی اصطلاحات (۱۴) مسئلہ سماع موتی (۱۵) سادات کی غیر سادات سے شادیاں وغیرہ۔

شمس المعقول والمنقول حضرت علامہ

میاں علی اکبر گولڑوی صاحب

آستانہ عالیہ بالا شریف میانوالی

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ علمی اور روحانی خانوادے کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ ان کے والد گرامی کا اسم گرامی حضرت میاں سلطان اکبر قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ ان کے والد گرامی نے اپنے علاقہ میں متعدد افراد کو دین متین کی تبلیغ فرمائی لوگ جوق در جوق ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے سلطان اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو جاری رکھنے کے لئے ان کے صاحبزادے حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے تمام علوم و فنون محنت سے پڑھے۔

انفرادی عظمت

حضرت علامہ میاں علی اکبر کو ایک خصوصیت اور عظمت اور بھی حاصل ہے یہ خصوصیت دوسرے لوگوں میں کم پائی جاتی ہے اور وہ عظمت یہ ہے کہ آپ کو فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

تحصیل علم

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے علوم عقلیہ و نقلیہ سے سیراب ہونے کے بعد اپنے آستانہ بالا شریف میں چراغ علم روشن کیا۔ بہت بڑی محنت اور ذہانت سے کام کیا اور وہ مرجع عوام و خواص بن گئے۔ علامہ موصوف نے حضرت سیدنا محمد عبدالحق جانشین فقیہ العصر سے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل کیا اور امام المدرسین حضرت سیدنا علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

بیعت اور خلافت

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے سید السادات شمس المشائخ حضرت قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور حضرت قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی

اجازت فرمادی۔ حضرت قبلہ بابو جی سرکار گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کو خلافت اور اجازت مرحمت فرمانا بہت بڑی خوش قسمتی اور قابل فخر بات ہے۔

اولاد

حضرت علامہ موصوف کی نرینہ اولاد دو بیٹے ہیں جن کا اسم گرامی یہ ہے۔ حضرت میاں غلام صفدر صاحب اور حضرت میاں غلام سرور۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبزادوں کو اپنے والد گرامی کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

انتقال پر ملال

آفتاب بندیال سے علم و حکمت کی روشنی سے اپنے ظاہر اور باطن کو منور کر کے عالم فناء سے عالم برزخ کی طرف تقریباً بیالیس (۴۲) سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صحابہ کرام کے ساتھ بغض و عناد رکھنے
والوں کے خلاف ایک نادر تحریر

عقیدۂ اہلسنّت

استاذ العلماء ملک المدرسین
حضرت علامہ مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی

مکتبہ جمال کرم

باب الغین

زینت القراء

علامہ قاری غلام جیلانی شاکر بندیالوی صاحب

ایم۔اے عربی، فاضل عربی بی ایڈ

علامہ قاری غلام جیلانی شاکر صاحب بیڑہ فتحال تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں ۱۹۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب الحاج شیر محمد صاحب ہے جن کا اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ والد گرامی ابتدا سے ہی دینی جذبہ رکھتے تھے جس کی وجہ سے اپنے بیٹے کو دین کی خدمات کے لئے وقف کر دیا تا حال دینی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

تعلیمی قابلیت

ایم اے عربی، اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس، فاضل عربی بی ایڈ۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

جامع مسجد ابرار ریل بازار فیصل آباد جامعہ رضویہ جامعہ قادریہ اور جامعہ امینیہ فیصل آباد۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصل کے لئے کمر بستہ ہو گئے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے مادر علمی اہل سنت کی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تشریف لے گئے اور جامعہ کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اس خوش قسمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہترین اور قابل اساتذہ کا انتظام فرمایا۔

اساتذہ کرام

(۱) حضرت علامہ الحاج حافظ منظور حسین فیصل آباد کی خدمت میں رہ کر تمام کتب فار

(۲) فقیہ ابن فقیہ رئیس المشائخ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید علمہ وعمرہ سجادہ نشین فقیہ العصر بندیال شریف سے تمام کتب منطقیہ پڑھیں۔

(۳) فاضل بندیال فخر المدرسین حضرت علامہ غلام محمد اختر الحسنی بندیالوی سے فقہ اور نحو کی تمام کتابیں پڑھیں۔

(۴) فاضل بندیال حضرت علامہ دوست محمد صاحب بندیالوی سے تمام صرف کی کتابیں پڑھیں۔ فاضل موصوف نے تنظیم المدارس کا امتحان شمس العلوم ناظم آباد کراچی سے دیا اور اچھے نمبروں میں کامیابی حاصل کی۔

بیعت

فاضل موصوف کے لئے اللہ قدوس نے علم شریعت اور علم طریقت کے قابل ترین اور معروف اساتذہ کا انتظام کیا۔ طریقت کی راہنمائی کے لئے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

خاندانی پس منظر

علامہ موصوف اعوان فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اعوان حضرت علی مرتضیٰ کی اولاد میں سے ہیں۔

دینی مذہبی اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف فیصل آباد میں بچوں اور بچیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور سکول میں عربی ٹیچر بھی ہیں اور منہاج القرآن کے ممبر بھی ہیں۔

جامعہ بندیال میں مدت قیام

فاضل موصوف نے جامعہ بندیال میں سات سال کی مدت مدید میں علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل فرمائی۔

جمال العلماء علامہ القاری

الحافظ غلام ربانی القادری صاحب زید مجدہ

حضرت علامہ القاری الحافظ غلام ربانی قادری صاحب انتہائی شریف اور خاموش طبع انسان ہیں۔ سلسلہ تعلیم میں اپنے ہم سبق اور رفقاء سے اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔ دیکھنے میں ایک عام سادہ آدمی نظر آتے ہیں مگر تعلیمی شعبہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دین متین کی نشر واشاعت اور علوم اسلامیہ کی ترویج میں رواں دواں ہیں۔

فاضل موصوف ۱۹۶۶ء میں موضع احمد آباد شادیہ جنوبی تحصیل وضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل جلیل نے حفظ القرآن عالم اسلام کی مذہبی اور مرکزی درسگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں کیا۔

اعلیٰ تعلیم

حفظ القرآن کے بعد علومِ اسلامیہ کی محبت نے درس نظامی کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسی مادر علمی میں درس نظامی شروع کر دیا اور جامعہ کے مقبول ترین اور قابل رشک اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ صدر المدرسین رئیس المناطقہ امام المعقول والمنقول حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہدایۃ النحو اور کافیہ پڑھیں۔ شیخ الجامعہ ناظم اعلیٰ پیر طریقت فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف سے الفیہ اور فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ فاضل بندیال فخر المدرسین حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے جامی وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

کراچی میں ملک التدریس حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی سے اصول شاشی کا سماع کیا۔ خیر المعاد، ملتان میں صرف ونحو کی دوبارہ کتابیں پڑھیں۔

بیعت

عالم اسلام کا روحانی آستانہ عالیہ سلطان باھو کے پیر طریقت صاحبزادہ نور سلطان القادری کے دست حق پرست پر بیعت کی

خاندانی پس منظر

فاضل موصوف حضرت علامہ غلام ربانی صاحب گجیرہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ میاں والی کا مشہور قبیلہ ہے۔

دینی اور مذہبی خدمات

علامہ موصوف بندیال میں اعلیٰ کردار کے ساتھ دینی اور مذہبی خدمات میں پیش پیش رہے اور اے ٹی آئی میاں والی کے عظیم کارکن ہیں۔

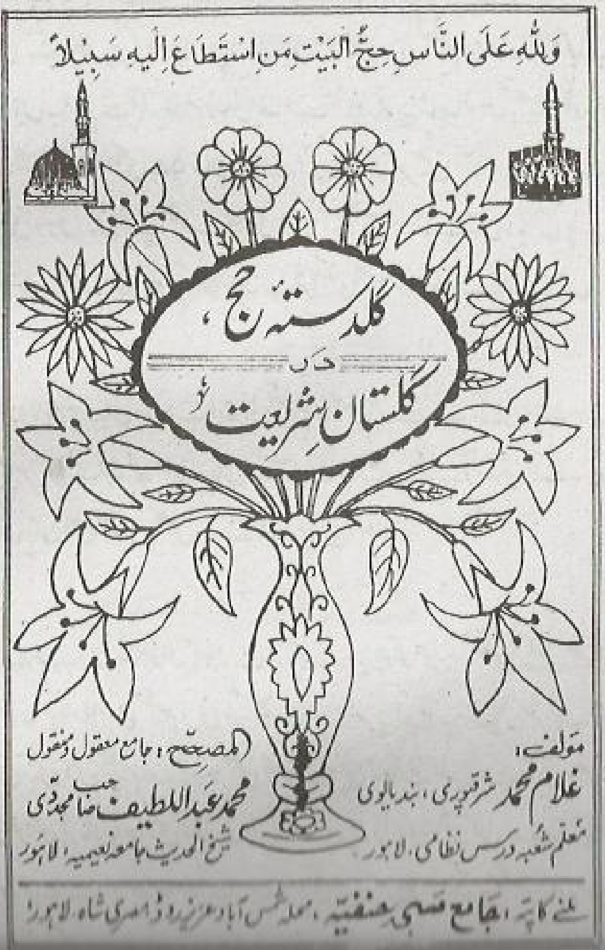

فاضل علومِ اسلامیہ

علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب

حضرت علامہ قبلہ غلام ربانی صاحب واقعی محب العلم ہیں۔ دیکھنے میں چھوٹے اور کام میں بڑے لب کشائی کرتے وقت تبسم کے زیور سے ہمہ وقت آراستہ رہتے ہیں۔ نگاہ میں عطوفیت اور عمل میں اخلاص ہے۔ عزم میں کوہ ہمالیہ ہیں۔ قدرت نے ان کے چہرے اور گفتگو میں اس قدر جلال اور کمال مخفی کر دیا ہے ان کے جمال باطنی کی کرنیں جس پر بھی پڑھیں وہ انہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ کے والد گرامی جناب غلام حسین صاحب کا اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ خوب معلوم ہو جانا چاہئے جن کے والدین کو اپنے بچے کے بارے میں دینی تعلیم پڑھانے کا جذبہ ہو وہی لوگ مراد کو پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ غلام ربانی صاحب مشہور قریہ شاہیانوالہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی ۵۷ سال کی ہے اتنی تھوڑی عمر میں اتنا عروج صرف یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ انہی دنوں میں آپ عظمت کالونی جوہر آباد ضلع خوشاب میں رہائش پذیر ہیں۔ مرکزی مسجد آمنہ رضی اللہ عنہا خوشاب محلہ اسلام پورہ خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا غلام ربانی صاحب ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آستانہ عالیہ شاہوالہ میں آئے اور محقق العصر حضرت قبلہ محمد شہباز خاں رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ یہاں کچھ سال پڑھنے کے بعد دل میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے جذبہ نے شاہوالہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا چونکہ عزم مستحکم رکھتے تھے لہٰذا رخت سفر باندھا اور مادر علمی عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں آکر داخلہ لے لیا۔ ان دنوں میں اس عظیم درسگاہ کا علمی آفتاب اپنی لمعات علمیہ سے شرق و غرب اور شمال و جنوب کے لوگوں کو منور فرما رہا تھا اسی لمعات علمیہ سے اپنے دل کو روشن کیا۔ مدت مدید تک اسی ادارہ میں خوب محنت اور محبت سے پڑھا جامعہ کے اساتذہ کی محبت سے اس قدر مطمئن اور متاثر ہوئے بس

حضرت قبلہ غلام ربانی صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں جید علماء اور وقت کے امام اور کشور تدریس کے بے تاج بادشاہ سے تعلیم حاصل کرنا میسر کر دیا۔

اساتذہ

(۱) استاذ العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ عطا محمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲) حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ العصر بندیال شریف۔ (۳) امام المدرسین حضرت قبلہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

سلسلۂ بیعت

طریقت کی راہنمائی کے لئے حضرت قبلہ علامہ غلام ربانی صاحب نے حضرت قبلہ خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

"اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ" بخاری و مسلم

زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں دی گئی ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا

دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اختیارات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معرکۃ الآراء رسالہ "الامن و العلیٰ" کی تلخیص بعنوان

سُلْطَنَةُ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فِیْ مَلَکُوْتِ اللّٰهِ الْقَهَّارِ

تلخیص و تحقیق

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی

محقق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث

فاضل نحریر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ

شارح مسلم و بخاری

استاذ العلماء والفضلاء فخر ملت اسلامیہ فقیہ العصر محقق دوراں جامع المعقول والمنقول وسیع النظر فقیہ میدان علم میں تحقیق و تدقیق کے شاہسوار آفتاب علم و حکمت سعید ملت حضرت علامہ ابوالوفاء غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد منیر ہے جو آپ کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے ان کے وصال کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بڑی توجہ سے کی۔ ۶ سال کی عمر میں آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاس قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا۔ دس سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی سکول پارہ ٹوٹی دہلی میں پرائمری تک ہی پڑھا تھا اور ابھی تعلیمی سلسلہ جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آ گئی اور آپ نے ہندوستان سے ہجرت فرمائی اور ۱۹۴۷ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان تشریف لائے اور اپنے خاندان کے ساتھ عروس البلاد کراچی میں اقامت پذیر ہوئے۔

خاندانی پس منظر

آپ کے والد گرامی جناب محمد منیر نے اپنی زندگی میں (یکے بعد از وفات زوجہ) پانچ شادیاں کی تھیں اور علامہ سعیدی صاحب آپ کی پانچویں اہلیہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور آپ کے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے دوسری شادی کر لی۔ ان کے بطن سے آپ کے ایک بھائی محمد خلیل اور ایک بہن پیدا ہوئیں۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد عثمان ہے جبکہ آپ کے والد حقیقی کی اولاد میں چار بھائی اور ایک بہن پیدا ہوئے۔ بھائیوں کے نام بالترتیب محمد وزیر مرحوم، محمد قدیر، محمد امیر اور محمد نذیر ہیں جبکہ بہن کا نام شمیم اختر ہے۔ آپ کے علاتی بھائی لاہور میں ہوتے ہیں اور آپ کے اخیافی بھائی محمد خلیل صاحب کراچی میں ہوتے ہیں اور فش ایکسپورٹ کا کام کرتے ہیں۔

ابتداء علم کا تعارفی پہلو

حوادث روزگار کی وجہ سے آپ نے ایک پریس میں ''کمپوزیٹر'' ملازمت اختیار کر لی آپ کے

ملازمت کے دوران آپ آرام باغ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتے۔ وہاں درود و سلام عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور احترام اولیاء کی انمول دولت ملتی۔ ایک دن مناظر اہل سنت مولانا محمد عمر اچھروی کی ایمان افروز تقریر سنی تو ذہن بیدار اور قلب زندہ ہو گیا اور ایک نئے جذبے نے جنم لیا کیونکہ قدرت نے آپ کو اپنے دین مبین اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی خدمت اور ترویج و اشاعت کے لئے منتخب کر لیا تھا اس لئے ایک مرتبہ پھر آپ کا رجحان حصول علم کی طرف متوجہ ہوا۔ چنانچہ آپ نے قرآن پاک کے ترجمہ پر غور کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جب قرآن پاک میں ناموس رسالت اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام آتا تو بعض مولوی حضرات ترجمہ میں انتہائی بخل سے کام لیتے دکھائی دیتے ہیں چنانچہ آپ کے پاکیزہ قلب و ذہن میں علم دین کے حصول کا نیا ذوق اور تجسس پیدا ہو گیا۔

جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں میں داخلہ

آپ کا قالب اور قلب حصول علم کے لئے تیار ہو چکا تھا اتفاق سے انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان کے داخلہ کا اشتہار دیکھا تو آپ نے حصول علم کی خاطر ملازمت ترک کر دی اور کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان تشریف لا کر جامعہ میں داخلہ لے لیا۔ دوران تعلیم آپ کو درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کے مطالعہ کا موقع ملا اور اہل سنت و جماعت کے پاکیزہ نظریات و شعائر کو بنظر غائر سمجھنے لگے اور یوں آپ پر حق و صواب واضح ہوتا گیا۔

جذبہ علم کا وحیدانہ اسلوب

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے علوم دینیہ کے حصول میں بڑی محنت و مشقت کی اور نہایت محنت و ذوق و شوق اور بڑی محبت اور جذبہ سے علم حاصل کیا۔ علم کی لگن اور تشنگی کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگائیں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نقل کرتے ہیں کہ مجھے وہ منظر کبھی نہیں بھولتا جب مولانا علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شارح مسلم و بخاری و مفسر تبیان القرآن صبح کے سات آٹھ بجے کتابوں کا انبار اٹھائے مسجد سے باہر آئے تو ایک طالب علم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ استاذ صاحب (رئیس المدققین علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ) تو ڈھوک دھمن (اپنے گھر) چلے گئے ہیں۔ علامہ صاحب اتنے افسردہ ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگے ''ہم لوگ رات بھر مطالعہ کرتے رہے اور نماز فجر کے بعد بھی تیاری کرتے رہے لیکن استاذ صاحب تو گھر تشریف لے گئے ہیں۔ آج طلباء میں اشتیاق علم کی یہ فراوانی کہاں۔ یہی وجہ ہے انہیں علمی کمال بھی تو حاصل نہیں ہوتا۔ سیف العطاء ص ۱۴

اساتذہ ذی وقار

آپ نے اپنے وقت کے نہایت جلیل القدر ارباب علم سے اکتساب فیض کیا۔ جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان میں مولانا عبدالمجید صاحب کی خدمت میں آپ تقریباً چھ ماہ تک صرف ونحو ادب اور فقہ کی چند کتابیں پڑھتے رہے۔ پھر استاذ صاحب کے ساتھ سراج العلوم خان پور چلے گئے پھر مزید علم کی طلب کے لئے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشریف لائے۔ قطبی شرح جامی، سلم العلوم، ہدایۃ الحکمۃ اور تفسیر جلالین مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں جبکہ تلخیص المفتاح کے چند اسباق حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی سے پڑھے۔

مادرِ علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

ذوقِ علم کی مزید طلب آپ کو لاہور سے کشاں کشاں جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال (ضلع خوشاب) لے گئی جہاں رئیس المناطقہ استاذ المدرسین حضرت علامہ عطا محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے معقولات و منقولات کی متعدد کتابیں پڑھیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ مختصر المعانی، قاضی مبارک، حمداللہ، شمس بازغہ، صدرا خیالی، مطول مسلم الثبوت، توضیح وتلویح اور فقہ میں ہدایہ آخرین اور حدیث شریف میں مشکوٰۃ المصابیح اور جامع ترمذی شریف بالالتزام پڑھیں۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ قادریہ فیصل آباد بھی گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی سے اقلیدس اور تصریح پڑھی۔ جبکہ مولانا مفتی مختار الحق صاحب سے سراجی پڑھی۔

شرف بیعت

۱۹۵۸ء میں جب آفتاب شریعت وطریقت غزالی دوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں تشریف لائے تو اس وقت علامہ سعیدی صاحب کا دور طالب علمی تھا آپ اپنے استاذ محترم مولانا عبدالمجید اویسی صاحب کے ایماء پر علامہ کاظمی صاحب کے دست مبارک پر سلسلہ چشتیہ صابریہ میں دولت بیعت سے فیض یاب ہوئے چنانچہ انہی کے نام کی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ سعیدی لکھتے ہیں۔

مسند تدریس کا افتتاحی عنوان

۱۹۶۶ء میں علامہ سعیدی صاحب مدظلہ العالی نے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی اور اسی سال آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور مسند تدریس کو زینت بخشی۔ ابتداء میں آپ دو تین سبق پڑھاتے تھے لیکن جب طلباء میں آپ کی مقبولیت بڑھنے لگی تو آپ کے استاذ محترم

مہتمم جامعہ نعیمیہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے مختلف علوم وفنون کے کئی اسباق آپ کی طرف منتقل کر دیئے اور آپ ۱۹۷۰ء سے مکمل دورۂ حدیث شریف پڑھانے لگے اس طرح آپ کا علمی فیض وسیع ہوتا چلا گیا۔

۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۵ء تک آپ جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس وتصنیف کے فرائض نہایت احسن طریقہ سے بہ خوبی سرانجام دیتے رہے۔ درمیان میں آپ بہ سلسلہ تدریس ۱۹۷۹ء کے آخر میں کراچی آگئے اور کچھ عرصہ قیام کیا لیکن طبیعت نہ لگی اور آپ ۱۹۸۰ء کے وسط میں دوبارہ لاہور تشریف لے گئے لاہور جا کر آپ سخت بیمار ہوگئے۔ بیماری بہت زیادہ طویل ہوگئی تو آپ مایوس ہونے لگے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل وکرم فرمایا اور آپ صحت یاب ہوگئے۔ اس طرح آپ نے تقریباً ۱۴ برس تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

فن مناظرہ میں ید طولیٰ

۱۹۶۶ء میں حضرت علامہ سعیدی صاحب مدظلہ العالی نے اہل حدیث کے بہت بڑے عالم حافظ عبدالقادر روپڑی سے محفل میلاد کے جواز پر مناظرہ کیا اور بھرے مجمع میں اس کو زبردست طریقہ سے لاجواب کر دیا اور اس نے تسلیم کیا کہ اگر تعین شرعی نہ ہو تو بارہ ربیع الاول کو یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کے فضائل وکمالات اور آپ کی سیرت طیبہ کو بیان کرنا جائز ہے۔ جس کو عرف عام میں میلاد النبی ﷺ سے موسوم کیا جاتا ہے یہ تحریر اس نے آپ کو لکھ کر بھی دے دی اسی طرح دوسری مرتبہ علم غیب کے مسئلہ پر اسی حافظ عبدالقادر روپڑی سے مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں جب آپ نے اہل حدیث کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی کتاب فتح البیان سے حضور سید عالم ﷺ کے لئے علم ما کان وما یکون کے ثبوت میں ابن کیسان کا قول پیش کیا تو عبدالقادر روپڑی بری طرح بدحواس ہوگیا اور مناظرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

الغرض ان دونوں مناظروں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین دی مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور صداقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔

جامعہ نعیمیہ کراچی میں تشریف آوری

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علم وحکمت کے شاہین سعید ملت حضرت علامہ سعیدی صاحب ۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو جسٹس (ر) حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کے بے حد اصرار پر

کراچی رونق افروز ہوئے اور جامعہ نعیمیہ کراچی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے تو طلباء و علماء فوج در فوج دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں داخل ہونے لگے اور اپنی علمی پیاس بجھانے لگے۔

المختصر ۱۹۸۵ء سے دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں بہ حیثیت شیخ الحدیث تشنگان علم کو فیضیاب کر رہے ہیں۔ آپ بڑی محنت سے اور بڑی شفقت اور محبت سے پڑھاتے ہیں۔ آپ کے پڑھانے کا انداز بہت ہی نرالا اور بہت پیارا ہے۔ آپ سب سے پہلے حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس کی تشریح کرتے ہیں پھر اس حدیث مبارک سے فقہاء نے جو مسائل اور احکام مستبط کیے ہیں وہ بیان کرتے ہیں اور اگر اس پر کوئی اعتراض وارد ہو رہا ہو تو اس کا بھی کافی اور وافی جواب دیتے ہیں اور دوران سبق اپنے تلامذہ کو دلائل کے ماخذ پر مختلف کتابوں کی جلد نمبر صفحہ نمبر اور اس کتاب کا مطبع بھی نوٹ کراتے ہیں۔

اسلوب تدریس کا منفرد پہلو

آپ کے پڑھانے کا انداز اتنا بے مثال اور دلنشین ہے کہ ہر غبی متعلم بھی بخوبی سبق سمجھ لیتا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب ایک ایسے عظیم استاذ اور مدرس ہیں کہ اگر آپ حدیث شریف پڑھا رہے ہوں تو یوں لگتا ہے کہ آپ اس کے ساتھ ساتھ فقہ منطق تاریخ و سیرت اور اصولِ فقہ اور اصولِ حدیث بھی پڑھا رہے ہیں۔ آپ ایک عظیم و بے مثال خطیب ہیں کہ آپ جس موضوع پر بھی خطاب کر رہے ہوں تو آپ اس میں علوم و معارف کا دریا بہا رہے ہوتے ہیں۔ دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے ہیں اور آپ کا خطاب عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی عام فہم بھی ہوتا ہے جس سے عوام و خواص سب ہی یکساں مستفید ہوتے ہیں۔ فقہاء کے سینکڑوں صفحات پر بکھرا ہوا مسئلہ صرف چند جملوں میں سلجھا دیتے ہیں اور اس کا خلاصہ اور نچوڑ ایسا بتاتے ہیں کہ دریا کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔

ہمہ جہت شخصیت کا تعارفی پہلو

علامہ سعیدی صاحب زید مجدہٗ دور حاضر کی ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جن کی نظریں علمی میدان میں چاروں طرف مرکوز ہیں۔ فقاہت و ثقاہت کے لحاظ سے دیکھیں تو نادر روزگار تصنیف و تالیف کے اعتبار سے دیکھیں تو اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ الغرض! آپ بیک وقت ایک مستند و معتبر عالم دین عظیم المرتبت محدث بے بدل مفسر بے مثال خطیب بہترین مدرس وسیع النظر فقیہ بالغ نظر مورخ

آپ علمی میدان میں نقاہت اور ثقاہت اور تحقیق تدقیق کے لحاظ سے اس عظیم مقام پر فائز ہیں کہ اکثر پیچیدہ اور مسائل دقیقہ میں علماء وقت بھی آپ سے ہی رجوع کرتے ہیں اور آپ کی رائے اور تحقیق کو حتمی تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ سعیدی صاحب! ایک فرد کا نام نہیں ایک مکمل ادارے بلکہ ایک پوری انجمن کا نام ہے۔

آسمان تحقیق و تدقیق کے آفتاب مہتاب

آپ ایسے مصنف محقق ہیں کہ آپ کی تمام تصانیف آپ کے تبحر علمی اور فنی تحقیقات سے مملو ہیں مگر آپ نے خصوصاً شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں علم و حکمت اور علمی و فقہی ایسی تحقیقات قلم بند کی ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بلاشبہ آپ نے شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں سینکڑوں شروحات حدیث و تفاسیر قرآن کا خلاصہ، نچوڑ اور لب لباب بڑے خوبصورت اور دل نشین انداز میں پرو دیا اس لئے یہ بھی کہا جائے تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہوگا کہ اگر کسی کے پاس آپ کی شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن موجود ہے تو اسے باقی کتابوں سے بے نیاز کر دیں گی۔ گویا کہ اس کے پاس وہ تمام شروحات حدیث اور تفاسیر قرآن موجود ہیں۔

قبول حق کا منفرد پہلو

رئیس المصنفین علامہ غلام رسول سعیدی کے پاس ۲۲ اگست ۲۰۰۵ء کو حسب ذیل علمائے کرام تشریف لائے۔

(۱) استاذ العلماء مناظر اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۲) شرف الملت والدین علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری۔ (۳) حضرت علامہ غلام محمد سیالوی صاحب۔ (۴) حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب۔ (۵) ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب۔

مندرجہ بالا معزز موقر علماء کرام نے علامہ سعیدی صاحب کو شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارات کی طرف توجہ دلائی جو ان کی رائے میں نامناسب تھیں۔

علامہ سعیدی زید مجدہ نے ان موقر علماء کرام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ان سے اتفاق کر لیا اور ان کے مشورے کے مطابق بعض عبارات کو تبدیل کر دیا بعض عبارات کو حذف کر دیا اور اسی قسم کی دیگر عبارات کو علامہ سعیدی صاحب زید مجدہ نے از خود تبدیل کر دیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) شرح صحیح مسلم ج اص ۱۰۹۶ پر تبدیل کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے۔ ''اذان سے پہلے یا اس

میں داخل ہے۔ خاص طور پر اذان کے بعد درود شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق مامور بہ ہے۔ البتہ درود شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ نیز اسی طرح مسنون طریقہ کو تبدیل کر کے نیا طریقہ اختیار کرنا کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

(۲) شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۸-۹۹ میں ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی کی وعید دخول کا خطرہ ہے جب کہ چلتی ٹرین میں نماز کے وقت میں نماز نہ پڑھی جائے۔ اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

(۳) شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۵۴۲ پر یہ اضافہ کر دیا ہے اگر نذر ماننے والے کی یہ نیت ہو کہ مالی صدقے کی عبادت تو اللہ کی ہے اور اس مال کا صدقہ شیخ کی درگاہ کے فقراء پر کیا جائے اور اس کا ثواب شیخ کو پہنچایا جائے گا تو صحیح ہے۔

(۴) شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۵۴۴ پر یہ اضافہ کر دیا ہے اولیاء کرام سے دعا کی درخواست کرنا جائز اور مستحسن ہے۔

(۵) ج ۵ ص ۱۰۰ میں تبدیل کر کے اس طرح لکھ دیا ہے یہ بھی آپ کا نور ہے اور اس کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔

(۶) ج ۵ ص ۱۱۱ پر اضافہ کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ علوم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے بعض ہیں ورنہ تمام مخلوق کے علوم سے زیادہ ہیں۔

(۷) ج ۵ ص ۴۷۲-۳ میں قتال ملائکہ کے متعلق مصنف کی تحقیق کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی آراء کو شامل کر دیا ہے۔

(۸) ج ۶ ص ۴۵۱ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے کہ قبضہ بھر ڈاڑھی سنت غیر موکدہ اور مستحب ہے۔

(۹) ج ۶ ص ۶۹۸، ۶۹۴، ۶۹۱ پر جہاں الفتح: ۲ میں کنز الایمان کے ترجمے کو لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ مرجوح ہے یا راجح اور مختار نہیں ہے۔

(۱۰) ج ۷ ص ۳۲۲ میں "یہ تمام جوابات باطل اور بے اصل ہیں" کو تبدیل کر کے یوں لکھ دیا ہے "ان میں سے بعض جوابات مرجوح اور بعض باطل ہیں"۔

(۱۱) ج ۷ ص ۳۴۲، ۲۵، ۳۲۴ میں کنز الایمان کے الفتح: ۲ کے ترجمے کو یہ لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ راجح اور مختار نہیں ہے یا یہ ترجمہ مرجوح ہے۔

(۱۲) ج ۷، ص ۳۳۵ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے اور یہ کہنا کہ مغفرت ذنب آپ کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کو حاصل ہوئی ہے ان تمام احادیث کے خلاف ہے۔

تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات

(۱) تبیان القرآن ج ۳ ص ۱۳۸ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے پھر اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ نور حسی سے حسی اندھیرا دور ہوتا ہے اور علم و ہدایت کے نور سے جہالت اور گمراہی دور ہوتی ہے۔ الخ۔

(۲) ج ۴ ص ۷۰، ۵۶۹ اور اسی طرح آل عمران ۱۲۷، ۱۲۴ میں قتال ملائکہ کی بحث میں مصنف کے موقف کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی عبارات شامل کر دی ہیں۔

(۳) ج ۵ ص ۳۵۲ کی ابتدائی ۶ سطروں کو حذف کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے۔ نیز اس پر غور کرنا چاہئے کہ انبیاء اولیاء کو مستقل سمجھ کر ان سے مدد مانگنا شرک ہے لیکن انہیں ایک وسیلہ سبب اور مظہر امداد الٰہی جان کر ان کی طرف رجوع کرنا کسی طرح ایمان اور اسلام کے خلاف نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تبدیل شدہ عبارات سے معلوم ہو گیا علامہ سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا قول حق اخلاص پر مشتمل ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدا کثیرا۔

علمی جواہر پارے

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت فیوضہم ایک نہایت بلند پایہ مصنف اور محقق ہیں۔ آپ کے مضامین اور مقالا جات بڑے مدلل اور انقلاب آفرین ہوتے ہیں۔ ملکی جرائد اور رسائل میں مختلف موضوعات پر آپ کے گراں قدر مضامین اور مقالے چھپتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب تک آپ حسب ذیل شہرۂ آفاق کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔

(۱) حیات استاذ العلماء

استاذ العلماء حضرت علامہ یار محمد بندیالوی چشتی قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ علامہ سعیدی صاحب کی تصنیف و تالیف کے میدان میں سب سے پہلی تصنیف ہے۔

(۲) توضیح البیان

سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ایک کتاب "تنقید متین" کے نام سے لکھی جس میں اس نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر خزائن العرفان پر تنقید و تردید اور تغلیط کی ناکام کوشش کی

ہوئے اہل سنت و جماعت کی عظیم شخصیات پر رکیک حملے کیے اور بزرگان دین کی عظمت و شان میں انتہائی توہین آمیز جملوں کو استعمال کیا ہے۔ سعید ملت حضرت علامہ سعیدی صاحب نے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حفاظت و ترجمانی کرتے ہوئے اس کے جواب میں توضیح البیان لخزائن العرفان قلم برداشتہ تصنیف فرمائی اور اس کتاب میں آپ نے دلائل و براہین کا انبار لگا دیا اور اس کے تمام باطل نظریات اور بے جواز اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا کہ علماء دیوبند پر سکتہ طاری ہو گیا کہ اس کتاب میں خود ان کے اکابرین کی عبارات سے مسلک حق اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات کو ثابت کیا گیا ہے۔

(۳) مقالات سعیدی

الوہیت، نبوت و رسالت خلفاء راشدین اور دیگر مسائل کی جامع ہے۔

(۴) ضیاء کنز الایمان

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن اور کنز الایمان کا دیگر تراجم قرآن سے تقابلی جائزہ پر مشتمل بے مثال کتاب ہے۔

(۵) تذکرۃ المحدثین

آئمہ اربعہ محدثین صحاح ستہ اور بعض دیگر آئمہ حدیث کی سوانح حیات اور ان کی تصانیف کا تعارف و تبصرہ پر مشتمل کتاب ہے۔

(۶) مقام ولایت و نبوت

علم وقدرت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

(۷) ذکر بالجہر

متوسط بلند آواز سے نماز باجماعت کے بعد اور عام حالات میں ذکر الٰہی کرنے پر دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر لاجواب کتاب ہے۔

(۸) معاشرے کے ناسور

معاشرے کے مختلف طبقات کی بدعنوانیوں پر بے لاگ تبصرہ کیا گیا ہے۔

(۹) لفظ خدا کی تحقیق

اس رسالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر لفظ ”خدا“ کا اطلاق جائز ہے ہر چند کہ اللہ تعالیٰ کو ”اللہ تعالیٰ“ کہنا ہی افضل و اعلیٰ ہے۔

(۱۰) فاضل بریلوی کا فقہی مقام

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی تحقیقات کا بعض فقہاء سے تقابلی جائزہ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۱) نظام مصطفیٰ کی شرعی حیثیت ضرورت اور اہمیت

اس رسالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نظام اسلام پر نظام کا اطلاق جائز ہے اور سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکی نظام کے مقابلہ میں نظام مصطفیٰ کی برتری اور ان نظاموں کی خرابیوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱۲) شرح صحیح مسلم

مسلم شریف کی احادیث مبارکہ کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ جامع و مبسوط شرح جس کے ذیل میں آئمہ اربعہ کے فقہی نظریات اور فقہ حنفی کی قوی دلائل کے ساتھ ترجیح مسلک اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات اور شعائر و معمولات کی دلائل کے ساتھ تائید و تقویت اور گمراہ اور باطل فرقوں کا مدلل اور مسکت رد۔ علاوہ ازیں عصر حاضر کے مسائل دقیقہ اور پیچیدہ پر علمی و تحقیقی بحث و نظر اور زبردست نقد و تبصرہ کیا گیا ہے۔

تفسیر تبیان القرآن

قرآن مجید کی آیات مبارکہ کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور جامع اور مبسوط تفسیر جس کے ذیل میں آئمہ اربعہ کے فقہی نظریات اور فقہ حنفی کے قوی دلائل کے ساتھ ترجیح، مسلک اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات اور شعائر و معمولات کے دلائل کے ساتھ تائید و تقویت اور گمراہ اور باطل فرقوں کا مدلل اور مسکت رد کیا گیا ہے۔

تلامذہ ذوی الاحتشام

استاذ الاساتذہ رئیس المصنفین بے مثل مدرس ہیں۔ علامہ سعیدی صاحب زید عمرہ ۱۹۶۶ء سے اب تک مسند تدریس پر فروزاں ہیں۔ فاضل موصوف مدظلہ العالی کی شہرت چہار دانگ عالم میں بڑی اور دور تک پھیل چکی ہے اور اطراف و اکناف عالم سے لاتعداد تشنگان علم و فیض آپ کی خدمت میں آکر علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے دور دراز ملکوں تک پھیلا ہوا ہے اور آج آپ سے اکتساب علم و فیض کرنے والے

رہے ہیں اور آپ کے لئے باعث اجر عظیم اور صدقہ جاریہ ہیں ذیل میں چند مشہور اور نامور تلامذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولانا صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن محبوبی برطانیہ۔ (۲) مولانا نصیر اللہ نقشبندی کراچی۔ (۳) مولانا محمد فاروق چشتی برطانیہ۔ (۴) مولانا عبداللہ سلطانی برطانیہ۔ (۵) مولانا صاحبزادہ دلشاد احمد قادری برطانیہ۔ (۶) مولانا خلیل احمد برطانیہ۔ (۷) مولانا صاحبزادہ جمیل الرحمٰن لاہور۔ (۸) پروفیسر مولانا محمد مقصود احمد لاہور۔ (۹) علامہ غلام نصیر الدین جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۱۰) مولانا محمد عارف چشتی بریڈفورڈ برطانیہ۔ (۱۱) مولانا محمد ناصر چشتی فاضل نعیمیہ کراچی۔ (۱۲) مولانا حافظ محمد اسماعیل نورانی کراچی۔

انگوٹھے چومنے کا ثبوت اور مناظروں کی روئیداد

محققانہ خطاب

بر موقع عید الفطر ۱۹۹۳ء جامع مسجد بندیال

از

شہباز طریقت رہبر شریعت استاذ العلماء تاج الفقہاء

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبد الحق صاحب بندیالوی

— مد ظلہ العالی —

شائع کردہ

انجمن غلامان مصطفےٰ بندیال

لطیف الاعتدال

حضرت علامہ غلام رسول صاحب زید مجدہٗ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب گلستان بندیال کے مہکتے ہوئے گلدستے ہیں۔ اللہ قدوس ان گلستان علم و حکمت کے گلدستوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شاداب و سرسبز رکھے۔ حضرت علامہ غلام رسول جامعہ بندیال کے ذہین و فطین طلباء میں سے ہیں۔

آبائی گاؤں

حضرت فاضل موصوف کا آبائی گاؤں چوبارہ ڈاکخانہ ایضاً ضلع لیہ اور تحصیل چوبارہ ہے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ غلام رسول صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی اس کے بعد آپ کے ذہن میں علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور ہر مرحلہ کے لئے بڑی سے بڑی دشواریوں کو خوشی سے تسلیم کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشکلات کو برداشت کرنے کا ثمرہ یہ عطا فرمایا کہ علوم اسلامیہ کی تکمیل ہوگئی۔

خدمات اسلام کا اجمالی پہلو

فاضل ذی شان کے دل میں دینی خدمات کا اس قدر جذبہ پیدا ہوا کہ ہر مشکل منزل میں صبر و استقلال سے وابستگی رہی۔

اساتذہ کرام

علامہ موصوف نے جلیل القدر اساتذہ سے علوم فنون پڑھنے کا شرف حاصل کیا جن کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) فاضل بندیال حضرت علامہ محمد دین صاحب۔ (۲) فاضل بندیال مفتی محمد مسعود احمد صاحب۔ (۳) حضرت علامہ صاحبزادہ اسرار الحق بندیالوی صاحب۔ (۴) استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی صاحب۔ (۵) محقق اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر الحق بندیالوی۔ (۶) فاضل بندیال حضرت علامہ محمد سیف اقبال صاحب۔ (۷) حضرت علامہ سمیع الحق